يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ ط

الحمد لله الموفق انى كتبت هذه الرسالة والصحيفة العجالة لعلاج مرض المتنصرين الذى امتدّ مداه
وعرقتهم مُداه واكلتهم نار انكار الفرقان والصول على كتاب الله القرآن - فاردنا ان نجيهم
من مخلب الحمام - ونريهم سوء داءهم ونهديهم الى دواء السقام - فالّفنا هذا
الكتاب مع انعام كثير لمن اجاب - وهو خمسة الاف من الدراهم لكل من
اتى بمثله وارى العجاب - وهو بفضل الله حسن وطيب والطف
وادق - وسميته الحصة الاولى من

نُورُ الْحَقّ

عسىٰ ربّكم ان يرحمكم
وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم
للكافرين حصيرا ان هذا القرآن يهدى
للتى هى اقوم ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصالحات ان
لهم اجرا كبيرا ۵

قد طبع فى المطبع المصطفائى بريس فى لاهور سنة ۱۳۱۱ هجرى

قیمت فی جلد ۱۲ ر

بار اول جلد ۱۴۰۰

اعلان

عندنا کتب قد الفنا ها فمن اراد ان یشتریها فلیطلب منا وھی ھذہ

شمار	نام کتاب	قیمت
١	براھین الاحمدیہ حصہ چہارم	للعہ/٨
٢	سُرمہ چشم آریہ	۶/
٣	آئینہ کمالات اسلام	۶/
۴	التبلیغ	٨/
۵	برکات الدعا	٢/
٦	شھادۃ القرآن	٦/
٧	حمامۃ البشریٰ الی اھل مکۃ وصلحاء ام القریٰ	عصر
٨	کرامات الصادقین تفسیر سورۃ الفاتحہ	عصر
٩	فتح اسلام ٣/ توضیح المرام ۴/ ازالہ اوھام	ٮے/
١٠	تحفہ بغداد	٢/
١١	نور الحق حصہ ثانی	٦/
١٢	اتمام الحجۃ علی الذی لج وزاغ عن المحجۃ فی رد حیات المسیح ..	٣/
١٣	شحنۂ حق ـ جنگ مقدس ـ تحذیر المومنین ـ	٨/
١۴	تصدیق البراھین الاحمدیہ تصنیف مولانا المولوی الحکیم نور الدین	عصر/٨
١۵	فصل الخطاب لمقدمۃ اھل الکتاب تصنیف مولانا الموصوف	علمار

راقم میرزا احمد من قادیان

[illegible] لاعلاء كلمة الدين [illegible]

مبارک وہ جو دین کی مدد کے لئے کھڑا ہو گیا اور ربانی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد رسله وصفوة

تمام تعریفین خدا کے لئے ثابت ہین جو تمام عالمون کا پروردگار ہے اور درود اور سلام اُسکے نبیون کے سردار پر جو اُسکے دوستون میں سے

احبته وخيرته من خلقه ومن كل ما ذرء وبرء وخاتم انبيائه وفخر اوليائه

برگزیدہ اور اسکی مخلوق اور ہر یک پیدائش مین سے پسندیدہ اور خاتم الانبیاء اور فخر اولیاء ہے۔ ہمارا سید ہمارا امام ہمارا نبی

سيدنا وامامنا ونبينا محمد المصطفى الذي هو شمس الله لتنوير قلوب اهل

محمد مصطفے جو زمین کے باشندون کے دل روشن کرنے کے لئے خدا کا آفتاب ہے۔ اور سلام اور

الارضين - وآله وصحبه وكل من آمن واعتصم بحبل الله واتقى وجميع عباد الله

درود اُس کی آل اور اُسکے اصحاب اور ہریک پر جو مومن اور حبل اللہ سے پنجہ مارنیوالا اور متقی ہو اور ایسا ہی خدا کے

الصالحين - اما بعد فاعلموا ايها الاخوان بارك الله فيكم ولكم وعليكم ان فساد

تمام نیک بندون پر سلام۔ بعد اسکے اے بھائیو خدا تم میں اور تمہارے لئے اور تم پر برکت نازل کرے تمہین معلوم ہو

زماننا هذا قد بلغ الى النهاية وسود الشرك والفسق والارتداد وجوه كثير

کہ ہماری اس زمانہ کا فساد انتہا تک پہنچ گیا اور شرک اور بدکاریون اور بے ایمانیون نے بہتون کے مونہہ کو سیاہ

من الناس وانتابت الفتن المبيدة والبدعات المسحتة ولم تخل تتابع الى ان ادر

کردیا ہے اور ہلاک کرنیوالے فتنے اور بیخ کنی کرنے والی بدعتین یکے بعد از دیگرے ظاہر ہو رہی ہین ان کا

عطب الضلالة الذين كانوا سفهاء ابادي الراي وكانوا من تعاليم الله غافلين -

پے در پے آنا کم نہ ہوا یہانتک کہ اُن لوگون کو موت نے گھیر لیا جو احمق اور موٹی عقل والے اور الٰہی تعلیمون سے غافل تھے -

وانتم ترون العواصف التي هبت في هذه الايام والشرور التي هاجت وماجت

اور تم دیکھ رہے ہو کہ ان دنون مین کیسی تیز آندھیان چل رہی ہین اور کیسی ہریک طرف سے شرارتین برانگیختہ اور موجزن

من كل طرف وصبت كوابل على الاسلام حتى حل كل قلب حب الدنيا

ہوکر بارش کیطرح اسلام پر گر رہی ہین یہانتک کہ ہر یک دل مین دُنیا کی محبت اور دنیا کی شہوات گھر کر گئین

وشهواتها الا الذي عصمه رحم الله فانشى بفضل منه ورحمه وكان من المحفوظين

اور اُن سے کوئی نہین بچ سکا بجز اُسکے جسکو خدا کے رحم نے بچا لیا یہ جسپر رحم ہوا وہ فضل اور رحم الٰہی کی ساتھ ان تمام بلاؤں سے باہر نکل آیا

وترون كيف ذهبت ريح عامة المسلمين وتفرقوا وانتشروا انتشار الجراد

اور تم دیکھ رہے ہو کہ کیسے عام لوگون کی ہوا نکل گئی اور اُنمین نااتفاقی اور تفرقہ پیدا ہوگیا اور وہ ٹڈیون کیطرح

واستنّت نفوسهم الامارة استنان الجياد وتركوا سير المتقين المتواضعين

الگ الگ جا پڑے اور اُن کے بیراہ نفسون نے خود رو گھوڑون کیطرح توسنے شروع کئے اور پرہیزگارون اور فروتنون کی خصلتیں

هذه احوال العامة واما حال علماء هذه الديار فهو شر من ذلك ما بقي لاكثرهم شغل

اُنہون نے چھوڑ دین یہ تو عام لوگون کا حال ہے مگر اس ملک کے اکثر عالمون کا حال اس سے بھی بدتر ہے انمین سے بہتون کا شغل

من غير ان يكذّبوا صدوقا او يكفروا مومنا وليس معهم من العلم الا كنغبة طير اصغر

بجز اُسکے اور کچھ نہین کہ کسی سچے کو جھوٹا قرار دین یا کسی مومن کو کافر ٹھہرا دین انکا علم تو فقط اس قدر ہے جیسے کہ چھوٹے

الطيور او اقل منها ولكن الكبر اكبر من كبر الشياطين يعلون انفسهم بغير

بلکہ بہت سے کم قدر پرند کی چونچ مین پانی سما سکتا ہے مگر تکبر شیطان کے تکبر سے بھی زیادہ ہے ـ یہ لوگ اپنے تئین بے وجہ اونچا کھینچتے

حق ومن كان تبوء ذروة فى الفضل والعلم فهو ليس في اعينهم الا جاهل غبي

ہین اور جو شخص درحقیقت فضل اور علم کے بلند ٹیلے پر جا گزین ہو وہ انکی نظر مین ایک جاہل غبی ہے اور جو شخص

ومن ملاء قلبه ايمانا ومعرفة فهو ليس عندهم الا كافر دجّال فانظروا كيف

درحقیقت ایمان اور معرفت سے بھر گیا وہ انکے نزدیک ایک کافر دجال ہے ـ سو دیکھو کیسی حقیقتین

عميت عليهم الحقايق وكذلك يجعل الله مآل الزائغين المعتدين ـ وقد رئيتم

ان پر چھپ گئین اور خدا ایسا ہی اُن لوگون کا انجام کرتا ہے جو ٹیڑھی چلتے اور حد سے گذرتے ہین ـ اور آپ لوگون نے دیکھا

انا كيف اوذينا من لسنهم انهم كذبونا شتمونا ـ لعنونا وما كان لهم علينا ذنب

کہ ہم کیسے ان لوگونکی زبانون سے ستائے گئے اُنہون نے ہمین جھٹلایا گالیان نکالین لعنتین کین اور ہمنے کوئی اُنکا گناہ نہین کیا تھا

وما كنا مجرمين ـ ثم ما اقتصروا عليه بل جاؤا يهرعون الينا مشتعلين وسمّونا

اور نہ کوئی جرم سرزد ہوا تھا ـ پھر اُنہون نے اسی پر قناعت نہ کی بلکہ اشتعال طبع سے ہماری طرف دوڑے اور ہمارا نام

كافرين - وما كان لهم ان يتكلموا في مسلمين الا خائفين ولكنهم لا يبالون

كا فر كہا اور اُنہیں نہیں چاہیئے تہا کہ بے ڈر ہو کر مسلمانوں کے حق میں ایسے کلمات منہ پر لاتے مگر وہ لوگ خدا تعالیٰ کی ممانعت

نهي ذي الجلال بل لهم اعمال دون ذلك يقولون للمسلم لست مومنا

کی کچھہ پروا نہیں کرتے بلکہ وہ تو اور ہی کاموں میں لگے ہوئے ہیں مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ تو مومن نہیں

ويعلمون انهم تركوا القران بقولهم هذا واتخذوه مهجورا فبعدوا عن الحق فقست

اور جانتے ہیں کہ ایسا کہنے سے وہ قرآن کو چھوڑتے ہیں اور قرآن کو تو وہ چھوڑ ہی بیٹھے ہیں سو اسی وجہ سے وہ سچائی سے دور جا پڑے

قلوبهم يفعلون ما يشاؤن ولا يتقون افتراءا ولا زورا وكذلك فتروا علينا وجعلوا

اور اُنکے دل سخت ہو گئے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں نہ افترا سے کچھہ پرہیز اور نہ جھوٹھہ سے کچھہ خوف اور اسی طرح اُنہوں نے ہم پر افترا کیا

ناسا كثيرا من ذوي سفه على ايذائنا وكفرونا من غير علم ولا برهان مبين-

اور بہت سے نادان لوگوں کو ہمارے ستانے کیلئے اُٹھایا اور ہمیں کافر ٹھہرایا حالانکہ کوئی بھی وجہ کفر نہیں تھی --

وامتهم في هذه الفتاوى شيخ عاري الجلدة من الحلل الانسانية والديانة الايمانية

اور ان فتووں میں پیشوا اُن کا ایک شیخ ہے جو انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ اور برہنہ اور ایمانی دیانت سے عاری ہے

وتبعوه امثاله جهلا وحمقا وما كنا كمجهول لا يعرف بل كانوا على اسلامنا مطلعين-

اور اُسکے پیرو اُسی کی مانند ہیں جو محض جہل اور حمق سے اُسکے پیچھے ہو لئے اور ہم ایسے نہیں تہے جو ہمارا حال اُنسے پوشیدہ ہو بلکہ ہمارے اسلام پر مطلع تھے

وما صرنا بتكفيرهم كافرين عند الله ولكن سبر ايمانهم وتقواهم ومبلغ فهمهم وعلمهم

اور اُن کے کہنے سے ہم خدا کے نزدیک کافر نہیں ہو گئے مگر اُن کا ایمان اور ان کا تقویٰ اور ان کا اندازۂ فہم اور علم سب آزمایا

وتبين ما كانوا يسترون وبان انهم كانوا حاسدين - يا حسرتا عليهم ما عطف

گیا اور جو کچھہ وہ چھپاتے تہے وہ سب ظاہر ہو گیا اور کہل گیا کہ وہ حاسد ہیں - اُن پر افسوس کہ اُنہیں سے ایک بھی ہماری طرف

الينا احد منهم ليسئل ما اشكل عليه حلما ورفقا وما سمعنا صكة مستفتح من المسترشدين

متوجہ نہ ہوا تا اپنی مشکلات کی نسبت حلم اور رفق سے سوال کرتا اور ہمنے کسی کھٹکھٹانے والے کا کھٹکا نہ سنا جو رشد حاصل کرنیکا طالب ہو

وما جاءنا احد منهم بصدق القلب وصحة النية بل بادروا الى التكفير وكفروا قبل

اور کوئی انہیں میں سے ہمارے پاس صدق قلب اور صحت نیت سے نہ آیا بلکہ جھٹ پٹ تکفیر کی طرف دوڑے اور قبل اسکے جو ہمارا کفر

ان يثبت كفرنا ثم ما اقتصروا عليه بل قالوا ان هؤلاء مرتدون خارجون من الدين

ثابت ہو کافر ٹھہرایا اور پھر اسی پر بس نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ یہ لوگ مرتد اور دین سے خارج ہیں

وفی قتلهم اجر عظیم ونهب اموالهم حلال طیب ولو بالسرقة واخذ نساءهم

اور ان کا قتل کرنا بڑے ثواب کی بات ہے اور ان کا مال لوٹنا اگرچہ چوری سے ہی کیوں نہ ہو حلال طیب ہے، اور انکی عورتوں کو

وسبي ذراریهم عمل صالح حسن ومن انسل بسحرة وسقط علی احد من مسافریهم

پکڑ لینا اور انکی اولاد کو غلام بنا لینا عمل صالح میں داخل ہے اور جو شخص فجر کو پہلے وقت اٹھے اور جنگل میں نکل جائے اور انکی مسافروں میں سے

کاللصوص فهو من نخب الصالحین۔ هذه اقوالهم وفتاواهم وما انتهوا الی

کسی پر چوروں کیطرح ڈاکہ مارے تو وہ بڑا ہی نیکبخت اور چنی ہوئی نکو کار ہے۔ یہ انکی باتیں اور یہ انکے فتوے ہیں اور اب تک ان

هذا الوقت من هذه الفتن الصماء وما فاؤا الی الارعواء وما کانوا متندمین۔

نہایت پر شر فتنوں سے باز نہیں آئے اور حیا کی طرف رجوع نہیں کیا اور نہ نادم ہوئے۔

ولولا خوف سیف الدولة البرطانیة لمزقونا کل ممزق ولکن هذه

اور اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے لیکن یہ دولت

الدولة القاهرة السائسة المبارکة لنا جزاها الله منّا خیر الجزاء تؤوی

برطانیہ غالب اور با سیاست جو ہمارے لئے مبارک ہے خدا اسکو ہماری طرف سے جزاء خیر دے کمزوروں کو اپنی مہربانی

الضعفاء تحت جناح التحنّن والترحم فما کان لقوي ان یظلم الضعیف فنعیش

اور شفقت کے بازو کے نیچے پناہ دیتی ہے پس ایک کمزور پر زبردست کچھ تعدی نہیں کر سکتا سو ہم اس سلطنت

تحت ظلها بالامن والعافیة شاکرین۔ وانّ هذا فضل الله علینا واحسانه انّه

کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکر گذار ہیں اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے جو اس نے ہمیں کسی ایسے

ما فوض امرنا الی ملك ظالم یدوسنا تحت الاقدام ولا یرحم بل اعطانا

ظالم بادشاہ کے حوالہ نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے کچل ڈالتا اور کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اس نے ہمیں ایک

ملکة راحمة التي تربینا بوابل الاحسان والاکرام وتنهضنا من حضیض

ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں ذلت اور کمزوری کے

الضعف والهوان فجزاها الله خیر ما جازی ملکاً عادلا عن رعیته واجزل لها الاجر

پستی سے اوپر کیطرف اٹھاتی ہے سو خدا اسکو وہ جزاء خیر دے جو ایک عادل بادشاہ کو اسکی رعیت پروری کیوجہ سے ملتی ہے اور اسکو بہت ہی بدلہ

وبارك فیها ولها وتفضّل علیها بنعماء التوحید والاسلام ورحمها کما هي رحمنا

دے اور ہمیں اور اسکے لئے برکت نازل کرے اور اس پر یہ احسان بھی کرے کہ وہ مسلمان ہو جائے اور توحید اور اسلام کی نعمت اسکو ملے اور اس پر رحم کرے جیسا کہ اس نے

وهو ربنا ارحم الراحمين +

ہمپر رحم کیا اور وہ ہمارا خدا رحم مین سب سے بڑھکر ہے ۔

وانتم تعلمون ايها الاخوان ان فتاوى التكفير ما كانت

اور بھائیو آپ لوگ جانتے ہین کہ تکفیر کے فتوے کسی تحقیق پر مبنی نہین تھے

مبنية على تحقيق وما كان فيها رائحة صدق بل نسجوا كلها بمنسج الكيد

اور اُن مین سچائی کی بو بھی نہین تھی بلکہ وہ سب فتوے مکر اور ظلم اور جھوٹھ کی شر

والظلم والزور افتراء وحسدا من عند انفسهم وكانوا يعرفوننا ويعرفون ايماننا

پر بُنے گئے تھے لیکن محض افترا اور نفسانی حسد سے اور یہ لوگ خوب جانتے تھے کہ ہم مومن ہین اور

ويرون باعينهم انا نحن مسلمون نؤمن بالله الفرد الصمد الاحد قائلين لا اله الا

اپنی آنکھون سے دیکھتے تھے کہ ہم مسلمان ہیں خداے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہین اور کلمہ لا اله الا الله کے قائل ہین

هو ونؤمن بكتاب الله القرآن ورسوله سيدنا محمد خاتم النبيين ونؤمن

اور خدا کی کتاب قرآن اور اسکے رسول محمد صلی الله علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیا ہے مانتے ہین ۔ اور فرشتون

بالملائكة ويوم البعث والجنة والنار ونصلي ونصوم ونستقبل القبلة ونحرم

اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے ہین اور نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہین اور اہل قبلہ ہین اور جو کچھ

ما حرم الله ورسوله ونحل ما احل الله ورسوله ولا نزيد في الشريعة ولا ننقص منها

خدا اور رسول نے حرام کیا اسکو حرام سمجھتے اور جو کچھ حلال کیا اسکو حلال قرار دیتے ہین اور نہ ہم شریعت مین کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہین

مثقال ذرة ونقبل كلما جاء به رسول الله صلى الله عليه وسلم وان فهمنا او لم

ایکذرہ کی کمی بیشی نہین کرتے اور جو کچھ رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے ہمین پہنچا اسکو قبول کرتے ہین چاہے ہم اسکو سمجھین یا نہ سمجھین

نفهم سره ولم ندرك حقيقته وانا بفضل الله من المؤمنين الموحدين المسلمين

بھید کو سمجھ سکین اور اسکی حقیقت تک پہنچ نہ سکین اور ہم الله کے فضل سے مومن موحد مسلم ہین ۔

وما خالفنا المكفرين الا في وفات عيسى ابن مريم عليه السلام

اور جن لوگون نے ہمین کافر ٹھہرایا ان سے ہم صرف اس بات مین اُنکے مخالف ہین کہ ہم حضرت عیسے کی وفات

فاغتاظوا غيظا شديدا وملئوا منه كانهم لا يؤمنون باية يا عيسى اني متوفيك

کے قائل ہین وہ لوگ بہت غضبناک ہوئے اور غصہ سے بھر گئے گویا انہین اس بات پر کچھ ایمان نہین کہ اے عیسے مین تجھے وفات دون گا

بوعد الوفات الذي قد صُرّح فيها وكانهم لا يعرفون اية فلما توفيتني التي فيها
اورنہ وعدہ وفات پر ایمان ہے جسکی اس آیت میں تصریح ہے اور گویا وہ لوگ اِس آیت کو بھی پہچانتے نہیں جسمیں حضرت عیسیٰ کا اقرار
اشارة الى انجاز هذا الوعد ووقوع الموت والايات بينة منكشفة فلعلّهم في شك
ہے کہ تونے مجھے وفات دی یہ وہی آیت فلما توفيتني ہے جسمیں اس وعدہ موت کے پورے ہونے کیطرف اشارہ ہے جو آیت اني متوفيك
من كتاب مبين - فنبذوا كتاب الله وراء ظهورهم بعد ما كانوا مؤمنين -
میں ہو چکا تہا آیات کہلے کہلے ہیں مگر شاید یہ لوگ قرآن پر یقین نہیں رکہتے اور شک میں ہیں اور کتاب اللہ کو انہوں نے ایمان لانیکے بعد اپنی پس پشت پہینک دیا
وتعجّبتُ ولا تعجّبَ من ختم الله واضلاله ان اكثر علماء هذه الديار
اور مینے تعجب کیا اور خدا کے قہر اور اُس کے گمراہ کرنے سے کچہہ تعجب بہی نہیں کہ اس ملک کے اکثر مولوی
فسد ولحتى عُطّلت حواسهم وسُلبت عقولهم وغُمرت مداركهم وكدّرت آراءهم
بگڑ گئے یہانتک کہ اُن کے حواس بیکار اور معطل ہو گئے اور اُنکی عقلیں مسلوب ہو گئیں اور انکی دماغی قوتیں گم ہو گئیں
وغشيت اعينهم فيا عجبا لفعل الله وقهره كيف اخذ كلما كان عندهم من البصيرة
اور اُنکی راؤں پر تاریکی چہا گئی اور آنکہوں پر پردے پڑ گئے سو دیکہو خدا کا کام اور اُسکا قہر کس طرح اُسنے انکی بصیرت اور معرفت اور دانائی لے لی
والمعرفة والدراية وتركهم في ظلماتٍ لا يبصرون لا ياخذهم رقّة على مصائب
اور ان کو اندہیرے میں چہوڑ دیا اُن کا دل اسلام کی مصیبتیں دیکہہ کر کچہہ بہی نرم نہیں ہوتا
الاسلام يكفروننا ويكفرون كلمن خالفهم من المسلمين في ادنى امر ولو في بعض مسائل الاستنجاء
ہمیں کافر ٹہراتے ہیں اور نہ صرف ہمیں بلکہ ہر ایک مسلمان اُنکے نزدیک کافر ہے جب کہ وہ ایک ادنیٰ بات میں بہی انکا مخالف ہے
ويدّعون المسلمين بايديهم ويريدون ان يقللوا الاسلام ويرون باعينهم ان النصارى
اگرچہ کسی استنجا کے مسئلہ میں ہی اختلاف ہو مسلمانوں کو دہکے دیدیکر دین سے باہر نکالتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اسلام بہت کم رہجائے اور اپنی آنکہوں سے
قد غلبوا وكثر مذهبهم وامتد الى اقطار الارض وهم ينسلون من كل حدب واتخذوا
دیکہتے ہیں کہ نصاری غالب آگئے اور اُن کا مذہب زمین پر بہت بڑہ گیا اور زمین کے کنارون تک پہیل گیا اور ہر ایک بلندی انہیں کے حصہ میں آگئی
العبد العاجز الهًا ونحتوا الهنا وابا ورسوا على خزعبلاتهم امثال الجبال والربا وعلماءنا
اور ایک عاجز بندہ کو اُنہوں نے خدا ٹہرایا اور اپنی طرف سے باپ اور بیٹا تراش لیا اور اپنی باطل باتوں پر پہاڑوں اور ٹیلوں کی
هؤلاء عقد والجهلاتهم الحبا وصارت كلماتهم لزهر فريتهم كالصبا وجمعوا روايات
طرح استحکام پکڑ گئے اور یہ ہمارے مولوی لوگ اُنکے آگے اُنکی باطل باتوں کے سننے کیلئے زانو باندہ کر بیٹہ گئے اور اُنکی باتیں عیسائیوں کے شگوفوں کے لئے بادِ صبا کے حکم میں ہو گئیں

واهية كحاطب ليل او طالب سيل ونصروا النصارى بكلماتهم و

اور بیہودہ اور سست روائتین انہون نے جمع کین جیسے کوئی رات کو ہر ایک قسم کی خشک تر لکڑی جمع کرتا ہے یا جیسے کوئی طوفان کا طالب ہوتا ہے اور اپنی انہو

قالوا ان المسيح منفرد ببعض صفاته وما وجد فيه من كمال وجلال وعظمة فهو

نصاری کو اپنی باتون سے مدد دی جیسا کہ انہون نے کہا کہ مسیح ابن مریم اپنی بعض صفات مین بےمثل ہے اور جو کمال اور بزرگیان اُسمین پائی جاتی ہین

لا يوجد في غيره انه كان على اعلى مراتب العصمة ما مسه الشيطان عند تولده

اُس کے غیر مین نہین پائی جاتین وہ ایک ہے جو اعلیٰ درجہ پر گناہون سے پاک ہے شیطان نے اسکی پیدائش کیوقت اُسکو

ومس غيره من الانبياء كلهم ولا شريك له في هذه الصفة حتى خاتم النبيين

چھوا نہین اور بجز اسکے سب نبیون کو چھوا اور کوئی شیطان کی مس سے بچ نہ سکا مگر ایک مسیح اور اس صفت مین نبیون مین سے اُسکا کوئی بھی شریک نہین یہانتک

وقالوا انه كان خالق الطيور كخلق الله تعالى وجعل الله شريكه باذنه والطيور التي

اور خدا تعالی کیطرح وہ پرندون کا بھی خالق تھا اور خدا تعالی نے اپنے اذن سے اُسکو اپنا شریک بنا یا سو وہ سب پرندے

توجد في هذا العالم تنحصر في القسمين خلق الله وخلق المسيح فانظر كيف جعلوا

جو دنیا مین پائے جاتے ہین دو قسم کے ہین کچھ خدا کی پیدائش اور کچھ مسیح کی سو دیکھو کیونکر

ابن مريم من الخالقين ـ ويشيعون في الناس هذه العقائد ولا يدرون ما فيها

ابن مریم کو خالق بنا دیا ـ اور لوگون مین یہ عقاید شائع کرتے ہین اور نہین جانتے کہ ان عقیدون

من البلايا والمنايا ويؤيدون المتنصرين ـ وهلك بها الى الآن الوف من

مین کیسا کیا بلائین اور موتین ہین اور نصاری کو مدد پہنچا رہے ہین ـ اور ان عقاید کی شامت سے اب تک ہزارون انسان

الناس ودخلوا في الملة النصرانية بعد ما كانوا مسلمين ـ وما كان في القرآن

ہلاک ہو چکے اور نصرانی مذہب مین داخل ہو گئے بعد اسکے جو وہ مسلمان تھے اور قرآن مین مسیح کے پرندے

ذكر خلقه على الوجه الحقيقي وما قال الله تعالى عند ذكر هذه القصة فيصير

بنانے کا ذکر حقیقی طور پر کہین بھی نہین اور خدا نے اس قصہ کے ذکر کرنے کے وقت یہ نہین فرمایا کہ فیصیر

حيا باذن الله بل قال فيكون طيرا باذن الله فانظروا لفظ فيكون ولفظ طيرا

حیا باذن اللہ بلکہ یہ فرمایا کہ فیکون طیرا باذن اللہ سو لفظ فیکون اور لفظ طیرا مین غور کرو کہ

لم اختارهما العليم الحكيم وترك لفظ يصير وحيا فثبت من ههنا

کیون اس علیم حکیم نے انہین دونون لفظون کو اختیار کیا اور لفظ فیصیر حیا کو چھوڑ دیا سو اس جگہ ثابت ہوا کہ

ان الله ما اراد ههنا خلقا حقيقيا كخلقه عز وجل ويؤيده ما جاء في كتب

کہ اس جگہ خدا تعالی کی مراد حقیقی خلق نہیں ہے اور وہ خالقیت مراد نہیں ہے جو اسکی ذات سے مخصوص ہے اور اسکی تائید وہ بیانات

التفسير من بعض الصحابة ان طير عيسى ما كان يطير الا امام اعين الناس

کرتے ہیں جو بعض صحابہ سے تفسیروں میں بیان ہوئے ہیں اور وہ یہ کہ عیسی کا پرندہ اسی وقت تک پرواز کرتا تھا جبتک کہ وہ لوگوں کی

فاذا غاب سقط على الارض ورجع الى اصله كعصا موسى وكذلك كان احياء عيسى

نظروں کے سامنے رہتا تھا اور جب غائب ہوتا تھا تو گر جاتا تھا اور اپنی اصل کیطرف رجوع کرتا تھا جیسے عصا موسی کا اور عیسی کا مُردوں کو زندہ کرنا

فاين الحيات الحقيقي فلاجل ذلك اختار الله تعالى في هذا المقام الفاظا تناسب

بہی ایسا ہی تہا سو اس جگہ حیات حقیقی کہاں ثابت ہوئی سو اسی لئے خدا تعالی نے اس مقام میں وہ لفظ اختیار کئے جو استعارات کے مناسب

الاستعارات ليشير الى الاعجاز الذى بلغ الى حد المجاز وذكر مجاز البيّن اعجازا

حال تھے تاکہ اس مجاز کی طرف اشارہ کرے جو اعجاز کی حد تک پہنچا تہا اور مجاز کو اسلئے ذکر کیا کہ تا اُن کے معجزہ کو

فحمله الجاهلون المستعجلون على الحقيقة وسلكوه مسلك خلق الله من غير تفاوت مع

جو خارق عادت تہا بیان فرماوے پس اس مجاز کو جاہلوں نے حقیقت پر حمل کر دیا اور اسی مرتبہ میں داخل کیا جو الہی پیدایش کا مرتبہ ہے حالانکہ

انه كان من نفخ المسيح وتاثير روحه من غير مقارنته دعاء فهلكوا واهلكوا كثيرا من

وہ صرف نفخ مسیح اور اسکی روح کی تاثیر سے تہا اور اُسکے ساتھ کوئی دعا نہیں تھی سو ایسے سمجھنے والے ہلاک ہوئے اور بہتوں کو

الجاهلين - والقرآن لا يجعل شريكا في خلق الله احدا ولو في ذباب او بعوضة

جاہلوں میں سے ہلاک کیا - اور قرآن تو کسی کو خدا کی خالقیت میں شریک نہیں کرتا اگرچہ ایک مکھی بنانے یا ایک مچھر بنانے میں شراکت ہو

بل يقول انه واحد ذاتا وصفاتا فاقرؤا القرآن كالمتدبرين - فالامر الذي ثبت

بلکہ وہ کہتا ہے کہ خدا ذاتاً وصفاتاً واحد لاشریک ہے سو تم قرآن کو ایسا پڑھو جیسا کہ تدبر کرنیوالے پڑھتے ہیں - سو جو امر عقلاً و نقلاً

عقلا ونقلا واستدلالا لا ينكره احد الا الذي ما بقي في راسه مرة انسانية

واستدلالاً ثابت ہوگیا اُسکا کوئی انکار نہیں کرسکتا بجز ایسے شخص کے جسکو سر میں انسانی دانشمندی کا مادہ نہیں رہا

ويلحق بالاخسرين السافلين - ولا يقول احد كمثل هذه الكلمات الا الذي نسي

اور زیان کاروں اور تحت الثری جانیوالوں کے ساتھ جا ملا - اور ایسی باتیں کوئی منہہ پر نہیں لائیگا مگر وہی جو توحید کی

طريق التوحيد ومال الى الجاهلية الاولى وما بلغ نظره الى نتائجها الضرورية ومفاسدها

راہ کو بہول گیا اور پہلی جاہلیت کیطرف مائل ہوگیا اور اُسکی نظر ان عقیدوں کے لازمی نتیجوں اور چہپے ہوئے فسادوں تک

(الفائدة) كان الاحياء بالنفخ كالاماتة بالنظر

پہونکے سے زندہ کرنا ایسا تھا جیسے نظر سے مارنا - منه

المخفية او الذي رسا على جهله عمدًا وغرق في لجة التقليد غرقًا حتى فقد اثر
نہین پہنچ سکے یا وہ شخص ایسے کلمات کہیگا جو جہالت کی باتون پر اڑ بیٹھا اور تقلید کے دریا مین غرق ہوگیا یہانتک کہ انسانی
حرية الانسانية وسقط في شبكة لا تخلّص منها وتابع اثر ابليس اللعين
آزادی کے نام ونشان کو کہو بیٹھا اور ایسے جال مین پہنس گیا جسمین سے نجات نہین اور ابلیس لعین کے نشان قدم کا پیرو ہوگیا
والذي آمن بالقرآن والقى نفسه تحت هداياته فلن يرضى بمثل هذه العقائد
اور وہ شخص جو قرآن پر ایمان لایا اور اسکی ہدایتون کے نیچے اپنے تئین ڈالدیا سو وہ ایسے عقائد پر کبھی راضی
بل لا يسوغ له قول يخالف القرآن بالبداهة ويعارض بيناته ومحكماته صريحًا
نہین ہوتا بلکہ وہ ایسی باتونکو جو صریح قرآن کے مخالف اور اسکی محکم آیتون کے کہلے کہلے معارض ہین ناجائز
واي ذنب اكبر من ذلك ان احد ايومن بالقرآن ثم يرجع وينكر بعض هداياته
سمجھے گا اور اس سے بڑہکر اور کونسا گناہ ہوگا کہ ایک شخص قرآن پر ایمان لاکر پہر رجوع کرے اور اسکی بعض ہدایتون سے انکاری
ويتبع المتشابهات ويترك المحكمات ويحرّف القرآن ويغير معانيه من مركزها
ہوجاوے اور متشابہات کی پیروی کرنے لگے اور محکمات کو چہوڑدے اور قرآن کی تحریف کرے اور اسکے معانی کو ان کے مرکز مستقیم
المستقيم ويوئيد باقواله قومًا مشركين - ولكن الذي تمسك بكتاب الله وآمن
سے پہیر دے اور اپنی باتون سے مشرکون کو مدد دے - مگر وہ شخص جسنے کتاب اللہ سے پنجہ مارا اور جو کچھ اسمین
بما فيه صدقًا وحقًا فاي حرج عليه واي ضير ان ترك روايات اخرى التي
ہے ان سب باتون پر ایمان لایا اور سچ اور حق سمجھ لیا پس اسپر کونسا حرج اور کونسا مضایقہ ہے اگر وہ ایسی ہدایتون کو
تخالف بينات القرآن وليست ثابتة من رسول الله بثبوت قطعي يقيني الذي يساوي
چہوڑدے جو قرآن کے کہلے کہلے بیانات کی مخالف ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی قطعی اور یقینی طور سے ثابت نہین
ثبوت القرآن وتواتره او ترك مثلًا معان تخالف نصوصه واختار الموافق ولو
جو قرآن کے ثبوت اور تواتر سے برابری کرسکے یا مثلًا کوئی ایسے معانی ترک کرے جو نصوص قرآنیہ کے مخالف ہین اور وہ معنے اختیار
بالتاويل بل هذا من سير الصالحين المتقين - ومن سير الصديقة رضي الله عنها
کرے جو اسکے موافق ہین اگرچہ تاویل سے ہی سہی بلکہ یہ تو نیکبختون اور متقیون کا طریق ہے - اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
ام المؤمنين - فالواجب على المؤمن المسلم المتورع الذي يتقي الله حق التقات
ام المومنان کو طریق اور خصلت مین سے ہے پس ایسے شخص پر جو مومن مسلمان پرہیزگار ہے اور خدا سے جیسا کہ حق ڈرنیکا ہے ڈرتا ہے واجب ہے

ان يعتصم بحبل الله القرآن ولا يبالي غيره الذي يخالفه واذا رأى وانكشف
جو حبل اللہ سے جو قرآن ہے پنجہ مارے اور اسکے غیر کی کچھ پروا نہ کرے جو اسکا مخالف ہے اور جب دیکھے اور جب اسپر کھلے کہ
عليه ان بعض العلماء من السلف او الخلف غلطوا في فهم امر فليس من ديانته
بعض علماء سلف میں سے یا خلف میں سے کسی بات کے سمجھنے میں غلطی میں پڑ گئے ہیں تو اسکی دیانت
ان يتبع اغلاطهم ويقبلها بغمض البصر ولا يفارقها بتفهيم مفهم ويرسو عليها
سے بعید ہوگا کہ انکی غلطیوں کی پیروی کرے اور آنکھ بند کرکے انکو قبول کر لیوے اور کسی سمجھانیوالے کے سمجھانے سے باز نہ آوے
ابدا او لا يلتفت الى الحق الذي حصحص والرشد الذي تبين فان امرا لخطا ثبت
اور ہمیشہ انہیں غلطیوں پر اڑا رہے اور اس سچائی کیطرف جو کھل گئی اور اس ہدایت کیطرف جو ظاہر ہوگئی التفات نہ کرے کیونکہ جب ایک امر ثابت
فلا بد من قبوله ولا مفر منه مثلا جاء في حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم
ہو گیا تو اس کے قبول کرنیسے چارہ نہیں اور اس سے کوئی گریزگاہ نہیں مثلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
لا عدوى اي لا تجاوز علة من مريض الى غيره ولا يعدي شيء شيئا ولكن التجارب
لا عدوی یعنے ایک مرض دوسرے کو نہیں لگتی یعنی تجاوز نہیں کرتی ایک چیز دوسری تک لاکن طبی تجارب سے
الطبية قد اثبتت خلاف ذلك ونحن نرى باعيننا ان بعض الامراض مثلا
اس کے مخالف ثابت ہوگیا اور ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ بعض مرضیں مثلا
داء الجمرة التي يقال لها في الفارسية آتشك يعدي من امرأة مبتلاة بهذا المرض
آتشک کی بیماری ایک سے دوسرے کو لگجاتی ہے اور ایک آتشک زدہ عورت سے
رجلا ينكحها او بالعكس وكذلك نرى في عمل الابرة الذي مبني على تمييز مادة مجدر فانه
مرد کو آتشک ہو جاتی ہے اور ایسا ہی مرد سے عورت کو اور یہی صورت ٹیکا لگانے میں بھی مشاہدہ ہوتی ہے کیونکہ جسپر چیچک کے ٹیکے
يبدي آثار الجدري في المعمول فيه فهذا هو العدوى فكيف ننكره فان انكاره
سے ٹیکا عمل کیا جاوے تو اسکے بدن پر بھی آثار چیچک ظاہر ہو جاتے ہیں پس یہی تو عدوی ہے سو ہم کیونکر اسکا انکار کرسکتے ہیں کیونکہ
انكار علوم حسية بديهية التي ثبتت عند مجربي صناعة الطب وما بقي فيها شك
اسکا انکار علوم حسیہ بدیہیہ کا انکار ہے جو تجارب طبیہ سے ثابت ہو چکے ہیں اور ان میں ان بچوں کو
للاطفال اللاعبين في السكك فضلا عن رجال عاقلين فلا بد لنا من ان نؤول
بھی شک نہیں رہا جو کوچوں میں کھیلتے پھرتے ہیں چہ جائیکہ عقلمند مردونکو کچھ شک ہو پس ہمارے لئے ضروری ہے

هذا الحديث ونصرفه الى معاني لا تخالف الحقيقة الثابتة وان لا نفعل كذلك فكانا

کہ ہم اس حدیث کی تاویل کریں اور ان معانی کی طرف پھیر دیں جو ثابت شدہ حقیقت کی مخالف نہیں اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو گویا ہم ہر ایک

دعونا كل مخالف ليضحك علينا وعلى مذهبنا فاذن ايدنا الساخرين - فنقول في تاويل

مخالف کو بلائیں گے تا وہ ہم پر اور ہمارے مذہب پر ٹھٹھا کرے اور اس صورت میں ہم ٹھٹھا کرنیوالوں کے مددگار ٹھہرینگے - پس ہم اس حدیث کی تاویل

هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اراد من قوله لا عدوى نفيا للسراية

یوں کریں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول لا عدویٰ میں ہرگز یہ ارادہ نہیں کیا کہ

من كل الوجه وكيف وقد حذر من المجذوم في حديث اخر فما كان مراده من هذا

من کل الوجوہ ایک کی مرض دوسری میں سرایت نہیں کرتی اور کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کہہ سکتے

القول من غيران التاثيرات كلها بيد الله تعالى ولا موثر في هذا العالم الدائر بالكون و

تھے جبکہ آپ نے ایک دوسری حدیث میں مجذوموں سے پرہیز کرنیکے لئے ممانعت فرمائی ہے اور اُن کے چھونے سے ڈرایا پس آنحضرت صلعم کی اس حدیث

الفساد الا بحكمه وارادته ومشيته واذا اولنا كذلك فتخلصنا من شبهات المعترضين

سے بجز اسکے کوئی مراد نہیں تھی کہ تمام تاثیریں عدوی وغیرہ کی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور بجز اسکے حکم اور ارادہ اور مشیت کے اس عالم کون اور فساد میں

والذي نفسي بيده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اراد قط في هذا المقام وامثاله

کوئی موثر نہیں اور جبکہ ہم نے یہ تاویل کی تو ہم نے اعتراض کرنیوالوں کے اعتراضوں سے رہائی پائی اور مجھے اُس ذات کی قسم ہے کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلعم

من نزول عيسى وغيره الا معاني تاولتها فلا تعجل ولا تعن فتن المفسدين - هذا

نے اس مقام اور اسکے مشابہ دوسرے مقاموں میں جیسے نزول حضرت عیسیٰ وغیرہ میں بجز تاویلی معنوں کے اور کبھی مراد نہیں لئے پس تم مفسدوں کے فتنوں کے مددگار مت ہو

هو القول الحق فاقبلوا كلمة الحق ولو خرج من فم طفل فان السعادة كلها في

یہی سچی بات ہے سو سچ کو قبول کرو اور اگرچہ ایک بچے کے منہ سے نکلا ہو کیونکہ تمام سعادت حق کے قبول کرنے میں ہے

قبول الحق فطوبى للذين يقبلون الحق خاضعين - والذين عادونا فلا يقبلون

سو مبارک وہ لوگ جو حق کے قبول کرنیکے لئے جھک جاتے ہیں اور وہ لوگ جو ہمسے عداوت رکھتے ہیں وہ حق کو

الحق مع انه ليس فيه دقة واغماض بل هم يعلمون في قلوبهم انه الحق المبين

قبول نہیں کرتے باوجودیکہ کچھ اسمیں دقت نہیں بلکہ اپنے دلوں میں خود جانتے ہیں کہ وہ صریح اور صاف حق ہے -

واذا قيل لهم آمنوا بالحق الذي تبين وبالمعاني التي صححت صحتها قالوا انومن

اور جب اُنکو کہا جائے کہ حق تو کھل گیا اب تم اُسکو قبول کرو اور اُن معانی پر ایمان لاؤ جنکا صحیح ہونا ثابت ہو گیا تو کہتے ہیں کیا ہم بھی ایمان لاویں

+ (الفائدة) لو كان المراد من نزول عيسى نزوله بذاته لقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسيح يرجع وما قال انه سينزل فان لفظ الرجع سنة الله كما ...

اگر نزول عیسیٰ سے مراد حقیقت عیسیٰ کا ہی آنا ہوتا تو آپ یہ فرماتے کہ وہ پھر آئیگا نہ یہ کہ اُترے گا کیونکہ جا نیکے بعد جو شخص آتا ہے اُسکو واپس آنا کہتے ہیں نہ اُترنا -

بامور تخالف اقوال اسلافنا وان كان اسلافهم من الخاطئين المخطئين ۔ ونرى

جو ہمارے متقدمین کے اقوال کے مخالف ہین اور اگرچہ اُن کے متقدمین نے اپنی راؤن مین خطا ہی کی ہو اور ہم دیکھتے ہین

انهم قد خنقوا وان ثلوج البخل قد تساقطت على ارض قلوبهم بشدتها ومدا كانها

کہ یہ لوگ دبائے گئے ہین اور بخل کی برفین کثرت کے ساتھ اور شدت کے ساتھ اُنکے دلون پر گرین اور اُن کے سبزہ کو

فخنقت شطاءها ورد فها حصا التعصب فسحقت الاستعدادات تحتها كالحديد

دبا لیا اور پیچھے سے تعصب کے سنگریزے اُنپر پڑے سو اُنکی استعدادین اُنکے نیچے ایسی پیسی گئین جیسے

تحت مطرقة القين او القطن تحت مطرقة الطارقين ۔ والعجب منهم ومن عقلهم

لوہا لوہار کے ہتھوڑے کے نیچے پس جاتا ہے یا روئی دھنئے کے دھنکی کے نیچے دھنی جاتی ہے اور اُنپر اور اُنکی عقل پر تعجب آتا ہے کہ وہ

انهم يرون باعينهم ان كلماتهم الباطلة المضلة قد اضرت الاسلام اضرارا

اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین کہ اُنکے کلمات باطلہ اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہین

عظيما والناس باستماعها يخرجون من دين الله افواجا ويلحقون بالنصارى بما

اور لوگ اُنکی باتون کو سنکر دین اسلام سے نکلتے جاتے ہین اور نصاری مین داخل ہوتے جاتے ہین کیونکہ

سمعوا من صفات المسيح وعصمته الخاصة وخلوده الى هذا الوقت وقدرته الكاملة

وہ مسیح کی عصمت خاصہ اور اس کا ابتک زندہ رہنا اور اُسکی قدرت کاملہ خالقیت مین

في الخلق والاحياء على قدر ما وجد مثله في احد من النبيين ۔ ويشاهدون

اور زندہ کرنے مین اس مبالغہ سے سنتے ہین جسکی نظیر اور نبیون مین نہین پائی جاتی ۔ اور یہ مولوی لوگ

(هذه العلماء) هذه المفاسد كلها ثم لا يتنبهون ولا يرتجف فوادهم ولا تذوب اكبادهم

ان تمام فسادون کو دیکھ رہے ہین پھر خبردار نہین ہوتے اور ان کے دل نہین کانپتے اور اُنکے جگر نہین پگھلتے

ولا ياخذهم رحم ورقة على امة النبي ونبكي عليهم ونصرخ صرخة متموجة فلا يسمع

اور امت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ بھی رحم نہین آتا ہم اُنپر گریہ کرتے اور پھوٹ پھوٹ کر روتے ہین سو کوئی ہماری گریہ کو

احد بكاءنا ولا صراخنا بل يكفروننا مغتاظين ۔

نہین سنتا اور نہ ہماری فریاد کو بلکہ وہ غصہ مین آکر کافر کہتے ہین ۔

وانما مثلنا في هذه الايام ايام غربة الاسلام كمثل خابط في وادي في الليلة

اور ہماری مثل ان دنون مین جو غربت اسلام کے دن ہین اُس مسافر کیطرح ہے جو جنگل مین اور اندھیری رات

المظلمة او صارخ في اللظى المضرمة . فلا نجد مغيثا من قومنا الا الواحد

مین بھکتا پھرتا ہے یا اسکی مثل جو بھڑکتی ہوئی آگ مین فریاد کر رہا ہے سو ہم کوئی فریادرس اپنی قوم مین نہین پاتے مگر

الذي هو رب العالمين - وانا يئسنا منهم غاية الياس كانا وضعناهم

وہی ایک جو رب العالمین ہے اور ہم ان لوگون سے نہایت درجہ ناامید ہو گئے گویا ہمنے ان کو انکی

في قبورهم قلنا مرارا فما سمعوا وايقظنا انذارا فما استيقظوا وخضعنا

قبر مین دفن کر دیا ہمنے بہت کہا مگر انہون نے نہین سُنا ہمنے خوف دلانے کے لئے جگایا پر وہ نہ اُٹھے ہم کئی

اطوارا فما خضعوا فقلنا اخسئوا اخسئوا ان الله غني عنكم ولا يعبأ بكم وسياتي

مرتبہ جھکے پر وہ نہ جھکے آخر ہمنے کہا دور ہو جاؤ دفع ہو جاؤ خدا کو تمہاری کچھ بھی پرواہ نہین اور وہ ایسی قوم لائیگا

بقوم ينصرون دينه ويحبون الصادقين -

جو اسکے دین کے مددگار ہونگے اور صادقون سے پیار کرینگے -

فحاصل الكلام اني اذا رأيت هذه الامراض والسموم سارية

اب حاصل کلام یہ ہے کہ جب مینے یہ بیماریان اور یہ زہرین اس ملک کے اکثر مولویون

في عروق اكثر علماء الهند ورأيتهم في غنية من كتاب الله ورسوله بل رأيتهم ضاربين

مین دیکھین جو انکی رگون مین پہنچ چکی تہین اور دیکھا انکو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول سے لاپروا پایا بلکہ مینے دیکھا کہ وہ تو

بعود ومزمار آخر وكل احد منهم زمار بما عنده من الخيالات الباطلة

اور ہی بانسلی بجا رہے ہین اور ہر ایک بانسلی بجانیوالا اپنے خیالات باطلہ کے طرز پر بجانے مین مشغول ہے

وارتضى بمعازفه النفسانية متمسكا بها ولا يتوبون ولا يتندمون بل اراهم

اور ہر ایک شخص اپنے نفسانی آلات سرود لئے بیٹھا ہے اور ان سے خوش ہو نہ توبہ کرتے اور نہ پچھتاتے ہین بلکہ مین دیکھتا ہون

يصرون ويفخرون على جهلاتهم ويصفقون بالايادي فرحين - ويكفرون

کہ وہ اپنے خیالات باطلہ پر اصرار کرتے اور ناز کرتے ہین اور خوشی سے تالیان بجاتے ہین اور بڑی دلیری سے مومنون کو

المومنين مجترئين كانهم في مامن من مواخذة الله ومحاسباته وكان الله لا يسئل

کافر ٹہرا رہے ہین گویا اُن کو خدا تعالی کے مواخذہ سے بکلی امن ہو اور اُسکے محاسبہ سے بے غم ہین گویا خدا ان سے

عنهم ولا يقول لم تقفوت ما لم يكن لكم به علم ولا ينباءهم بما في صدورهم في يوم كلا

سوال نہین کریگا اور نہیں کہیگا کہ تم کیون ایسی بات کے پیچھے پڑ گئے جسکا تمہین قطعی اور یقینی علم نہین تہا اور ان کے دلی ارادے اُنپر ظاہر نہین کریگا ہرگز نہین

بل انهم من المسئولین۔
بلکہ اُن سے باز پرس ہوگی۔

ورئیتُ ان الفتن لیست محدودة الی انفسهم بل العامة قد
اور مینے دیکھا کہ فتنے اُنہیں کے ذات تک محدود نہیں رہی بلکہ عوام الناس انکی سیٹی پر جمع ہوگئے

اجتمعوا علی صفیرهم واغتروا بتقاریرهم الیابسة الملمعة فاشتعل غیظ العامة
ہیں اور اُن کی خشک اور ملمع باتوں پر فریفتہ ہوگئے سو عام لوگون کا غصہ ہمپر بہڑکا اور اُنکا

علینا وتبوّغ دمهم بتهییج المفترین۔ وحسبوهم عالمین متدینین صادقین۔
خون بباعث افترا پردازون کی انگیخت کے جوش مین آیا۔ اور انکو سمجھ لیا کہ یہ لوگ صاحب علم اور دیانت دار اور سچے ہین

فلما زلزلت ارض الهند کلها واحسست من العلماء البخل والحسد وضمنتُ فی
پس جب ہند کی زمین مین ایسا زلزلہ آیا کہ ساری زمین ہلگئی اور علماء مین مینے بخل اور حسد پایا تو مینے اپنے دل مین ٹھان

نفسی ان اعرض عنهم فارًا الی مکة وان اتوجه الی صلحاء العرب ونجباء ام القری الذین
لیا کہ ان لوگون سے اعراض کرون اور مکہ کیطرف بہاگون اور صلحاء عرب اور مکہ کے برگزیدون کیطرف توجہ کرون کیونکہ وہ

خلقوا من طینة الحریة ونفوقوا در الاهلیة فالقی الله فی قلبی عند مس هذه
آزادی کی مٹی سے پیدا کئے گئے اور اہلبیت کے دودھ سے پرورش پائے ہین سو خدا تعالی نے اس حاجت کے پیدا ہونیکے وقت

الحاجة ان اولف کتبا فی لسان عربی مبین۔ فالفت بفضل الله ورحمته وتوفیقه
میرے دلمین یہ القا کیا کہ مین کہلی کہلی عربی مین چند کتابین تالیف کرون۔ سو مینے خدا کے فضل اور اسکی رحمت اور اسکی توفیق

کتابا اسمه التبلیغ[1] ثم کتابا اخر اسمه التحفة[2] ثم کتابا آخر اسمه کرامات الصادقین[3]
سے ایک کتاب تالیف کی جسکا نام تبلیغ ہے پہر دوسری تالیف کی جسکا نام تحفہ ہے پہر تیسری تالیف کی جسکا نام کرامات الصادقین ہے

ثم الفت بعدها حمامة البشری[4] فیه بشری الذین یطلبون الحق وتفصیل کل
پہر چوتھی تالیف کی جسکا نام حمامۃ البشری ہے اور حمامۃ البشری مین ان لوگون کے لئے بشارتین ہین جو حق کے طالب ہین

ما قلنا من قبل والتی تنهال من تلك الرسائل متفرقا یعطی هذا الکتاب مجتمعا
اور نیز ہر ایک اس امر کی تفصیل ہے جسکو ہم پہلی کتابون مین بیان کر چکے ہین اور جو کچھ پہلی کتابون سے متفرق طور پر فوائد علمیہ کی بارش

للجائعین۔ ونسبته الیها کنسبة شجرة الی بذرها وجاء بحمد الله حسنا مبسوطا
چوتھی یہ کتاب حمامۃ البشری بہوکہون کیلئے ایک ہی جگہ پر پیش کردیتی ہے اور اسکی نسبت دوسری کتابون کی طرف ایسی ہے جیسی درخت کی اپنے بیج کیطرف اور خدا کی حمد اور شکر ہے کہ یہ کتاب خوشنما اور مبسوط ہے

مباركًا وامّا ثمن هذه الكتب فهي هدية لبلاد الحجاز وبلاد الشام والعراق و
اور قیمت کے بارہ مین حال یہ ہی کہ یہ کتابین ملک حجاز اور بلاد شام اور عراق اور

للمصريين والافريقيين كلهم ولكل من كان عالمًا منصفًا مع صفر اليد واما غيرهم
مصریون اور افریقیون کیلئے تو مفت بطور ہدیہ ہین اور ایسا ہی اُسکے لئے ہی جو عالم اور منصف مزاج اور تہیدست ہو اور دوسرے ان

فعليهم ان ارادوا اشتراءها ان يرسلوا روبية في ثمن الحمامة وكذلك في ثمن الكرامات
تو قیمت سے ملینگی سو اگر وہ خریدنا چاہین تو لازم ہے کہ حمامۃ البشریٰ کی ایک روپیہ قیمت بہیجین اور ایسا ہی ایکروپیہ کرامات الصادقین

ونصفها في ثمن التبليغ وآنتين للتحفة ان كانوا مشترين - وانا نقصنا انة من ثمن
کے لئے اور آدہ آنہ تبلیغ کی قیمت اور دو آنہ تحفہ کی اگر خریداری کا ارادہ ہو اور ہمنے ایک آنہ تحفہ کی قیمت سے

التحفة رعايتًا للشائقين -
بپاس خاطر شائقان کم کر دیا ہے -

وما الفت هذه الكتب الا لاكباد ارض العرب وكان اعظم مرادي
اور مینے ان کتابون کو صرف زمین عرب کے جگر گوشون کے لئے تالیف کیا ہے اور میری بڑی مراد یہی تہی

ان تشيع كتبي في تلك الاماكن المقدسة والبلاد المباركة فرئيت ان شيوع
کہ ان مقدس جگہون اور مبارک شہرون مین میری کتابین شائع ہو جائین پس مینے دیکھا کہ کتابون کا

الكتب في تلك البلاد فرع لوجود رجل صالح يشيعها وايقنت ان شهرة كتبي وانتشارها
ان ملکون مین شائع ہونا ایک ایسے نیک انسان کے وجود کی فرع ہے جو شائع کرنیوالا ہو اور مینے یقین کیا کہ میری کتابونکا

في صلحاء العرب امر مستحيل من غير ان يجعل الله من لدنه ناصرا منهم ومن اخوانهم فكنت
صلحاء عرب مین شائع ہونا ایک امر محال ہی بجز اس صورت کے کہ خدا تعالی اپنی طرف سے میرے لئے انہین سے اور ان کے بہائیون

ارفع اكف الضراعة والابتهال لتحصيل هذه المنية وتحقيق هذه البغية حتى أجيبت
مین سے کوئی مدد دینے والا مقرر کرے سو مین تضرع کے ہاتھ اٹہاتا اور دعائین عاجزی سے کرتا تہا کہ یہ آرزو اور مراد میری لئے حاصل

دعوتي واعطيت لي بغيتي وقاد اليّ فضل الله رجلاً ذا علم وفهم ومناسبة ومن علماء
اور متحقق ہو یہان تک کہ میری دعا قبول کیگئی اور میری مراد مجھے دیگئی اور میری طرف خدا کا فضل ایک ایسے آدمی کو کہینچ لایا جو صاحب

العرب ومن الصالحين - ووجدته طيب الاعراق كريم الاخلاق مطهرة الفطرة لوذعيا
علم اور فہم اور مناسبت تہا اور نیکبختون مین سے تہا اور مینے اسکو پاک اصل اور پسندیدہ خلق والا اور پاک فطرت والا اور دانا اور پرہیزگار پایا

المعبّأ من المتقين ۔ فابتهجت بلقائه الذي كان مرادي ومدّعائي وحسبته باكورة
سو میں نے اُسکی ملاقات سے جو میری عین مراد تھی خوش ہوا اور اپنی دعا کا پہلا پھل میں نے اُس کو
دعائي وتفاءلت به بخيرٍ يأتي وفضلٍ يجيء وازدهاني الفرح وصرت يومئذٍ من المستبشرين
خیال کیا اور آنیوالی خیر اور پہنچنے والے فضل کیلئے میں نے اسکو ایک نیک فال سمجھا اور کثرت خوشی نے مجھکو ہلا دیا اور میں
وهنّأت نفسي هنالك وشكرت الله وقلت الحمد لك يا رب العالمين ۔
اُن لوگوں میں سے ہو گیا جو خوش ہوتے ہیں سو میں نے اپنے نفس کو اُسوقت مبارکباد دی اور خدا کا شکر کیا اور کہا کہ اے تمام جہانوں کے خدا تیرا
وتفصيل ذلك ان شابًّا صالحًا وسيمًا جاءني من بلاد الشام اعني من
اور اس مجمل بیان کی تفصیل یہ ہے کہ بلاد شام سے ایک جوان صالح خوشرو میرے پاس آیا یعنی
طرابلس وقاده الحكيم العليم اليّ ولبث عندي الى سبعة اشهر اعني الى هذا الوقت
طرابلس سے اور حکیم و علیم اُسکو میری طرف کھینچ لایا اور قریب سات مہینے کے یعنی اسوقت تک میرے
فتوسّمت فيه الخير والرشد ووجدت في ميسمه انوار الصلاح ورأيت فيه سمت
پاس رہا اور میں نے فراست سے اُسکے وجود کو بامہر دیکھا اور اُسمیں رُشد پایا اور اسکے چہرہ میں صلاحیت کے انوار پائے اور صلحا کے
الصالحين ۔ ثم امعنت في حاله وقاله وتفحصت من ظاهره وباطن احواله بنورٍ اعطي
نشان پائے ۔ پھر میں نے اُسکے حال اور قال میں غور کی اور اُس کے ظاہر اور باطن میں تفحص کیا اور اُس نور اور
لي والهام قُذف في قلبي فآنست حسن نقائه ورزانة حصاته ووجدته رجلًا صالحًا
الہام کے ساتھ دیکھا جو مجھکو عطا کیا گیا ہے سو میں نے مشاہدہ کیا کہ وہ حقیقت میں نیک ہے اور متانت عقلی اُسکو حاصل ہے اور آدمی نیکوقت
تقيًّا راكلًا على جذبات النفس وطاردها ومن المرتاضين ۔ ثم اعطاه الله حظًّا من
ہے جس نے جذبات نفس پر لات ماری اور اُن کو الگ کر دیا ہے اور ریاضت کش انسان ہے ۔ پھر خدا نے اُسکو کچھ حصہ میری
معرفتي فدخل في المبايعين ۔ وقد انفتح عليه باب عجيب من معارفنا والّف كتابًا
شناخت کا عطا کیا سو وہ بیعت کرنے والوں میں داخل ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے ہماری معرفت کی باتوں میں سے ایک عجیب دروازہ اُسپر
وسماه ايقاظ الناس وهو دليل واضح على سعة علمه وحجة منيرة على اصابة رايه
کھولدیا اور اُس نے ایک کتاب تالیف کی جسکا نام ایقاظ الناس کہا اور وہ کتاب اُسکی معلومات وسعت پر دلیل واضح ہے اور اسکی رائے صائب پر ایک
ويكفي لكل مضمار في مضمار ولما افضى في تاليف ذلك الكتاب جمع عنده كثيرًا من كتب الحديث
روشن حجت ہے اور وہ کتاب ہر ایک مباحث کیلئے ہر ایک میدان میں کفایت کرتی ہے اور جب اُس نے اس کتاب کا تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سی حدیث کی کتابیں

والتفسير وفكر فكرا عميقا في كل امر فهو در افكاره و نور انظاره وليس علامة

اور تفسیر کی جمع کین اور ہر ایک امر مین پوری پوری غور کی سو یہہ کتاب اسکے فکرون کا ایک دودہ اور اسکی نظرون کا ایک نور ہے

العارف من دون المعارف واني اذا قرءت كتابه وتصفحت ابوابه ورفعت جلبابه

اور عارف کی علامت اسکی معرفت کی باتین ہی ہوتی ہین اور جب مینے اسکی کتاب کو پڑہا اور صفحہ صفحہ کرکے اسکے باب دیکہے اور اسکی چادر

فاستملحت بيانه ومدحت شانه وما وجدت فيه شيئا شانه وادعوان يشيع

اٹہائی تو مینے اسکے بیان کو ملیح پایا اور اسکی شان کی مینے تعریف کی اور مینے اسمین کوئی ایسی بات نہ پائی کہ جو اسکو بٹہ لگادے

الله كتابه مع كتبي ويضع فيه قبوليتا ويدخل فيه روحا منه ويجعل افئدة من

اور مین دعا کرتا ہون کہ خدا اسکی کتاب کو میری کتابون کے ساتہہ شائع کرے اور اسمین قبولیت رکہدیوے اور اسمین اپنی طرف سے

الناس تهوى اليه وجزاه في الدارين وبارك في مقاصده ويدخله في المقبولين

ایک روح داخل کرے اور بعض دل پیدا کرے جو اسکی طرف جہکجاوین اور اسکے مولف کو دونون جہان مین بدلہ دے اور اسکے مقاصد مین برکت ڈالے

ولما فرغ من تاليف كتابه حمله اخلاصه على ان يكون مبلغ معارفنا الى علماء وطنه

اور اسکو مقبولون مین داخل کرے اور جب وہ اپنی تالیف سے فارغ ہوا تو اسکے اخلاص نے اسکو اس بات پر آمادہ کیا کہ ہماری معرفت کی باتون کو

ويخبرهم عن اخبارنا ويكون مناديا ويطلق نداءا في كل ناحية ويشيع الكتب

اپنے وطن کے علماء تک پہنچادے اور ہماری خبرین انہین پہیلاوے اور منادی بنکر ہر ایکطرف آوازین پہنچا دے اور کتابون کو شائع کرے

لتيضح الامر على اهل تلك البلاد وهذا هو المراد الذي كنا ندعو له في الليل

تا ان لوگون پر حقیقت کہل جاوے اور یہ وہی مراد ہے جس کے لئے ہم دن رات دعائین کرتے تہے۔

والنهار واري انه رجل صادق القول والوعد يتقي الفضول في الكلام ولا يرتع اللسان

اور مین دیکہتا ہون کہ یہ شخص اپنے قول اور وعدہ مین مرد صادق ہے بیہودہ کلام سے پرہیز کرتا ہے اور زبان کو ہر ایک

في كل مرتع باطلاق الزمام ولقد ادخل الله حبنا في قلبه فيحبنا ونحبه وكلما وعد هذا الرجل ونكلم

چراگاہ مین مطلق العنان نہین چہوڑتا اور خدا تعالی نے ہماری محبت اسکے دل مین ڈالدی سو ہم سے وہ محبت رکہتا ہے اور ہم اس سے اور جو کچہہ

فاتيقن انه هو اهله وسينجز كما وعد وارجو ان يجعله الله سببا لريع بذرنا وسوغ

اسنے کہا اور وعدہ کیا مین یقین رکہتا ہون کہ وہ اسکا اہل ہے اور جیسا کہ کہا ویسا ہی کریگا اور مین امید رکہتا ہون کہ خدا اسکو ہمارے بیج کی نشو ونما اور

حلبنا وهو احسن المستبين ورأيت انه رجل مرتاض صابر لا يشكو ولا يفزع وثبت

ترو تازگی کا باعث کرے اور ہمارا دودہ اسکے ذریعہ سے خوشگوار ہوجاوے اور خدا سببون سے نیک تر ہے اور مینے دیکہا کہ یہ شخص ریاضت کش اور صابر ہے شکوہ اور جزع فزع

مرارا انه يقنع على ادنى الماكولات والملبوسات ولو لم يكن لحاف فلا يطلبه بل يدفع البرد
اسکی سیرت نہین اور مینے بارہا دیکھا کہ یہ شخص ادنی چیزون کے کہانے پر کفایت کرتا ہے اور ایسا ہی ادنی لبوسات پر اگر لحاف ہو تو اسکو مانگتا نہین

من التضحي واصطلاء الجمر ولا يسئل تعففا ووجدت فيه اثار الخشوع والحلم والانابة
بلکہ دہوپ مین بیٹھنے اور آگ سیکنے سے گذارہ کر لیتا ہے اور تکلیف اٹھا کر اپنے تئین سوال سے باز رکھتا ہے مینے اُسمین فروتنی اور حلم اور انابت اور نرمی

ورقة القلب والله اعلم وهو حسيبه وما قلت الا ما رئيت فلا تعجبوا من رحمة الله ان تكشف
دل کو پایا اور خدا بہتر جانتا ہے اور وہ اُسکا حسیب ہے مینے جو دیکھا سو کہا پس خدا کی رحمت سے کچھ تعجب مت کرو کہ وہ اس شخص کی سعی

ما دهمنا من حرج بسعي هذا الرجل والله يفعل ما يشاء لا مانع لما اراد ولا راد لما جاد
سے ان حرجون کو اٹھا دے جو ہمین پہنچ گئے اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے جس بات کو وہ چاہے کوئی اسکو روک نہین سکتا اور جو کچھ

وهو حافظ دينه وناصر كل من ينصر الدين -
وہ دیوے کوئی اسکو رد نہین کر سکتا وہ اپنے دین کا حافظ ہے اور تمام اُن لوگونکی مدد کرتا ہے جو اُسکے دین کی مدد کرین -

واعلموا ايها الاخوان ان امر اشاعة الكتب في ديار العرب وتبليغ معارف
اور بہائیو یہ بہی تمہین معلوم رہے کہ دیار عرب مین کتابونکی شایع کرنیکا معاملہ اور ہماری کتابون کے عمدہ مطالب عرب کے

كتبنا اليهم ليس بشيء هين بل امر ذو بال لا يتمه الا من هو اهله فان هذه المسائل الغامضة
لوگون تک پہنچانا کچھ تہوڑی سی بات نہین بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے اور اسکو وہی پورا کر سکتا ہے جو اُسکا اہل ہو کیونکہ یہ باریک مسائل

التي كفرنا وكذبنا لها لا شك انها تصعب على علماء العرب كما صعبت على علماء هذه
جنکے لئے ہم کافر ٹہرائے گئے اور جہٹلائے گئے کچھ شک نہین کہ وہ عرب کے علماء پر بہی ایسی ہی سخت گذرینگے جیسا کہ اس ملک کے مولویون پر

الديار لا سيما على اهل البوادي الذين لا يعلمون دقائق الحقيقة ولا يتدبرون حق
گذر رہی ہین بالخصوص عرب کے اہل بادیہ کو تو بہت ہی ناگوار ہونگے کیونکہ وہ باریک مسائل سے بیخبر ہین اور وہ جیسا کہ حق سوچنے کا

التدبر انظارهم سطحية وقلوبهم مستعجلة الا قليل منهم الذين انار الله فطرتهم وهم من النادر
ہے سوچتے نہین اور اُنکی نظرین سطحی اور دل جلدباز ہین مگر اُنمین قلیل المقدار ایسے بہی ہین جنکی فطرتین روشن ہین اور ایسے لوگ کم پائے جاتے ہین

فلاجل تلك المشكلات التي سمعتم اقتضت المصلحة الدينية ان نتخير
سو ان مشکلات کیوجہ سے جو تم سن چکے مصلحت دینی نے تقاضا کیا جو اس کام کے لئے ہم عالم

لهذا الامر عالما مذكورا الذي اسمه محمد سعيدي النشار الحميدي الشامي ولا شك ان وجوده
مذکور کو منتخب کرین جس کا نام محمد سعیدی النشار الحميدی الشامی ہے اور کچھ شک نہین کہ اُسکا وجود

* الحاشية - مسكنه طرابلس شام ملك سيريه ويقال لها باللغة الانكليزية تريبولي وهي مدينة عظيمة على ساحل بحر الروم بينها وبين بيروت ثلثون الوا سامنه

لهذا المهم من المغتنمات ومجيئه عندنا من فضل قاضي الحاجات وهو خير قلبا ونعم

اس مہم کے لئے از بس غنیمت ہی اور اس کا اس جگہ آنا خدا تعالی کے فضل مین سی ہے اور وہ نیکدل اور بہت اچھا آدمی

الرجل مع ان الضرورة قد اشتدت فلعل الله يصلح امرنا على يديه وهو هذا التقريب

ہے اور اس طرف ضرورت بہی سخت ہی پس شاید خدا اُسکے ہاتہہ پر ہماری کام کی اصلاح کرے اور وہ اس تقریب سے

يصل وطنه وينجو من تكاليف السفر العنيف ويتخلص من مفارقة المالف والاليف

اپنے وطن مین پہنچ جاوی اور سفر کی سخت مشقتون سے نجات پاوی اور وطن اور دوستو نکی جدائی سے بہی رہائی ہو اور تم کو خدا تعالے

وتوجرون عليه من الله الرحيم اللطيف وما قلت الا لله وما انا الا ناصح امين -

سے اجر ملے اور مینے صرف اللہ کے لئے یہ باتین کی ہین اور مین امانت سے نصیحت کرنیوالا ہون -

والذين يظنون ان اهل العرب لا يقبلون ولا يسمعون فليس عندنا جواب هذا الحمق

اور وہ لوگ جن کا یہ گمان ہے کہ عرب کے لوگ قبول نہین کرین گے اور نہ سنین گے پس ہمارے پاس اس نادانی کا

من غير ان نحولق على قولهم ونسترجع على فهمهم الا يعلمون ان العربيين سابقون

بجز اسکے اور کوئی جواب نہین کہ ہم اُنکے اِس خیال پر لاحول پڑہین اور انکی سمجھ پر انا للہ کہین کیا نہین جانتے کہ عرب کے لوگ حق

في قبول الحق من الزمان القديم بل هم كالاصل في ذلك وغيرهم اغصانهم

کے قبول کرنے مین ہمیشہ اور قدیم زمانہ سے پیشدست رہی ہین بلکہ وہ اسبات مین جڑ کیطرح ہین اور دوسری اُنکی شاخین ہین -

ثم نقول ان هذا فعل الله رحمة منه والعرب احق واولى واقرب برحمته واني اجد

پہر ہم کہتے ہین کہ یہ سارا کاروبار خدا تعالی کیطرف سی ایک رحمت ہی اور عرب کے لوگ الہی رحمت کو قبول کرنیکے لئے سب سی زیادہ حقدار اور

ريح فضل الله فلا تتكلموا بكلمات الياس ولا تكونوا من القانطين - ولا تظنوا ظن السوء

قریب اور نزدیک ہین اور مجہے خدا تعالی کے فضل کی خوشبو آرہی ہی سو تم نومیدی کی باتین مت کرو اور نا اُمیدون مین سی مت ہو جاؤ اور بدگمانیون

وان بعض الظن اثم فاتقوا الظنون الفاسدة التي تتزعزع منها ارض ايمان الظانين

مین مت پڑو اور بعض ظن گناہ ہین - سو تم ایسے ظن مت کرو جن سی بدگمان انسان کی ایمانی زمین ہلجاتی ہے اور نیت صالحہ

وتتزعزع النية الصالحة ويكثر وساوس الشياطين - وقوموا متوكلا على الله وقدموا

مین جنبش آتی ہے اور شیطانی وساوس بڑہتے ہین - اور خدا اکے توکل پر کہڑے ہو جاؤ

من خير ما استطعتم واعدوا لاخيكم من زاد يكفيه لسفره البحري والبري وكان

اور کوئی نیکی کرلو جو کرسکتے ہو اور اپنے بہائی کیلئے کچھ زاد سفر بہم پہنچاؤ جو اُسکے سفر بحری و بری کیلئے کافی ہو

الله معكم ووفقكم وهو خير الموفقين +

خدا تمہارے ساتھ ہو اور تمہیں توفیق دے اور وہ بہتر توفیق دہندہ ہے -

فنرجو من اخلاص اهل الثروة والمقدرة ان يتوجهوا الى اهتمام

پس ہم اہل مقدور دوستوں کے اخلاص سے امید رکھتے ہیں کہ اس کام کے اہتمام کیطرف ساری دل

هذا الامر بكل القلب وكل الهمة ولا حاجة الى ان نكثر القول ونبالغ في الكلام ونستنهض

اور ساری ہمت سے مصروف ہوں اور ہمیں کچھ حاجت نہیں کہ ہم زیادہ کہیں اور کلام میں مبالغہ کریں اور پر تکلف

همم الاحباء والمخلصين ببيانات مملوة من التكلفات فانا نعلم ان الاشارة كافية

بیانوں سے اپنے دوستوں اور مخلصوں کو تحریک دیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اُنکے لئے اشارت کافی ہوگی

لاحباءنا المتصدقين - فليعط كل احد منهم بقدر قدرته التي اعطاه الله ولا يستحيي

سد کام کرنا انکی عادت ہے - پس چاہیئے ہر ایک اُنہیں سے بقدر خداداد استطاعت دیوے اور اس بات سے شرم نہ کرے

ولا يحتشم من ان ينفح بالقليل وليعلم ان الغرض ان يعطي ولو كانت فلسة او ربعه او قل

کہ وہ کچھ تھوڑا دیتا ہے اور اس بات کو معلوم کرے کہ غرض اصلی یہی ہے کہ دیوے اگرچہ ایک پیسہ یا اُسکا چوتھا حصہ یا کھجور

من الفتيل ومن كان ذا عيشة خضراء فليعط بقدر حيثية ان شاء - وما هذا الاعمل

کے اندر کے چھلکے سے بھی تھوڑا ہو اور جو شخص خوش اوقات کھاتا پیتا ہو سو اگر چاہے تو اپنی حیثیت کے مناسب دیوے اور یہ کام محض سد

طلاب وجه الله ومن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ويبارك الله في ماله واهله وعياله وما تنفقون

اور اسکی خوشنودی کے لئے ہے اور جو شخص ایک ذرہ کے موافق بھی بھلائی کرے گا وہ اُسکا اجر پائیگا اور خدا اُسکے مال اور اہل اور عیال میں

في سبيل الله فهو عائد اليكم في الدنيا والآخرة ولا ترون خسرا فان اعطيتم بذرا فلكم زرعت

برکت دیگا اور جو کچھ تم خدا کی راہ میں خرچ کروگے وہ تمہاری طرف دنیا اور آخرت میں پھر لوٹ کر واپس آئیگا اور تم نقصان نہیں اُٹھاؤگے پس اگر تم

وان اعطيتم قطرة فلكم بحر فضل من عند الله والله لا يضيع اجر المحسنين - ام حسبتم ان تغفروا

ایک بیج دوگے تو تمہارے لئے ایک زراعت ہوگی اگر قطرہ دوگے تو تمہارے لئے دریا ہوگا اور خدا نیکوکاروں کا کبھی اجر ضائع نہیں کرتا - کیا تم جانتے ہو کہ یونہی

ويرضى عنكم ربكم ولما يجد كم ساعين لمرضاته والطائعين كالمخلصين - ايها الرجال اتقوا الله

بخشے جاؤ اور خدا تم سے راضی ہو جائے اور ہنوز اُس نے تمکو اپنی رضامندی کی راہوں میں سرگرم نہ پایا ہو اور تم فرمانبردار اور مخلص اسکی نظر میں ٹھہرے ہو

وكونوا من الذين يؤثرونه على انفسهم واعلموا ان الله مع المتقين - انما اموالكم واولادكم فتنة

اے لوگو خدا سے ڈرو اور ان لوگوں کی طرح ہو جاؤ جو خدا کو اپنی لفسوں پر مقدم کر لیتے ہیں اور یقیناً جانو کہ خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کی

وینظر اللہ اتحبونہ او تحبون اشیاء اخری وستبعدون عن ھذہ اللذات ولا تبقی ھذہ المجالس

جگہ میں اور خدا دیکھتا ہے کہ تم اُس سے پیار کرتے ہو یا دوسری چیزوں سے اور وہ وقت آتا ہے کہ تم ان لذتوں سے دور کر دیئے جاؤ گے اور یہ مجلسیں باقی نہیں رہیں گی

ونظّارتہا ثم ترجعون الی اللہ وتسئلون عما عملتم وعما جاھدتم فی سبیلہ فقوموا ایہا الناس

اور انکے دیکھنے والے پھر تم خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے اور تم سے تمہارے اعمال کا سوال ہوگا اور یہ کہ تم نے اُسکی راہ میں کیا کیا کوششیں کیں پس اُٹھو

قوموا الوقت یذھب قوموا سریعا ولا تقعدوا مع المترفین ۔ ولسنا بالموجب حقا لمن لا یوجب

اے لوگو اُٹھو وقت جاتا ہے جلد اُٹھو اور آرام پسندوں کے ساتھ مت بیٹھو اور ہم کسی ایسے شخص پر کوئی حق واجب نہیں کرتے جو اپنے نفس پر شیا واجب

الحق علی نفسہ ولا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وما انا من المتکلفین ۔ وما اتوجہ الا الی الذی یبتغی

نہیں کرتا اور خدا کسی جان کو اُسیقدر تکلیف دیتا ہے جو اسکی وسعت میں ہے اور میں تکلف والوں میں سے نہیں ہوں ۔ اور میں صرف ایسے شخص کیطرف توجہ کرتا ہوں جو محبت

الودّ واترک الذی منعہ البخل قصد ولحق بالذین بخلوا فردّ وعُدّ من المخذولین ۔

سے دوستی خالص کہتا ہے اور میں اسکو ترک کرتا ہوں جسکو بخل نے کار خیر سے منع کر دیا اور بخیلوں سے ملگیا اور رد کیا گیا اور محروموں میں سے شمار کیا گیا ۔

ولیعجل المرسلون للارسال فان الوقت ضیق والضیف العزیز مستعد

اور چاہیئے کہ بھیجنے والے بھیجنے کیلئے جلدی کریں کیونکہ وقت تنگ ہے اور مہمان عزیز سفر کو تیار ہے اور ہم پر واجب

للسفر وقد وجب علینا اعلام المتغافلین باسرع اوقات فلا ینبغی ان تقعدوا کسالی بعد ما بیّنت

ہو چکا ہے کہ جو غفلت میں ہیں انکو بہت جلد متنبہ کریں پس مناسب نہیں کہ تم سستی کر کے بیٹھے رہو بعد اسکے جو میں نے اس امر کی ضرورت

لکم ضرورۃ ھذا الامر فقدموا للمعاضدۃ ولا تاخروا وانفضوا ایدیکم توجروا وکونوا فی سبیل اللہ

بیان کر دی پس تم مدد کے لیئے آگے قدم بڑھاؤ اور پیچھے مت ہٹو اور ہاتھوں کو جھاڑو تا مدد دی جاؤ اور خدا تعالیٰ کے راہ میں

سابقین ۔ ولیرسل ھھُنا فی قادیان من کان مرسلًا من درہم او دینار ولیبیّن فی مکتوبہ

ایک دوسرے سے سبقت کرو اور چاہیئے کہ بھیجنے والا اسی جگہ قادیان میں بھیجے جو کچھ درہم یا دینار بھیجتا ہو اور اپنے خط میں بیان کر دے کہ یہ روپیہ

انہ ارسل لہ بل الاولی ان یرسل الیہ باسمہ بلا واسطتی لیجمع عندہ کلما یجیئ ولیطمئن بہ قلبہ

اُسکے لئے بھیجا گیا ہے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ اُسیکے نام سے بغیر میرے واسطہ کے بھیجے تا کہ جو کچھ آوے وہ سب اُسیکے پاس جمع ہوتا رہے اور تا کہ اُسکے دل کو

وان نفس القربات اعلاء کلمۃ الاسلام وھذا وقتہ فلا تضیعوا وقتکم وقوموا کالخادمین ۔

اس سے اطمینان ہو اور سب للہی عملوں سے جو خدا تعالیٰ کی قربت کے لئے کئے جاتے ہیں کلمہ اسلام کی بلندی چاہنا زیادہ ثواب کا موجب ہے پس اپنے وقتوں کو ضائع مت کرو

ایہا المسلمون فرّوا الی اللہ واتقوا الفتن التی ھاجت وماجت حولکم وفیکم واعملوا

اے مسلمانوں خدا کیطرف بھاگو اور ان فتنوں سے بچو جو تمہارے آگے ہیں اور تم میں موجیں مار رہے ہیں اور اُٹھ رہے ہیں

عملاً یرضاه لیکون لکم زلفی لدیه ولتاخذکم رقة علی دینکم فانه ضعف وبدء الشیب بفودیه

اور وہ عمل کرو جس سی خدا راضی ہو جاوی تا تمہین خدا تعالی کے نزدیک درجہ ملی اور چاہیکہ تمہین اپنی دین پر کچہہ شفقت پیدا ہو کیونکہ وہ ضعیف ہو گیا

والشیب غیر طبعی حدث من نوازل الحادثات والتکالیف المتتابعات ولینظر کل احد منکم

اور اسکی کنپٹیون مین بڑاپے کے آثار پیدا ہو گئی ہین اور یہ بڑہاپا غیر طبعی ہے جو حوادث نزلہ کے سبب اور تکالیف متواترہ کی باعث سے ظاہر ہو گیا ہی اور چاہیے

عمله ولیفتش خطراته ولیزن بضاعته التی اعدها للاخرة ولینقد دراهمه التی جمعها لذلک

کہ ہر ایک شخص اپنے عملون کو دیکہی اور اپنے دل کے خیالات کو ٹٹولے اور اپنی اُس بضاعت کو تولے جو آخرت کیلیئے تیار کی ہی اور اپنے

السفر هل هی وازنة جیدة او مغشوشة ناقصة ولا یخدع نفسه ولا یغرر بنفسه من المغشوشات

اس روپیہ کو کہرا کرے جو اس سفر کیلیئے تیار کیا ہی کیا وہ پوری وزن کا اور کہرا ہی یا کہوٹا اور کم وزن کا ہی اور چاہیکہ اپنے نفس کو دہوکا نہ دیوے

ولیتدارک قبل ذهاب الوقت ولا یقعد کالغافلین۔

اور اسکو خطرہ مین نہ ڈالے اور چاہیکہ وقت سی پہلے تدارک کری اور غافلوں کیطرح مت بیٹہا رہے

ایها الناس زکوا انفوسکم وطهروا صدورکم ولا تفرحکم جیفة الدنیا وشحومها

ای لوگو اپنے نفسون کو صاف کرو اور اپنی سینون کو پاک بناؤ اور تمہین دُنیا کا مُردار اور اُسکی چربی لبہاتے نہو

ولا یجلبکم الیها کلابها ولا تموتوا الا مسلمین مطهرین۔ ولا تتقوا لعن المخلوق فانه سهل هین

وہ خوش نکرے اور اُسکے کتے تمہین اُس گوشت کیطرف نہ کہینچین اور بجز پاک مسلمان ہونیکی حالت کے مت مرو اور خلقت کی لعنت سی مت ڈرو

واتقوا لعن اللاعن الذی یسود الوجوه لعنه ویلقی فی هوة السافلین هذا ما اوصیناکم

کیونکہ وہ سہل اور آسان ہی اور اُس خدا کی لعنت سی ڈرو جسکی لعنت مونہون کو کالا کر دیتی ہی اور نیچے گرنیوالوں کے گڑہون مین ڈالتی ہی ہماری یہ نصیحت ہے

فتذکروا ما اوصینا واشهدوا انا بلغنا والله خیر الشاهدین وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

سو اس نصیحت کو یاد رکہو اور گواہ رہو کہ ہمنے نصیحت کو پہنچا دیا اور خدا سب گواہون سی بہتر ہی اور آخری دعوت ہماری یہی ہی کہ تمام تعریفین خدا کو ہین جو عالمون کا رب ہے

اعلان

نرجو ان تتوجّه الدولة البريطانية بمراحمها العظمى الى هذا

ہم امید رکھتے ہین کہ سرکار انگریزی اپنے عظیم الشان رحم کی وجہ سے اس

الاعلان وتحملق بعدلها الى الصلّ الّذي يلدغ

اعلان کیطرف توجہ کریگی اور اس مار سیرت کو مورد نظر عتاب فرمائیگی جو اسکے خیرخواہونکو

نصحائها وينضنض نضنضة الثعبان

کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان ہلاتا ہے

يا قيصرة الهند صانك الله عن الآفات وكان لطفه معك في كل ارادات الخيرات

اے قیصرہ ہند خدا تجھہ کو آفتون سے نگہہ رکھے اور ہر یک خیر کے ارادہ مین اسکا

وحفظك عن الدواهي والحادثات جئناك مستغيثين بما اوذينا من لسان رجل وكلمه

لطف تیرے سانتہہ ہو اور خدا تجھہ کو حوادث سے بچاوے ہم مستغیث بنکر تیرے پاس آئے ہین کیونکہ ہم ایک شخص کی زبان اور

المحفظات وقد سمعنا انك تحلّيت بمحاسن الاخلاق — وتخلّيت في عدلك مما يسم

اسکے رنجدہ کلمات سے ستائے گئے ہین اور ہمنے سنا ہے کہ تو نیک خلقون سے آراستہ ہے اور اپنے عدل مین ان باتون سے خالی ہے

بالاخلاق وما زلت آخذة نفسك بالرحم والاشفاق ولا ترضى بجور الجائرين —

جن پر داغ عیب ہے اور رحم اور شفقت کو تو نے اپنے نفس کیلئے ایک خصلت لازمی ٹھرادی ہے اور ظلم کرنیوالون کے ظلم پر راضی نہیں —

هذا خُلقك ونحن مع ظلّ حمايتك نُلدغ من شرّ بعض المعادين

یہہ تیرا خلق ہے اور ہم باوجود ظلّ حمایت تیری کے بعض دشمنوں کے نیش شرارت سے نیش زدہ اور

ونعضّ من انياب العاضين۔ ويصول علينا كل ضلّ بن ضُلّ ويسبّ نبيّنا الكريم

اُن کاٹنے والوں کے دانتوں سے کاٹے جاتے ہیں اور ہر ایک ایسا شخص ہمپر حملہ کرتا ہے جسکے باپ دادوں کو کوئی نہیں پہچانتا اور ہر ایک جاہل ذلیل

كل جهول مهين۔ ويسعى أن نُعدّ من الباغين۔

ہماری نبی کریم کی اہانت کر رہا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ ہم باغیوں سے گنے جائیں ۔

واما تفصيل هذا المجمل فاعلم يا قيصرة تزاد اقبالك وبارك الله في

اور اگر اس مجمل کی تفصیل چاہو تو اے قیصرہ تیرا اقبال زیادہ ہو اور خدا تیری دنیا میں برکت دے

دُنياكِ واصلح مآلك ان رجلا من الذين ارتدوا من دين الاسلام ودخلوا في

اور تیرا انجام بھی بخیر کرے تجھے معلوم ہو کہ ایک شخص نے ایسے لوگوں میں سے جو اسلام سے نکلکر عیسائی ہو گئے ہیں

الملة النصرانية اعنى النصراني الذى يسمّى نفسه القسيس عماد الدّين الف كتابا

یعنی ایک عیسائی جو اپنے تئیں پادری عماد الدین کے نام سے موسوم کرتا ہے ایک کتاب

في هذه الايام لخدع العوام وسماه توزين الاقوال وذكر فيه بعض حالاتي بافتراء بحت

ان دنوں میں عوام کو دہوکہ دینے کے لیئے تالیف کی ہے اور اسکا نام توزین الاقوال رکھا ہے اور اسمیں ایک خالص افترا

لا اصل له وقال ان هذا الرجل رجل مفسد ومن اهل العداوت واني وجدت في طريقته

کے طور پر میرے بعض حالات لکھے ہیں اور بیان کیا ہے کہ یہہ شخص ایک مفسد آدمی اور گورنمنٹ کا دشمن ہے اور مجھے اسکے طریق چال چلن

مشيه آثار البغاوت وليس من نصحاء الدولة واتيقّن انه سيفعل كذا وكذا وانه

میں بغاوت کی نشانیاں دکھائی دیتی ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ایسے ایسے کام کرے گا اور وہ

من المخالفين۔

مخالفوں میں سے ہے۔

فالملخّص انّه حثّ الحكومت في ذلك على ايذائي ومع ذلك فرّغ اناءه

پس خلاصہ کلام یہہ ہے کہ اس شخص نے حکام کو میری ایذا کے لئے برانگیختہ کیا ہے اور ساتھ اسکے مجھے گالیاں

في سبّي وازدرائي وافرغ قذر لسانه على بعض احبائي واكثر القول في ديانتنا المقدسة

دینی اور تحقیر کرنے میں انتہا درجہ کا مبالغہ کیا کہ جو کچھہ اسکے برتن میں تھا سب باہر نکالدیا اور نیز اپنی زبان کی پلیدی میری بعض دوستوں پر ڈالی اور ہمارے

دین مقدس [illegible]

وشتم خیر الرسل صلی الله علیه وسلم وبالغ فی التوهین۔ وتکلم بکلمات ترتجف
اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دین اور توہین مین مبالغہ کیا۔ اور ایسی باتین کہین جن سے
منها القلوب وتهیج فی الافئدة الکروب وسوف نکتب قلیلاً منها ونجوب استار
دل کانپ اٹھتے ہین اور انمین بے قراریان جوش مارتی ہین اور ہم کسیوقت انمین سے کچھ تھوڑا سا لکھین گے
الجاهلین۔
اور جاہلونکے پردے پھاڑینگے

والان ننبّه الدولة العالیة مما افتری علینا وزعم کانا من اعداء الدولة
اور اب ہم گورنمنٹ عالیہ کو ان باتون کی اصل حقیقت سے مطلع کرتے ہین جو ہمپر اُسنے افترا کین اور گمان کیا
البرطانیة فلیعلم الدولة ان هذه المقالات کلها من قبیل صوغ الزور ونسج الشرور
کہ گویا ہم دولت برطانیہ کے بدخواہ ہین سو گورنمنٹ کو معلوم ہو کہ یہ تمام باتین از قبیل آرائش دروغ اور شرارت بافی ہین
ولیس فیها رائحة الصدق مثقال ذرّة وما حمله علی ذلك الا بعض المصالح الّتي
اور ایک ذرہ بھی سچائی کی بو انمین نہین اور ان باتون پر اسکو صرف اسکی بعض مصالح نے آمادہ کیا جو اس نے ان
رائی فی نفس تلك المکائد ولیسّرها اکابر القسیسین۔ والحمد لله ان کلمات المفتریات
فریبون کے اندر دیکھے ہین اور ایک یہہ بھی اسکی غرض ہے کہ تا اپنے بڑے پادریونکو خوش کرے اور شکر خدا کہ اس کے خود ساختہ کلمات
شیء لا تخفی علی الدّولة حقیقته فنحن في مأمن من شره ونری خدماتنا اللامعة للردّ
ایک ایسی چیز ہے جسکی حقیقت اس گورنمنٹ پر پوشیدہ نہین اور ہم اسکی شرارت سے امن مین ہین اور ہم اپنی روشن خدمات کو اسکی
علیها کالشهب للشیاطین۔ ولا یخفی علی الحکام طریقتي وشانی ولا امشی مواریا
باتون کے رد کرنیکے لئے ایسی دیکھتے ہین کہ جیسے شہاب ثاقب شیاطین کے دفع کرنیکے لئے اور حکام پر میرا طرز اور طریق پوشیدہ نہین اور مین آنسے چھپکے
عنهم عیاني بل الحکومة البرطانیة تعرفني وتعرف آبائي وتنظر مهیعي ومدعائي وتعرف
چلتا نہین بلکہ گورنمنٹ برطانیہ مجھے اور میرے باپ دادون کو خوب پہچانتی ہے اور میری راہ اور میری مدعا کو دیکھہ رہی ہے
اصلي ومنبعي ولا تجهل بیتي ومربعي وتعلم انا لسنا من المفسدین المعادین ولا الباغین
اور میرے اصل اور سرچشمہ کو جانتی ہے اور میرے خاندان سے بیخبر نہین اور جانتی ہے کہ ہم مفسدون اور دشمنون اور باغیون اور
الطاغین۔ وما خرجت الان من مغارة لتکون الدولة من امري فی غرارة
طاغیون مین سے نہین۔ اور مین ابھی کسی غار مین سے نہین نکلا تا کہ گورنمنٹ میرے معاملہ سے غافل ہو۔

بل الدولة علی امثالنا من المباھین — ومن توسّم اقوالنا واستشف افعالنا
بلکہ یہ گورنمنٹ ہماری جیسے خیر خواہون پر ناز کرتی ہے   اور جو شخص ہماری باتون کو بنظر غور دیکھے گا اور ہماری افعال پر

فلا تخفے علیہ اعمالنا وانا من الصادقین — والدولة تغوص الی اعماقنا ولیس علیہا
ایک عمیق نگاہ دوڑائیگا سو اسپر ہماری کارگذاریان چھپی نہین ہینگی اور ہم سچے ہین اور یہ گورنمنٹ ہماری گہراؤ تک غوطہ مار رہی ہے اور اسپر ہمارے

الخفاء — ولہا افکار عادیات لا تواھقہا وجناء اذا ما ترکض آراؤہا فی ارض مقاصدھا
امر پوشیدہ نہین — اور اس گورنمنٹ کی فکرین تیز دوڑنیوالی ہین کہ کوئی تیز اور مضبوط اونٹنی اُن کا مقابلہ نہین کرسکتی جبوقت گورنمنٹ

فتفری ادیم الارضین — وکل عقل عندہا الا عقل الدین — ونرجو ان یفتح اللہ علیہا
اپنی رایون کو مقاصد کے زمین مین دوڑاتی ہے تو وہ رائین روئے زمین کو کاٹتی ہوئی چلی جاتی ہین اور ہر ایک عقل بجز دینی عقل کے

ھذا الباب ایضًا کما فتح ابوابا اُخری واللہ ارحم الراحمین —
اس گورنمنٹ کو حاصل ہے اور ہم امید رکھتے ہین کہ یہ دروازہ بھی اُسپر کھل جائے اور خدا ارحم الراحمین ہے

ولا یخفی علی ھذہ الدولة المبارکة انا من خدّامہا ونُصحائہا ودواعی
اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہین کہ ہم قدیم سے اُسکی خدمت کرنیوالے اور اسکو ناصح اور خیر خواہ ہین

خیرہا من قدیم وجئناہا فی کل وقت بقلب صمیم وکان لابی عندہا زلفی وخطاب التحسین
اور ہر ایک وقت پر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہے ہین   اور میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تہا

ولنا لدی ھذہ الدولة ایدی الخدمة ولا نظن ان تنساہا فی حین — وکان والدی
اور اس سرکار مین ہماری خدمات نمایان ہین اور مین گمان نہین کرتا کہ یہ گورنمنٹ کبہی ان خدمات کو بہلادیگی   اور میرا والد

المیرزا غلام مرتضٰی ابن میرزا عطا محمد القادیانی من نصحاء الدولة وذوی الخلّة و
میرزا غلام مرتضٰی   ابن میرزا   عطا محمد رئیس قادیان اس گورنمنٹ کی خیرخواہون اور مخلصون مین سے تہا   اور

عندہا من ارباب القربة وکان یصدّر علی تکرمة العزة وکانت الدولة تعرفہ غایة المعرفة
اس کے نزدیک صاحب مرتبہ تہا اور صدر نشین بالین عزت سمجہا گیا تہا   اور یہ گورنمنٹ اسکو خوب پہچانتی تہی

وما کنا قط من ذوی الظنة بل ثبت اخلاصنا فی اعین الناس کلّہم وانکشف علی الحاکمین —
اور ہمپر کبہی کوئی بدگمانی نہین ہوئی بلکہ ہمارا اخلاص تمام لوگون کی نظرون مین ثابت ہوگیا اور حکام پر کہل گیا —

ولتستطلع الدولة حکّامہا الذین جاؤنا ولبثوا بیننا کیف عشنا امام اعینہم وکیف سبقنا
اور سرکار انگریزی اپنے ان حکام سے دریافت کرلیوے جو ہماری طرف آئے اور ہم مین رہے اور ہمنے انکی آنکھون کے سامنے کیسی زندگی

فی کل خدمۃ مع السابقین۔
بسر کی اور کس طرح ہم ہر ایک خدمتمین سبقت کرنیوالون کے گروہ مین رہے۔
ولا حاجۃ الی تفصیل ہذہ الحقائق فان الدولۃ البریطانیۃ مطلعۃ
اور ان حقیقتون کے مفصل بیان کرنیکی کچھہ حاجت نہین کیونکہ سرکار انگریزی ہماری مراتب خلوص
علے مراتب خلوصنا وشئون خدماتنا والاعانات التی کانت تری منا وقتا بعد
اور انواع خدمات پر اطلاع رکھتی ہے اور ان اعانتون کو جانتی ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سے ظہور مین آئین خاصکر
وقت وفی ایام فساد المفسدین۔ وتعلم الدولۃ ان ابی کیف مدہا فی حین محاربات
دہلی کے مفسدہ کے وقت مین۔ اور اس گورنمنٹ کو یہہ معلوم ہے کہ میرے والد نے کیونکر اسکو ایسے وقت مین
مشتدۃ الہبوب وفتن مشتطۃ اللہوب وانہ آتا الدولۃ خمسین خیلا مع الفوارس
مدد دی کہ جب لڑائیون کی ایک سخت آندھی چل رہی تہی اور فتنے بہڑک رہے تہے اور حد سے تجاوز کر گئے تہے سو میرے والد نے اس مفسدہ
مددا منہ فی ایام المفسدۃ وسبق السابقین فی امدادات المال عند حلول
کے دنون مین پچاس گہوڑے معہ سوار اس گورنمنٹ کو امداد کی طور پر دئے اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے امداد مین سب سے بڑھ گیا باوجودیکہ
الاہوال مع ایام العسر والاقلال وذہاب عہد الامارت الآبائیۃ وانقلاب الاحوال
زمانہ تنگی اور ناداری کا زمانہ تہا اور آبائی ریاست کا دور ختم ہوکر گردش کے دن آگئے تہے پس جو شخص ایک نظر صحیح اور
فلینظر من کان لہ نظر صحیح او قلب امین۔
دل امین رکہتا ہے اسکو چاہئے کہ سوچے ؟۔
ولم یزل کان ابی مشغوف الخدمات حتی شاخ وجاء وقت الوفات ووجب الارتحال ولو قصدنا
اور میرا باپ اسیطرح خدمات مین مشغول رہا یہانتک کہ پیرانہ سالی تک پہنچگیا اور سفر آخرت کا وقت آگیا اور اگر
ذکر خدماتہ لضاق بنا المجال وعجزنا عن التدوین۔ فالملخص ان ابی لم یزل کان شائم
ہم اسکی تمام خدمات لکھنا چاہین تو اس جگہ سما نسکین اور ہم لکھنے سے عاجز رہجائین۔ پس خلاصہ کلام یہہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے
برق الدولۃ وقائما علی الخدمۃ عند الضرورۃ حتی اعزتہ الدولۃ بمکاتیب رضاءہا وخصتہ
مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا اور عند الضرورت خدمتین بجالاتا رہا یہان تک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چہٹیات سے اسکو
فی کل وقت بعطاءہا واسمحت لہ بمواساتہا وتفضلت علیہ بمراعاتہا وحسبتہ من دوام
معزز کیا اور ہر ایک وقت اپنی عطاؤن کے ساتھ اسکو خاص فرمایا اور اسکی غمخواری فرمائی اور اسکی رعایت رکہی اور اسکو اپنے خیر خواہون

الخير ومن المخلصين۔ ثم اذا توفی ابی فقام مقامه فی هذه السير اخی المیرزا غلام قادر

اور مخلصون مین سے سمجھا۔ پھر جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتون مین اسکا قائم مقام میرا بھائی ہوا جسکا نام میرزا غلام قادر

وغمرته مواهب الدولة کما غمرت والدی وتوفی اخی بعد ابی فی بضع سنين۔ ثم بعد وفاتهما

تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اسکے شامل حال ہو گئیں جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھیں اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہو گیا

قفوت اثرهما واقتديت سيرهما وذکرت عصرهما ولکنی ما کنت ذا خصب ونعمة وسعة وثروة

پھر ان دونون کی وفات کے بعد مین انکے نقش قدم پر چلا اور انکی سیرتون کی پیروی کی اور انکے زمانہ کو یاد کیا لیکن مین صاحب مال اور

ولا ذا املاك وارضين۔ بل تبتلت الى الله بعد ارتحالهما ولحقت بقوم منقطعين۔

صاحب املاک نہین تہا بلکہ مین انکی وفات کے بعد اللہ جل شانہ کیطرف جھک گیا اور انہین جا ملا جنہون نے دنیا کا تعلق توڑ دیا

وجذبنی ربی اليه واحسن مثوای واسبغ علیّ من نعماء الدين۔ وقادنی من تدنّسات

اور میرے رب نے اپنی طرف مجھے کھینچ لیا اور مجھے نیک جگہ دی اور اپنی نعمتون کو مجھ پر کامل کیا اور مجھے دنیا کے آلودگیون اور مکروہات

الدنيا الى حظيرة قدسه واعطانی ما اعطانی وجعلنی من الملهمين المحدّثين۔

سے نکال کر اپنی مقدس جگہ مین لے آیا اور مجھے اسنے دیا جو کچھ دیا اور مجھے ملہمون اور محدثون مین سے کر دیا

فما کان عندی من مال الدنيا وخيلها وافراسها غير انی اعطيت جياد الاقلام

سو میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گھوڑے اور دنیا کے سوار تو نہین تھے بجز اس کے کہ عمدہ گھوڑے قلمون

ورزقت جواهر الکلام واعطيت من نور يؤمننی العثار ويبين لی الآثار فهذه

کے مجھکو عطا کئے گئے اور کلام کے جواہر مجھکو دئے گئے اور وہ نور مجھکو عطا ہوا جو مجھے لغزش سے بچاتا اور بد روی کے آثار مجھ پر

الدولة الالهية السماوية قد اغنتنی وجبرت عيلتی واضاءتنی ونورت ليلتی وادخلتنی

ظاہر کرتا ہے پس اس الہی اور آسمانی دولت نے مجھے غنی کر دیا اور میری افلاس کا تدارک کیا اور مجھے روشن کیا اور میری رات کو منور کر دیا اور مجھے

فی المنعمين۔ فقصدت ان اعين الدولة البرطانية بهذا المال وان لم يکن لی

منعمون مین داخل کیا سو مینے چاہا کہ اس مال کے ساتھ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کرون اگرچہ میرے پاس

من الدراهم والخيل والبغال وما کنت من المتمولين۔

روپیہ اور گھوڑے اور خچرین تو نہین اور نہ مین مالدار ہون۔

فقمت لامدادها بقلمی ويدی وکان الله فی مددی وعاهدت الله تعالى

سو مین اسکی مدد کیلئے اپنی قلم اور ہاتھ سے اٹھا اور خدا میری مدد پر تھا اور مینے اسی زمانہ سے خدا تعالی سے یہ عہد کیا

مُنذ ذلك العهد ان لا أؤلف كتاباً مبسوطاً من بعد الا واذكر فيه ذكر احسانات

کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اسکے تالیف نہین کرونگا جو اسمین احسانات قیصرہ ہند کا ذکر ہو اور نیز اُسکے ان

قیصرة الهند وذکر مننها التی وجب شکرها علی المسلمین ومع ذلك کان فی خاطری

تمام احسانون کا ذکر ہو جن کا شکر مسلمانون پر واجب ہے اور باوجود اسکے میرے دل مین یہہ بھی تہا کہ مین

اَن ادعوا القیصرة المکرمة الی الاسلام واهدیها الی الربّ الذي هو خالق

قیصرہ مکرمہ کو دعوت اسلام کرون اور اُس ربّ کیطرف اُسکو رہنمائی کرون جو درحقیقت مخلوقات کا رب ہے کیونکہ

الانام فانّها احسنتْ الینا والیٰ اٰباءنا وما کان جزاء الاحسان الا ان ندعولها فی

اُس کا احسان ہم پر اور ہمارے باپ دادون پر ہے اور احسان کا عوض بجز اسکے اور کچہہ نہین کہ ہم اُس کی

الدنیا دعاء الخیر والاقبال وفوز المرام ونسئل الله لعقباها ان ترزق توحید

دُنیا کی خیر اور اقبال کے لئے دعا کرین اور اُسکی عقبیٰ کے لئے خدا تعالیٰ سے یہ مانگین کہ اسلامی توحید

الاسلام وتنتهج سبل الحق وتؤمن بعظمة الملیك العلام وتعرف الرب الذی احد صمد ما ولد وما

کی راہ اُس کے نصیب کرے اور حق کی راہون پر چلے اور اُس بادشاہ کی بزرگی کی قائل ہو جو غیب کی باتین جانتا ہے اور اُس رب کو پہچانے

وُلد وتعطیٰ نعماء ابد الآبدین

جو اکیلا اور تمام مخلوق کا مرجع اور نہ مولود اور نہ والد ہے اور اُسکو ابدی نعمتین ملین ۔

فالّفتُ کتبا وحرّرت فی کل کتاب ان الدولة البریطانیة محسنة الی مسلمی

سو مینے کئی کتابین تالیف کین اور ہر یک کتاب مین مینے لکہا کہ دولت برطانیہ مسلمانون کی محسن ہے اور مسلمانون کی اولاد

الهند وتنتجعها ذراری المسلمین ۔ فلا یجوز لاحد منهم ان یخرج علیها ویسطو کالعاصین

کی ذریعہ معاش ہے پس کسیکو اُنمین سے جائز نہین جو اُس پر خروج کرے اور باغیون کی طرح اُسپر حملہ آور ہو

العاصین ۔ بل وجب علیهم شکر هذه الدولة واطاعتها فی المعروف فانها تحمی دمائهم

بلکہ اُن پر اِس گورنمنٹ کا شکر واجب ہے اور اُسکی اطاعت ضروری ہے کیونکہ یہ گورنمنٹ مسلمانون کے خونون اور

واموالهم وتحفظهم من سطوة کل ظالم وقد نجّتنا من انواع الکروب وارتجاف القلوب

مالون کی حمائت کرتی ہے اور ہر یک ظالم کے حملہ سے اُنکو بچاتی ہے اور درحقیقت ہمین اُسی نے بیقراریون اور دل کے لرزون سے

فان لم نشکر فکنا ظالمین ۔ فالشکر واجب علینا دینا ودیانتا ومن لا یشکر الناس

بچایا سو اگر شکر نکرین تو ظالم ٹہرین گے ۔ پس شکر ہمپر از روے دین و دیانت کے واجب ہے اور جو شخص آدمیون کا شکر نہین کرتا

ما شكر الله والله يحب المقسطين - وانا لن ننسى اياما وازمنة مضت علينا قبلها

اُسنے خدا کا بھی شکر نہین کیا اور خدا اُنہین کو دوست رکھتا ہے جو طریق انصاف پر چلتے ہین اور ہم اُن دنون اور اُن زمانون کو بہول نہین

ووالله ما كان لنا امن فيها الى دقيقتين فضلا عن يوم او يومين وكنا نمسي ونصبح متخوفين

گئے جو اس گورنمنٹ سے پہلے ہمپر گذرے اور بخدا ہمین اُن وقتون مین دو منٹ بھی امن نہین تہا چہ جائیکہ ایکدن یا دو دن ہو اور ہم ڈرتے ڈرتے شام کرتے اور صبح کرتے تہے

فاشعت تلك الكتب المحتوية على تلك المضامين فى كل ديار وفي

سو مینے اس مضمون کی کتابونکو شائع کیا ہے اور تمام ملکون اور تمام لوگونمین انکو شہرت دی ہے اور ان کتابونکو

الناس اجمعين - وارسلتها الى ديار بعيدة من العرب والعجم وغيرها لعل الطبائع الزائغة

یعنی دور دور کی ولایتون میں بہیجا ہے جنمین سے عرب اور عجم اور دوسرے ملک ہین تا کہ کج طبیعتیں ان نصیحتون سے

تكون مستقيمة بمواعظها ولعلها تكون صالحة لشكر الدولة وامتثالها وتقل غوائل

براہ راست آجائین اور تا کہ وہ طبیعتین اس گورنمنٹ کا شکر کرنے اور اسکی فرمانبرداری کے لئے صلاحیت پیدا کرین اور

المفسدين - ولعلهم يعلمون ان هذه الدولة محسنة اليهم فيحبونها طائعين - هذا

مفسدون کی بلائین کم ہو جائین اور تا کہ وہ لوگ جانین کہ یہ گورنمنٹ انکی محسن ہے اور محبت سے اسکی اطاعت کرین - یہہ میرا کام

عملي وهذه خدمتي والله يعلم نيّتي وهو خير المحاسبين - وما فعلت ذلك خوفا من هذه

اور یہہ میری خدمت ہے اور خدا میری نیت کو جانتا ہے اور وہ سب سے بہتر محاسبہ نیوالا ہے اور مینے یہ کام گورنمنٹ سے ڈرکر نہین کیا اور اسکے

الدولة او طمعا فى انعامها واكرامها ان فعلت الا لله وامتثالا لامر خاتم النبيين - فان

کسی انعام کا امیدوار ہوکر کیا ہے بلکہ یہ کام محض خدا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کیا ہے کیونکہ ہمارے

نبيّنا وسيّدنا ومولانا حبيب الله وخليله محمّد المصطفى صلعم قد امرنا ان نثنى على

نبی اور ہمارے سردار اور ہمارے مولا نے جو خدا کا پیارا اور اس کا دوست محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہے ہمین یہ حکم دیا ہے کہ ہم انکی تعریف

المنعمين ونشكر المحسنين - فلاجل ذلك شكرتها ونصرتها ما استطعت وبثثت منتها

کرین جنکی ہم نعمت پروردہ ہین اور اُنکا ہم شکر کرین جنسے ہمین نیکی پہنچی ہو پس اسیوجہ سے مینے اِس گورنمنٹ کا شکر کیا اور جہانتک بن پڑا اسکی مدد کی

واشعتها فى كل بلدة من ملكنا المعلوم الى بلاد العرب والروم وحثثت الناس على طاعتها

اور اُس کے احسانون کو ملک ہند سے بلاد عرب اور روم تک شایع کیا اور لوگون کو اُٹھایا کہ تا اسکی فرمانبرداری کرین

ومن كان فى شك فليرجع الى كتابى البراهين - وان لم يكف لشكه فلينظر كتابى التبليغ

اور جسکو شک ہو وہ میری کتاب براہین احمدیہ کی طرف رجوع کرے اور اگر وہ اسکی شک کے دور کرنیکے لئے کافی نہ ہو تو پہر میری کتاب تبلیغ کا مطالعہ

وان لم يطمئن فليقرء كتابي الحمامة وان بقي معه ذالك شك فليفكر في كتابي الشهادة

اور اگر اس سے بھی مطمئن نہ ہو تو پھر میری کتاب حمامۃ البشریٰ کو پڑھے اور اگر پھر بھی کچھ شک رہ جائے تو پھر میری کتاب شہادۃ القرآن میں

وليس حرام عليه ان ينظر في هذه الرسالة ايضًا ليتضح عليه كيف علنت بصوت عالٍ في

غور کرے اور اس پر حرام نہیں ہے جو اس رسالہ کو بھی دیکھے تا کہ اس پر کھل جائے کہ میں نے کیونکر بلند آواز سے کہدیا ہے کہ اس گورنمنٹ سے

منع الجهاد والخروج على هذه الدولة وتخطية المجاهدين —

جہاد حرام ہے اور جو لوگ ایسا خیال رکھتے ہیں وہ خطا پر ہیں —

فلو كنت عدوًا لهذه الدولة لفعلت فعلًا خلاف ذلك وما ارسلت

پس اگر میں اس گورنمنٹ کا دشمن ہوتا تو میں ایسے کام کرتا جو میری اس کارروائی کے مخالف ہوتے اور یہ کتابیں

هذه الكتب في هذه الاشتهارات الى ديار العرب وبلاد اسلامية وما قدمت قدمي

اور یہ اشتہار بلاد عرب اور تمام بلاد اسلامیہ کی طرف روانہ نہ کرتا اور ان نصیحتوں کیلئے آگے قدم

لهذه النصائح فانظروا يا اولي الابصار لم فعلت هذه الافعال ولم ارسلت هذه الكتب التي

نہ اٹھاتا۔ پس اے آنکھوں والو! تم سوچو کہ میں نے یہ کام کیوں کئے اور کیوں یہ کتابیں جنہیں جہاد کی سخت

فيها منع شديد من الجهاد لهذه الدولة في ديار العرب في غيرها من البلاد أكنت ارجو

ممانعت لکھی ہے ملک عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھیجیں کیا میں ان تحریروں سے

انعامًا من سكان تلك البلاد او كنت اعلم انهم يرضون عني بسماع تلك الكلمات ويزيدون

ان لوگوں کے انعام کی امید رکھتا تھا یا میں یہ جانتا تھا کہ وہ ان باتوں سے مجھ سے خوش ہو جائیں گے اور دوستی

في الاخوة والاتحاد فان لم يكن لي غرض من هذه الاغراض بل كانت النتيجة البديهة سخط القوم

اور برادری میں ترقی کرینگے سو اگر ان غرضوں میں سے کوئی غرض نہیں تھی بلکہ کھلا کھلا نتیجہ قوم کی ناراضگی تھی اور ان کی

وغضبهم عليّ وطعنهم بالالسنة الحداد فبعده اي شيء حملني على ذلك أكانت لنفسي فائدة اخرى

تیز زبانی کے ساتھ طعن تھے سو اسکے بعد کس غرض نے مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا کیا میرے لئے اُن کتابوں کی

ارسال تلك الكتب الى ديار ليست داخلة تحت الحكومة البريطانية بل هي ممالك الاسلام

ایسے ملکوں میں بھیجنے میں جو حکومت انگریزی میں داخل نہیں تھے بلکہ وہ اسلامی ملک تھے اور انکے

ولهم خيالات دون ذلك لما لا يخفى على الخواص والعوام فان كانت فائدة مخفية فليبين لي

خیال بھی اور تھے کچھ اور فائدہ تھا اور اگر کوئی فائدہ پوشیدہ تھا تو ایسا شخص جو میرے پر بدظن رکھتا اور اعتراض کرتا ہے وہ اس فائدہ کو بیان کرے

من کان من المرتابین والمعترضین علیّ اِن کان من الصادقین حاشا ما کانت فائدۃ من
اگر وہ سچا ہے تو سمجھو کہ بجز اظہار حق کے کوئی فائدہ نہیں تھا
غیر اظہار الحق بل انی سمعت ان اقوالی ھذہ قد احفظت بعض العلماء وکفرونی کالجھلاء
بلکہ مینے سنا ہے کہ یہ میری باتین اور یہ تحریرین بعض علماء کے غضبناک ہونے کا موجب ہوئین اور جہالت سے
فما بالیتھم بعد تفھم الحق وانکشاف طرق الاھتداء ورئیت ان ھذا ھو الحق فبینتہا ولو کان
مجھے کافر ٹھرایا سو مینے حق کے سمجھنے کے بعد اور ہدایت کا رستہ کھلنے کے پیچھے انکی کچھ بھی پروانہ کی اور مینے دیکھا کہ یہی حق ہے سو مینے بیان
قومی کارھین۔ فاذا ثبت خلوصی الی ھذا المقدار وبرھنت علیہ بقدرٍ کافٍ
کردیا اگرچہ میری قوم کراہت کرتی رہی ۔پس جبکہ میرا خلوص اس گورنمنٹ سے اسقدر ثابت ہوا اور مینے اس قدر دلایل سے اسکو ثابت کردیا
لاولی الابصار فمن یظن ظن السوء فی امری بعد الا الذی خبث عرقہ کالفجار
جو دانشمندون کے لئے کافی ہین پس جو شخص اسکے بعد میرے پر بدگمانی کرے ایسا آدمی بجز ناپاک فطرت اور بجز ایسے شخص کے جسکی
وتدرّب بالشرّ واللذع والابر وسیر الاشرار وترک سیر الصالحین۔
عادت مین نیشزنی اور شرارت داخل ہے اور کون ہو در حقیقت یہ اسی کا کام ہے جو شرارت کو پسند کرتا اور نیکبختی کی راہ کو چھوڑتا ہے۔
وما کان تالیفی فی العربیۃ الا لمثل ھذہ الاغراض العظیمۃ ولم یخل
اور میرا عربی کتابون کا تالیف کرنا تو انہین عظیم الشان غرضون کے لئے تھا اور میری کتابین عرب
تنتاب العربیین کتبی حتّے رئیت فیھم اثار التاثیر وجاءنی بعض منھم وراسلنی بعض
کے لوگون کو برابر پے درپے پہنچتی رہین یہانتک کہ مینے انہین تاثیر کے نشان پائے اور بعض عرب میرے پاس
وبعضھم ھجوّا وبعضھم صلحوا ودوا فقوا کالمسترشدین۔
آئے اور بعضون نے خط وکتابت کی اور بعضون نے بدگوئی کی اور بعض صلاحیت پر آگئے اور موافق ہوگئے جیسا کہ حق کے طالبونکا کام ہے۔
وانی صرفت زمانا طویلا فی ھذہ الامدادات حتی مضت علیّ احدی
اور مینے ان امدادون مین ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے یہان تک کہ گیارہ برس انہین اشاعتون مین
عشر سنۃ فی شغل الاشاعات وما کنت من القاصرین۔ فلی انّ ادعی التفرد فی
گذر گئے اور مینے کچھ کوتاہی نہین کی پس مین یہ دعوی کرسکتا ہون کہ مین ان
ھذہ الخدمات ولی ان اقول انی وحید فی ھذہ التائیدات ولی ان اقول انی
خدمات مین یکتا ہون اور مین کہہ سکتا ہون کہ مین ان تائیدات مین یگانہ ہون اور مین کہہ سکتا ہون کہ مین

حرزلها وحصن حافظ من الافات وبشرنی ربی وقال ما کان الله لیعذبهم وانت
اس گورنمنٹ کیلئے بطور ایک تعویذ کے ہون اور بطور ایک پناہ کے ہون جو آفتون سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ
فیهم فلیس للدولة نظیری ومثیلی فی نصری وعونی وستعلم الدولة ان کانت
کہ خدا ایسا نہین کہ انکو دکھہ پہنچاوے اور تو انمین ہو پس اس گورنمنٹ کی خیرخواہی اور مدد مین کوئی دوسرا شخص میری نظیر
من المتوسّمین -
اور مثیل نہین اور عنقریب یہ گورنمنٹ جان لیگی اگر مردم شناسی کا اسمین مادہ ہے -
واما الذین دخلوا فی الملة النصرانیة تارکین دین الاسلام وباعدین
مگر وہ لوگ جو عیسائی دین مین داخل ہوئے اور دین اسلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا سو ہم انکو ایسے
عن ظل خیر الانام فما نجدهم قائمین لخدمة الدولة والمخلصین لهذه الحضرة بل نجدهم
نہین دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہون یا مخلص ہون بلکہ ہم تو دیکھتے ہین کہ وہ مداہنہ
مداهنین منافقین - وما دخلوا اکثرهم فی دینهم الا لیستطبوا لوجع الجوع ولیفعموا
اور نفاق سے زندگی بسر کرتے ہین - اور اکثر لوگ دین عیسائی مین محض اسی لئے داخل ہوئے ہین تا اپنی دردِ گرسنگی کا علاج
کاس الولوع فسیتشرون ذات بکرة اذا رأوا انهم اخرجوا من روض الرتوع ویعجبون
کرین اور اپنے حرص کے پیالون کو لبالب بھر دین سو کسی صبح یہ لوگ تتّر بتّر ہو جائین گے جبکہ دیکھین گے کہ چراگاہ
الناس من وشك الرجوع ونحن نراهم منذ اعوام مناجین للاخفار کاللئام ولا نجد فیهم
سے نکالے گئے اور لوگون کو اپنے جلد پھرنے سے تعجب مین ڈالین گے اور ہم تو انکو کئی برسون سے دیکھ رہے ہین
شیئا من الاوصاف الا عشق الصّحف والصحاف والف الجیفة کالغداف وما نجدهم
کہ وہ اپنا مذہبی قول و اقرار توڑنے کو تیار ہین اور ہم انمین بجز اسکے کوئی خوبی نہین پاتے کہ وہ شراب اور خوش مزہ کہانے کے پیالون
الا مترفین - وستعلم الدولة البریطانیة کم منهم من المخلصین الصادقین - والله انا
مین بھرے ہوئے ہون عاشق ہین اور دنیا کے مردار ایسے دوست ہین جیسے کوا اور ہم انکو جانتے ہین کہ دنیاوی نعمتون نے انکو بہراہ کر دیا، اور عنقریب گورنمنٹ
نشاهد باعیننا ان اکثرهم قد خرجوا من الاسلام ودخلوا فی النصاری من التکالیف
انگریزی جان لیگی کہ کسقدر انمین مخلص صادق ہین - اور بخدا ہم اپنی آنکھون سے مشاہدہ کر رہے ہین کہ اکثر انمین سے محض تکالیف نفسانیہ
النفسانیه واثقال الدین ولهب الاجوفین وکان المسلمون مطلعین علی عرّهم وشرّهم
اور قرض کے بوجھ اور پیٹ اور عضو نہانی کی سوزشون کی وجہ سے اسلام سے خارج اور نصاریٰ مین داخل ہوئے

فما بالوهم لاطلاعهم على سبب مفرّهم فتوجهت هذه الطائفة الى قسّيسين بما رأوا نصيبهم

ہوئے اور مسلمان لوگ اُنکی حرص کی خارش اور انکی شرارتوں سے مطلع تھے پس اُنہوں نے کچھ پروا نہ کی سو یہ لوگ پادریوں کیطرف متوجہ

اقبالهم وزينة دنياهم وكثرت مالهم وملك معدّ وجدهم غافلين من مقاصدهم محقّي وحسبوا ديار بقعة النوى

ہوئے کیونکہ انہوں نے انکے اقبال کی چمک دیکھی اور انکی زینت دنیا اور کثرت مال کا ملاحظہ کیا اور با اینہمہ انکو اپنے اصلی مقاصد سے غافل پایا

فتمائلوا عليها خادعين - وما كان لمسلمي ديارنا ان يربوا تلك الكسالى ويكفلوهم في

ایسا کہ جیسے احمق ہوتے ہیں اور اُنہوں نے گرجاؤں کو ایک بیوقوف لوگوں کا مکان سمجھ لیا سو دہ انکی طرف دھوکا دینے کی نیت سے جھک پڑے اور ہمارے ملک کے

مآكلهم ومشاربهم وملبوسهم ويتركوهم معذورين مستريحين كالحبالى ويحملوا نفقاتهم

مسلمان ایسے سست اور کاہل لوگوں کی پرورش نہیں کر سکتے تھے اور یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ اُنکے کھانے پینے اور پہننے کے مصارف اپنے ذمہ اُٹھالیں اور انکو

على انفسهم ويتركوهم ليأكلوا ويتمتعوا فارغين - فان المسلمين قوم ضعفاء معسرين

حملدار عورتوں کیطرح معذور سمجھ کر آرام کرنے دیں اور تمام خرچ اُنکا اپنے ذمہ کر لیں اور ان کو صرف کھانے پینے کیلئے فارغ چھوڑ دیں کیونکہ مسلمان

ولا يفضل عنهم ما يصرفون الى غيرهم فمن اين وكيف يفعمون وعاء البطالين - فلما رأوا ان

ایک ناتوان اور تنگدست قوم ہے اور اُنکے مالوں میں اسقدر بچت نہیں ہوتی جو کسی دوسری کو دیں پھر کہاں سے اور کیونکر نکمی لوگوں کے برتن بھر سکیں مرتد عیسائیوں

اهل الاسلام لا يحملون اثقالهم ولا يبالون اقلالهم توجهوا الى قسّيسين مصطادين -

نے جب دیکھا کہ مسلمان اُن کے بوجھوں کو اُٹھا نہیں سکتے اور فقر و فاقہ کی پروا نہیں رکھتے تو شکار ڈھونڈتے ہوئے پادریوں کیطرف دوڑ کر

فاجتمعوا فى الكنائس من داء الذئب والخوى المذيب طمعا فى اموالهم و

یسو گرجاؤں میں بہو کہہ کبوجہ سے جو گلاتی جاتی تھی جمع ہوئے اور یہ سب کچھ انکے مالوں

طمعا للاقبالهم واخذوا يبسّرونهم باغلاط الكلام فى شأن خير الانام ويطرفون فى

کی لالچ اور اُنکے اقبال پر نظر دوڑانے سے ظہور میں آیا اور پھر اُنہوں نے شروع کیا کہ آنحضرت خیر الانام کے حق میں سخت اور نہایت درشت

التوهينات واختراع الاعتراضات ليروهم انهم متنفرين من الاسلام وفى التنصر متشددين

کلمے استعمال کرکے پادریوں کو خوش کرتے اور نئے نئی قسم کی اہانتیں اور اختراع اور اعتراض انکی لئے بناتے تا کہ انکو دکھلا دیں کہ وہ

وليحصل لهم قربتهم بوسيلتها وليقضوا اوطارهم بتوسطها ويكونوا فى اعينهم صالحين

اسلام سے متنفر اور عیسائی مذہب میں پکے ہیں اور تا کہ ان بے ادبی کی باتوں سے انکی خاص مصاحب بنجائیں اور انکی توسط سے اپنی حاجتیں

متصلّين وكذلك صابت سهامهم وحصل مرامهم فترى كيف صطادوا اكابرهم

پوری کریں اور انکی آنکھوں میں پرہیزگار اور صالح دکھائی دیں اسیطرح ان مرتدوں کے تیر نشانوں پر لگے اور انکی مرادیں بر آئیں پس تو دیکھتا ہے کہ کیونکر

وهبوا اموالهم وختلوا جهالهم فاحبوهم واحسنوا اليهم كانهم فوج المتقين۔ وفرضوا لهم
اور کیونکر اُنکے جاہلون کو دہوکے دیئے سو وہ ان سے پیار کرنے لگے اور انپر احسان کئے گویا یہ ایک پرہیزگارونکی فوج ہے اور ان کے لئے
فی صدقاتهم حصّةً وجعلوا لهم وظائف فياخذ كل احد منها ويا كلها بطالا ضجعة نومة
اپنے خیراتی مالون مین حصے ٹہرادئے اور وظیفے مقرر کردئے پس ہر ایک کرشتان اُن مین سے لیتاہے اور محض نکما لیٹے سوتے اس مال
وترى هم كيف يبتخترون بالارتداد كتبختر المطلق من الاسار ويهتزون هزة المو سر
کو کہاتاہے اور تو دیکہتاہے کہ کیونکر مرتد ہونیکی حالتمین وہ لٹکتے پہرتے ہین جیسے قیدی قید چہوڑکر لٹکتا ہوا چلتاہے اور ایسی خوشی کررہے ہین جیسے
بعد الاعسار ويتلفون اموال الناس متنعمين۔ فليت شعري لو بُنيت من هذه
وہ شخص خوش ہوتاہے جو تنگی کے بعد فراخی دیکہتاہے اور لوگون کا مال عیاشی مین اُڑارہے ہین۔ کاش اس مال سے جو ناپاک لوگون کی عیاشی کے لئے
الاموال التى تسكب كالماء فى تنعمات السفهاء جسر للعابرين او خان للمسافرين
پانی کیطرح بہایا جاتاہے کوئی پُل دریا کے عبور کرنیوالون کے لئے بنایا جاتا یا مسافرون کے لئے کوئی سرا بنایا
لكان خيرًا واولى وانفع للناس من ان يُبذل على هذه الطائفة مظاهر الخناس التى
کیجاتی سے تو بہت ہی مناسب اور بہتر اور خلق اللہ کے نفع کا موجب تہا بنسبت اسکے کہ اس طائفہ شیطان کے اوتار پر یہ مال
اتلفت نفائس اموال الناس فى الخضم والقضم وما مسّهم فكر الدنيا ولا فكر الاخرة
خرچ ہوتا ایسا طائفہ جسنے کہانے چبانے مین لوگون کے نفیس اور عمدہ مالون کو ناحق کہودیا اور انکو دنیا اور آخرت کا فکر
وما اخرجهم من الاسلام الا اسباب معدودة واكبرها كثرة الحمق وقلة التدبر ثم معد ذلك
چہو بہی نہین گیا اور اُن کے دین اسلام سے مرتد ہونیکا بڑا باعث کثرت حمق اور قلت تدبر ہے اور پہر باوجود اس کے
سبب ارتداد الاكثر منهم اضطرام الاحشاء والاضطرار الى العشاء وشح مطائب الطعام
انہین اکثر مرتد ہونیکا سبب بہوک کی اگ کا بہڑک اُٹہنا ہے اور رات کی روٹی کے لئے بیقرار ہونا اور اچہے اچہے کہانون کے
وحوص كاس المدام والرغبة فى الغيد والتوق الى الاغاريد والميل الى معادات الغادات
لالچ اور شراب کی حرص اور نازک اندام عورتون کی رغبت اور سرود کے شوق اور لطیف بدن عورتون کو دیکہنے کیلئے صبح کو جانا اور گانے بجانے
ومقاانات القينات وغيرها من الهنات۔ فسقطوا لاجل ذلك على الدنيا بالقلب
والی عورتون سے میل ملاپ رکہنا اور ایسا ہی اور بری خصلتین پس وہ اسی سبب سے لالچ سے بہرے ہوئے دل کے ساتہہ دُنیا پر گرے جیسے
الشحيح كالذباب على المخاط والقيح وكانوا من العقبى غافلين۔ ما بقى لهم شغل من غير شرب
مکہی پیپ اور رینٹھ پر گرتی ہے اور عاقبت سے بالکل غافل رہے اور انکو بجز اسکے اور کوئی شغل نہین رہا کہ شراب پیوین

الصهباء واسبال ثیاب الخیلاء واکل الخبز السمید وملاء قرب البطون بکاس النبیذ
اور ناز نخرے کے ساتھ لٹکتے ہوئے کپڑے پہنیں اور میدہ کی روٹی کہاوین اور پیٹ کی مشک کو شراب کے پیالون سے
وتوهین المقدسین - اری المدام سکنهم والغبوق خدنهم والبطن دینهم ونسوا
ساتھ بہرین اور پاک لوگون کی توہین کرتے رہین مین دیکھتا ہون کہ دوست آرام وہ انکا خمر ہے اور آدہی رات کی شراب انکا دلی اور انکا دین
عظمة الله مجترئین -
یار ہے اور پیٹ انکا دین ہے اور انہون نے خداتعالی کی عظمتون کو دلیری سے بہلا دیا ہے -
لا تحامی لسنهم من الزور والدجل والمین ولا یتقون درن الکذب والشین
انکی زبانین جہوٹ اور دجالیت اور دروغگوئی سے پرہیز نہین کرتین اور نہ دروغ گوئی کے میل سے بچنا چاہتے ہین -
هذه اعمالهم ثم یسبون المعصومین - نسوا الاخرة وفرغوا من همها بما غرهم
یہ انکے عمل ہین پہر معصومون کو گالیان نکالتے ہین آخرت کو بہلا دیا اور کفارہ کے دہوکے سے معاد کی فکر سے فارغ
الکفارة وغلبت علیهم النفس الامارة یاکلون ما یشاؤن ویقولون ما یریدون لا یعرفون
ہو بیٹھے اور نفس امارہ انپر غالب آگیا جو چاہتے ہین کہاتے ہین اور جو دل مین آتا ہے بول اٹھتے ہین انصاف کی
اوصاف الانصاف ویرتضعون اخلاف الخلاف وما حملهم علی ذلک الا النفس التی
صفتون سے ناشناسا اور مخالفت کی چہاتیان کا دودہ پی رہے ہین اور اس مخالفت پر کسی اور بات نے انکو آمادہ نہین
کانت خلیع الرسن مدید الوسن فمالوا عن الحق الی الباطل وترکوا اصحاب الیمین
کیا بجز ان کے نفس کے جو کھلی رسی والا اور دراز خواب والا ہے سو وہ حق کو چہوڑ کر باطل کیطرف جہک گئے اور داہنی ہاتہ کیطرف والون کو
لم لا ینهاهم اکابرهم عن المنکرات ولم لا یمنعونهم من نقل الخطوات الی خطط الخطیات
چہوڑ دیا سو انکے اکابر کیون انکو بری باتون سے منع نہین کرتے اور کیون انکو گناہون کیطرف قدم اٹہانے سے منع نہین فرماتے اور کیون انکو
ولم یترکونهم فارغین - فعندی من الواجبات ان تکتب علیهم خدمات تناسب قوم
فارغ بیٹھا رکھا ہے سو میرے نزدیک واجبات سے ہے کہ کچھ ایسی خدمات انپر مقرر کیجائین جو قوم اور پیشہ کے لحاظ سے انکے
کل احد وحرفة کل احد فلیعط للنجار فاسا وللطارق النقائش منبجا جرفاسا وللحجام
مناسب حال ہون پس چاہئے کہ نجار کو تو تیشہ دیا جاوے اور دہنے کے لئے ایک مضبوط دبنکی (پیجن) اور نائی کو
مشرطا وموسی وللعصار معصرة عظمی الکی یشتغل کل احد منهم بما هو اهله ویمتنع
نشتر اور استرا اور تیلی کو ایک بڑا ساکولہو سپرد ہو تا کہ ہر ایک شخص انمین سے اس کام مین مشغول ہو جاوے جسکا وہ اہل ہے

من كل فضولٍ ولغوٍ وتاثيم ولكي يستريح الخلق من شرهم وعباد الله من اذاهم وفي ذلك
اور تاکہ اس انتظام سے ہر ایک اُنمین سے فضول گوئی اور بیہودہ اور گناہ کی باتون سے رک جائے تا کہ خلق اللہ اور خدا تعالی کے بندون کو

نفع عظيم لاكابرهم المغبونين۔
اُنکی شرارت اور ایذا سے راحت حاصل ہو اور اس انتظام مین اُنکے اکابر کو جو زیان رسیدہ ہین بہت ہی نفع ہے۔

واما هذا الرجل الذي صال عليّ فما صال الا لحاجةٍ الجائته
اور یہ آدمی جسنے مجھہ پر حملہ کیا سو اُسنے صرف اُس اضطرار کیوجہ سے حملہ کیا ہے جو اُسکو پیش آئے

الى ذلك وهو انه عجز عن جواب سوالاتٍ قد اوردناها عليه وعلى رفقائه في مباحثةٍ
اور وہ یہہ ہے کہ وہ اُن سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہو گیا جو ہمنے ایک مباحثہ مین جو انمین اور ہم مین تہا

كانت بيننا وبينهم وتبيّن انهم على الباطل وفي ضلال مبين۔ فتندم غاية التندم
اُسپر اور اُسکے رفیقون پر کئے تہے اور کھل گیا کہ وہ لوگ باطل اور کہلی کہلی گمراہی مین ہین۔ پس یہ شخص نہایت ہی شرمندہ ہوا اور

واضطرم كمذبوح واعتاص الامر عليه فما رأى طريقا يرضى به قومه الا طريق البهتانات
ایسا بیقرار ہوا جیسا کہ کوئی ذبح کیا جاتا ہے اور اُسپر کام مشکل ہو گیا پس اُسکو کوئی ایسا راہ نہ مل سکا جس سے وہ اپنی قوم کو راضی کر سکتا مگر

فاختاره ليستر عواره بتلك المفتريات فاشرب في قلبه ان يستمد بوشاية من اهل الحكومة
ایک بہتان کا طریق کہلا تہا سو اُسکو اُسنے اختیار کر لیا تا وہ اُن مفتریات سے اپنی پردہ پوشی کرے سو اُسکے دل مین یہہ خیال رچ گیا کہ سرکار انگریزی
(دروغ آراستہ ۱۲)

والولاية ويريش بكلمات الشر نبل السعاية لعلهم يصلبونني او يقتلونني ويعلوا امر قوم
کے حکام اور اہل حکومت سے بذریعہ اپنی جہوٹی مخبری کے اس کام مین مدد لیوے اور اپنی سخن چینی کے تیر سے شرارت کی باتون کو

منتصرين۔ فمنشاء تحريراته هذه الخطرات المنسوجات لا غيرها وما اختار هذا
پر لگا دے تا کہ حکام مجہہ کو پہانسی دیدین یا قتل کر دین اور اسطرح سے یہ شاید لوگ غالب آجائین۔ سو اصل موجب اسکی تحریرات کا یہ دلی منصوبے ہین کوئی اور سبب نہین اور اسنے

الا لعدم علمه بمراحم الدولة علينا وحقوق مخزونة لديها ولدينا وقد تهادينا باموز
اس راہ کو محض اس سبب سے اختیار کیا ہے کہ اسکو معلوم نہین کہ اس گورنمنٹ کی کیسی مہربانیان ہمپر ہین اور کیسی باہمی حق اُنکے پاس اور ہماری پاس مین اور ہمنے

تزيد الوفاق وتخرج من القلوب النفاق فليس على سماءنا الغمام ليعزوه الى ظلام النمام
(ابر)
ایسے امور ایکدوسرے کو بطور ہدیہ دئے ہین جو موافقت کو زیادہ کرتے ہین اور نفاق کو دور کرتے ہین سو ہمارے آسمان پر کوئی بادل نہین تا کوئی نکتہ چین اسکو

وليس في كنانتنا مرماة واحدة لمخاف المناضلين۔ وما رأى هذا المتجنّي الغبيّ ان الدولة
اندہیری کیطرف منسوب کرے اور ہمارے ترکش مین صرف ایک ہی تیر نہین تا ہم مخالف تیر اندازون سے ڈرین۔ اور اس خطاجو غبی نے یہ بھی نہ سوچا کہ سرکار انگریزی

البرطانية فهيمة مدبرة تعرف كل كلمة وما تحتها وتفهم كل افتراء واهله ولا تتبع راي
ایک فہیم اور مدبّر گورنمنٹ ہے ایسی کہ ہر یک کلمہ کو اور جو کچھ اُسکے نیچے ہے پہچان لیتی ہے اور ہر یک افترا اور اسکے اہل کو سمجھ جاتی ہے
كل قتّات ضنين۔ فما كان لاحد ان يدلّی بغرور هذه الدولة او يخدعها فانها تعرف
اور ہر یک نکتہ چین بخیل کی رائے کے پیچھے نہیں لگ جاتی پس کوئی شخص اس گورنمنٹ کو دہوکہ اور فریب نہیں دے سکتا کیونکہ وہ
الخائن القتات والدخل الكاذب المفتلت ولا تشتعل كالمخدوعين۔ بل تهجم عقابها على
خیانت پیشہ نکتہ چین کو اور ایسے کو جو دخل بیجا دینے والا جھوٹا اور جھوٹی مخبری کرنیوالا ہو خوب پہچانتی ہے اور دہوکا کھانیوالوں کیطرح نہیں بھڑکتی بلکہ
المفترين۔ وتحلق الى الذين يسطون على الضعفاء ولا يترکن سير الظالمين۔
عقوبت مفتری کو یکدفعہ پکڑ لیتی ہے اور اُنکی نظر عتاب اُنکیطرف متوجہ ہوتی ہے جو ضعیفوں پر حملہ کرتے ہیں اور ظالموں کی خصلت کو نہیں چھوڑتے
فالحجة التي تبرءنا من وشاية هذا الرجل وتنقذنا من ابرامه وتبعد عليه نيل مرامه فهو
پس وہ حجت جو اس شخص کی مخالفانہ مخبری سے ہمکو بری کرتی اور اسکی منصوبہ فریب سے ہمکو نجات دیتی ہے اور اُسکو اپنے مقصود سے ناکام رکھتی
ما ذكرنا آنفا والله يعلم انا نحن براء من هذه البهتانات بل نحن مستحقون ان تسبغ الدولة
ہے سو وہی دلائل بریت ہیں جو ہم ابھی لکھ چکے ہیں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو ہم ان بیجا الزاموں سے بری ہیں بلکہ اس بات کے مستحق ہیں جو سرکار انگریزی
علينا من اعظم العطيات وتجزي جزاءً خيرًا بمزاياها وتعيننا عند الضرورات وتحسبنا
اپنے کامل انعام سے ہمکو متمتع فرماوے اور ہمارے نیک کام کی جزا او بہتر کر دیوے اور ضرورتوں کیوقت ہماری مدد کرے اور ہمیں اپنے احسان کرنیوالوں
من المحسنين۔ هذا هو الامر الذي ليس فيه تفاوت مثقال ذرة ويعلمه العالمون ولكن
میں سے خیال کرے یہ وہ بات ہے جسمیں ایک ذرہ کے برابر فرق نہیں اور جاننے والے اُس کو جانتے ہیں مگر ہمارے پاس
ليس عندنا علاج الواشي الوقيح والزمع المضيع وقد قلنا كلما هو مدحرة الكاذبين۔
ایسے شخص کا علاج نہیں جو نکتہ چین بے حیا اور سفلہ اور عیب ڈھونڈھنے والا ہو ہم وہ سب باتیں کہہ چکے ہیں جن میں ان جھوٹوں کا رد ہے۔
واما ثناء هذا الرجل على الشيخ البطالوي اعني صاحب جريدة الاشاعة
اور جو اس شخص نے شیخ بٹالوی کی تعریف لکھی ہے یعنے محمد حسین صاحب رسالہ اشاعۃ السنہ
محمد حسين وقوله انه نعم الرجل ويستحق التحسين۔ فما نفهم سر هذا الامر ونتعجب غاية العجب
کی اور کہا کہ یہ شخص اچھا آدمی اور قابل تحسین ہے۔ سو ہم اس بات کا بھید نہیں سمجھتے اور ہم نہایت متعجب ہیں کہ کس
كيف اثنى عليه الرجل الذي يسب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يرضى عن مومن الذي يعيب رسول الله
طرح محمد حسین کی ایسے شخص نے تعریف کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے اور کسی ایسے مومن سے راضی نہیں جو عیب رسول

ویشتم نبینا وسیدنا صلے اللہ علیہ وسلم بکلمات ترتجف منہا قلوب المسلمین ـ وما ننکر

اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے کلمون کے ساتھہ گالیان نکالتا ہے جس سے مسلمانون کے دل کانپ جاتے ہین

ہذا الثناء لعلّ البطالوی یکون عند المتنصّرین ہکذا ولعلہ نطق بکلمۃٍ سرّت اعداء

اور ہم تعریف سے انکار نہین کرتے شائد شیخ بٹالوی کرشٹانون کی نظر مین ایسا ہی ہو اور شائد وہ کوئی ایسا کلمہ بول اُٹھا ہے جو دشمنان

رسول اللہ ولکنا ما نریٰ ان نتکلم فی ہذا ولا نطول الکلام فیہ وکل احد یوخذ بقولہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اچھا معلوم ہوا لیکن ہم مناسب نہین دیکھتے جو اس بارے مین کلام کرین اور اس امر مین ہم کلام کو طول دینا نہین چاہتے

واللہ یری عبادہ الصالحین والطالحین ـ

اور ہر یک اپنے قول سے پکڑا جائیگا اور خدا تعالےٰ نیک بختون اور بدبختون کو دیکھ رہا ہے ـ

واما قول ہذا الواشی وزعمہ کانی ارید ملکوتا فی الارض او امارۃ

اور اس نکتہ چین کا یہ قول اور یہہ گمان کہ گویا مین دُنیا کی بادشاہت چاہتا ہون یا اپنی قوم مین امیر

فی القوم فان ہی الا افتراء مبین ـ ونشہد کل من یسمع انا لسنا طالبی ملکوت الارض

بننے کی مجھے خواہش ہے سو یہ باتین کھلا کھلا افترا ہے ـ اور ہم ہر یک کو جو سُننے والا ہے گواہ کرتے ہین جو ہم دنیا کی بادشاہت کے طالب نہین

ولا نرید امارۃ ہذہ الدنیا وزینتہا الفانیۃ ان نرید الا ملکوت السماء التی لا تنفد ولا تفنی

اور نہ ہم دُنیا کی امیری کو چاہتے ہین اور نہ ہم اس دُنیا فانی کی زینت کے خواہشمند ہین ہم صرف اُس آسمانی بادشاہت کو چاہتے ہین جسکا انجام نہین

ولا تنقضی بالموت ولا نطلب قہر الناس بالحکومۃ والسیاسۃ والقضاء بل نطلب عزیمۃ

اور نہ کبھی وہ زوال پذیر ہے اور نہ مرنے سے دور ہو سکتی ہے اور ہم نہین چاہتے کہ حکومت اور سیاست اور فرمان روائی کے ساتھ لوگون کو مغلوب

قاہرۃ الاہواء فی الرضا المولے الذی ہو احکم الحاکمین ـ ولیس اصولنا اشاعۃ الفساد

کرین بلکہ ہم ایسے عزم کے طالب ہین جو رضائے مولی احکم الحاکمین کیلئے نفسانی جذبات پر غالب ہو اور ہمارا یہ اصول نہین کہ ہم فساد

والطلاح والتبار بل ندعو الی الصلح والصلاح وطریق الابرار ونرید ان یتوب الخلق توبۃ

اور بدبختی اور ہلاکت کی راہون کی اشاعت کرین بلکہ ہم اُن لوگون کو صلح اور نیکی اور نیکوکارون کے طریق کیطرف بلاتے ہین اور چاہتے ہین کہ لوگ

الاخیار واعظم مدعانا ان یطلب الناس حقیقۃ الایمان ویرغبوا الی فہم دقایق العرفان

ایسی توبہ کرین جسطرح نیک لوگ توبہ کرتے ہین اور ہمارا بڑا مدعا یہی ہے کہ لوگ ایمان کی حقیقت کو ڈہونڈہین اور دقائق عرفان کیطرف رغبت کرین

ویکثر التراحم والتحنن فیہم وینتہون السیئات وانواع الہنات فنجتہد لتحصیل

اور باہم رحم اور مہربانی اِنمین زیادہ ہو جائے اور بدیون اور بدکاریون سے رک جائین سو ہم ایسے مقصد کے حاصل کرنے کے لئے

هذا المقصد بالمواعظ الحسنة والدعاء والنظر والهمّة هذه اصولنا فمن عزا الينا خلاف

مواعظہ حسنہ اور دُعا اور نظر اور ہمت کے ساتھ کوشش کر رہے ہین یہ ہمارا اصول ہے پس جو شخص اسکی برخلاف

ذٰلك فقد افترىٰ علينا وما اقامنا على هذا الا الربّ الذي يرسل نوره عند غلبة الظلام

ہماری طرف کوئی بات نسبت کرے سو اُسنے ہمپر افترا کیا اور ہمین اسبات پر صرف اللہ تعالےٰ نے قایم کیا ہے وہ خدا جو اندہیری کیوقت

ويبدي دواءً عند كثرة السقام وينجي عباده المضطرين ـ ولا شك ان الفتن قد كثرت

اپنا نور بہیجتا ہے اور بیماری کی کثرت کیوقت دوا ظاہر کرتا ہے اور اپنے بندونکو بیقراری کی حالتمین بچا لیتا ہے - اور کچھ شک نہین کہ فتنے زمین

في الارض وصعدت الادخنة الى السماء وهبّت رياح مفسدة مبيدة من كل طرفٍ

پر بہت بڑھ گئے ہین اور بہت سے دُخان آسمان کیطرف چڑھے ہین اور بگاڑنیوالی اور ہلاک کرنیوالی ہوائین ہر ایک طرف و ہر ایک

الى اقصى الارجاء ولو فصّلنا هذا الفتن كلها لاحتجنا الى المجلدات وابكينا كثيرا من الباكين

ناحیہ سے چلی ہین اگر ہم ان تمام فتنون کی تفصیل کرنا چاہین تو ہمین کئی کتابین لکھنے کیطرف حاجت پڑیگی اور ہم

والباكيات وزلزلنا اقدام السامعين ـ وانتم تعلمون ان لكل داءٍ دواءً ولكل ظلام

کئی مردون اور عورتون کو رلائین گے اور سننے والون کے قدم ہلائین گے اور آپ جانتے ہین کہ ہر ایک بیماری کی ایک دوا اور ہر ایک اندہیری

ضياءً فاراد ربي ان ينير الدنيا بعد ظلماتها والله يفعل ما يشاء أانتم تنكرونه يا معشر

کیواسطے روشنی ہے سو میرے پروردگار نے ارادہ کیا کہ دُنیا کو اندہیری کے بعد روشن کرے کیا اے عقلمندو تمہین اس سے

العاقلين ـ ومع ذلك لسنا نميس كالامراء بل نحن نمشي في الطمر كالفقراء ولا نجر ثوب الخيلاء

کچھ انکار ہے اور باوجود اس کے ہم امیرون کیطرح ناز سے نہین چلتے بلکہ ہم فقیرون کیطرح پہٹے پرانے کپڑون مین

ونشكر القيصرة وحكامها على ما احسنوا الينا في ايّام الضرّاء وندعو لها صدقا وحقا

چلتے ہین اور رعونت کے کپڑے ہم لٹکانا نہین چاہتے اور قیصرہ اور اُسکے حکّام کا اُنکے ان احسانون کیوجہ سے شکر کرتے ہین جو سختی کی زمانون

ونرسل اليها هدية الدعاء وندعوها بقول ليّن الى الاسلام لتدخل في نعماء

مین ہمنے دیکھے ہین اور قیصرہ کیلئے ہم صدق دل سے دعا کرتے ہین اور دعا کا ہدیہ اسکو بہیجتے ہین مگر یہ بات ہے کہ ہم اُسکے مذہب پر راضی نہین ہین اور ہم جانتے

ابد الآبدين بيد اننا لا نرضى بمذهبها ونحسبها من الخاطئين الضالين وعجبنا انها مع كمال حزمها

ہین کہ وہ خطاکارون اور گمراہون کا مذہب ہے اور ہم ادب اور نرمی سے اسکو اسلام کیطرف بلاتے ہین تاکہ وہ ہمیشہ کی نعمتون مین داخل ہوجاوے اور ہمین تعجب ہے

ولطافت فهمها في امور الدنيا تعبد عبدًا عاجزًا وتحسبه ربّ العالمين ـ سبحانه لا شريك له

کہ ملکہ مکرمہ باوجود اس قدر ہشیاری اور لطافت فہم کے جو اُسکو امور دُنیا مین حاصل ہے ایک عاجز بندہ کی پرستش کرتی اور اسکو اپنا رب سمجھتی حالانکہ وہ حقیقی

وان شاء الخلق الوفا مثل عیسے او اکبر وافضل منه دخلق ومن یعلم اسراره فتوبوا واتقوا

اسکا کوئی شریک نہین اگر چاہے تو ہزاروں عیسی بلکہ اُس سے افضل اور اعلی پیدا کر دے اور پیدا کرسکتا ہے اور اُسکے بھید وںکو کون جانتا

ان تجعلوا له شرکاء وآتوه مسلمین - وکیف نظن ان عیسے هو الله وما قرءنا فلسفة یثبت

ہے پس ان باتون سے توبہ کرو کہ اُسکا کوئی شریک ٹھہراؤ اور اُسکے فرمانبردار بدل بنجاؤ اور کس طرح ہم گمان کرین کہ عیسی ہی خدا ہے اور ہمنے

منها ان رجلا کان یاکل ویشرب ویبول ویتغوط وینام ویمرض ولا یعلم الغیب ولا یقدر

تو کوئی ایسا فلسفہ نہین پڑھا جس سے یہ ثابت ہو کہ ایک آدمی کھاتا پیتا بول کرتا پاخانے جاتا سوتا بیمار ہوتا اور علم غیب سے بے بہرہ اور

علی دفع الاعداء ودعا لنفسه عند مصیبة مبتهلا متضرعا من اول اللیل الی اخره

دشمنون کو دفع کرنیسے عاجز ہو اور مصیبت کے وقت شام سے صبح تک دعا کرے وہ دعا بھی قبول نہ ہو اور

فما اجیبت دعوته وما شاء الله ان یوافق ارادته بارادته وقاده الشیطان الی جبل

خدا تعالی نہ چاہے کہ اپنے ارادہ کو اُسکے ارادہ سے متحد کرے اور شیطان اُسکو ایک پہاڑ کیطرف

فاتبعه فما استطاع ان یفارقه ومات قائلا ایلی ایلی لما سبقتنی ومع ذلك اله وابن اله

کھینچ لیجائے اور وہ اُسکو روک نہ سکے اور اُسکے پیچھے چلا جائے اور یہ بات کہتا کہتا مرگیا ہو کہ ای میری خدا ای میری خدا تونے مجھے کیون چھوڑ دیا

سبحانه ان هذا الا بهتان مبین -

اور باوجود ان سب نقصانون کے خدا بھی ہو اور خدا کا بیٹا بھی - اللہ جلشانہ ان عیبون سے پاک ہے اور یہ صریح بہتان ہے -

وانی رئیت عیسے علیه السلام مرارا فی المنام ومرارا فی الحالة الکشفیة

اور مینے بارہا عیسی علیہ السلام کو خواب مین دیکھا اور بارہا کشفی حالتین ملاقات ہوئی اور ایک ہی

وقد اکل معی علی مائدة واحدة ورئیته مرة واستفسرته ما وقع قومه فیه فاستوی علیه

خوان مین میرے ساتھ اُسنے کھایا اور ایک دفعہ مینے اُسکو دیکھا اور اُس فتنہ کے بارہ مین پوچھا جسمین اسکی قوم مبتلا ہو گئی ہے پس اُس پر

الدهش وذکر عظمة الله وطفق یسبح ویقدس واشار الی الارض وقال انما انا ترابی وبری

دہشت غالب ہوگئی اور خدا تعالی کی عظمت کا اُسنے ذکر کیا اور اُسکی تسبیح اور تقدیس مین لگ گیا اور زمین کیطرف اشارہ کیا اور کہا کہ مین تو

مما یقولون فرئیته کالمنکسرین المتواضعین - ورئیته مرة اخری قائما علی عتبة بابی

صرف خاکی ہون اور ان تہمتون سے بری ہون جو مجھ پر لگائی جاتی ہین پس مینے اسکو ایک متواضع اور کسر نفسی کرنیوالا آدمی پایا اور ایکمرتبہ مینے اُسکو دیکھا کہ میرے

وفی یده قرطاس کصحیفة فالقی فی قلبی ان فیها اسماء عباد یحبون الله ویحبهم وبیان

دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہے اور ایک کاغذ خط کیطرح اسکے ہاتھ مین ہے سو میری دل مین ڈالا گیا کہ اس خط مین اُن لوگون کے نام درج ہین کہ جو خدا تعالی کو دوست رکھتے

مراتب قربهم عند الله فقرءتها فاذا فی اخرها مکتوب من الله تعالی فی مرتبتی عندربے

اور اسمین اُنکے اُن مراتب قرب کا بیان ہے جو عند اللہ انکو حاصل ہین پس مینے اس خط کو پڑھا سو کیا دیکھتا ہون کہ اسکی آخر مین میرے مرتبہ کی نسبت

ھو منّی بمنزلة توحیدی وتفریدی - فکاد ان یعرف بین الناس - ھذا ما رئیت

خدا تعالی کیطرف سے یہ لکھا ہوا ہے کہ وہ مجھہ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور عنقریب وہ لوگون مین مشہور کیا جائیگا یہ ہے جو مینے دیکھا

ویکفیک ان کنت من الطالبین - لا یقال انها رؤیا او کشف ومن المحتمل ان یتمثل الشیطان

اور یہ تجھے کفایت کرتا ہے اگر تو حق کا طالب ہے - یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ تو ایک خواب یا کشف ہے اور ممکن ہے کہ ایسے واقعات مین شیطان متمثل ہو کر

فی مثل ھذہ الواقعات فان الشیطان لا یتمثل بصورة الانبیاء فتقبل ھذا السرّ الجلیل

ظاہر ہو کیونکہ شیطان انبیاء کی صورت پر متمثل نہین ہوتا پس اس بزرگ بھید کو قبول کر اور جو کچھہ اسکے مخالف

ولا تقبل ما قیل وانا اقرءنا علیک معارف الله فھل لک ان ترغب فیھا وتکون من الصالحین

کہا گیا اسکو مت قبول کر اور ہمنے تجھہ کو معارف الٰہی پڑھ سنائے پس کیا تجھے کچھہ خواہش ہے کہ انمین ترغیب کرے اور نیکون مین سے ہو جاوے

ذکر بعض اعتراضات الواشی وردّھا

نکتہ چین مذکور کے بعض اعتراضات کا ذکر اور اُن کا ردّ

منھا قوله ان قسیسی ھذا الزمان لیسوا بدجّالین ثم بعد ذلک حثّ الحکومة

اُنمین سے ایک یہ اسکا قول ہے کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہین پھر اسکے بعد اُسنے گورنمنٹ برطانیہ کو میرے

البرطانیة علی ایذائی ویشیر الی ان ھذا الرجل یعتقد ان ھذہ الدولة ھی الدجال المعھود

ایذا کے لئے ترغیب دی ہے اور اس بات کیطرف اشارہ کرتا ہے کہ اس شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ یہی گورنمنٹ دجال معہود ہے

وانه من الباغین +

اور یہ شخص باغی ہے +

امّا الجواب فاعلم اننا لا نسمی الدولة البریطانیة دجالا معھودا بل نعلم

سو اسکے جواب مین جاننا چاہئے کہ ہم اِس گورنمنٹ کا نام دجال نہین رکھتے بلکہ ہم یقین رکھتے اور جانتے ہین

ونستیقن ان ھذہ الدولة محققة عاقلة مفکرة فی حقائق الموجودات وقد رزقھا الله

کہ یہ گورنمنٹ عقلمند اور محقق اور حقایق موجودات مین فکر کرنیوالی ہے اور خدا نے اسکو علم اور حکمت اور فلسفہ اور کئی قسم

من العلم والحكمة والفلسفة وانواع الصناعات وحفت بها المعات المعقولات فهي
کی صناعتوں سے حصہ دیا ہے اور علم معقول کی چمکین اُسکے محیط ہو گئی ہین پس اسیوجہ سے یہ گورنمنٹ جھوٹی باتون
تعرف الترهات وتفض ختم سر المزورات وليست من الذين يرضون بالهذيانات
کو خوب پہچانتی اور جھوٹھ کے سربستہ راز کی مُہر توڑتی ہے اور اُنہین سے نہین جو بیہودہ باتون پر راضی ہو جاتے ہین
فكيف يمكن ان تؤمن بهذه الخرافات بل تحسبها كسمر لا اصل له او كطيف مركب من الخزعبلات
پس کیونکر ممکن ہے کہ یہ گورنمنٹ ایسی باتون پر ایمان لاوے بلکہ یہ تو اوسکو ایک بے اصل کہانی سمجھتی ہے اور ایک خواب پریشان کیطرح
ومع ذلك لا ميل لها اصلا الى الدينيات وفتن قلبها حب الدنيا وشوق الحكومات
اباطیل کا مجموعہ خیال کرتی ہے اور علاوہ اسکے اس گورنمنٹ کو دینیات کیطرف کچھ توجہ نہین اور دُنیا کی محبت اور حکومتوں نے اسکے دل کو اپنی
فهي غريقة في دنياها من الراس الى القدم في كل الخطوات ولا تميل الى دين واذا مالت
طرف کھینچا ہوا ہے سو وہ سر سے قدم تک دنیا مین غرق ہے اور کسی دین کیطرف اُسکو میل نہین اور اگر کسیوقت میل ہو گی تو
فالى الاسلام فلا تقبل الا هذا الدين وملة خاتم النبيين -
اسلام کیطرف اور صرف دین اسلام کو قبول کریگی اور ملت خاتم النبیین مین داخل ہو گی -
وانا نرى انها ترمقه بعين المحب وليست على الضلالة كالمكب بل تزجي ايامها
اور ہم دیکھتے ہین کہ وہ اسلام کو بنظر محبت دیکھتی ہے اور گمراہی پر نگونسار نہین بلکہ تدبر مین اپنے دنون کو بسر کرتی ہے
في التدبر ولا تعرض كالمستكبر واني اجد آثار رشدها واظن انها ستميل اليه ولا
اور متکبر کیطرح کنارہ کش نہین اور مین اُسکے رشد کے آثار پاتا ہون اور گمان کرتا ہون کہ وہ جلد اسلام کیطرف میل کریگی
يتركها الله في الغافلين الضالين - وقد دخل من علماءهم في ديننا طائفة من شبان
اور خدا اسکو گمراہون اور غافلون مین نہین چھوڑیگا - اور ایک طائفہ اُنکے علماء کا ہمارے دین مین داخل ہو گیا جو جوانان
روقة وشارة مرموقة وآخرون منهم يكتمون ايمانهم الى حين - وانا نرى ان
خوش رو اور پسندیدہ صورت ہین اور اُنہین سے ایسے بھی ہین جو ایمان ایک وقت تک پوشیدہ رکھتے ہین اور ہم دیکھتے ہین کہ ہماری
ملكتنا المكرمة مرجوة الاهتداء وقد اعطيت لقلبها حب الاسلام وشوق هذا الضياء وعسى ان يدخل
ملکہ مکرمہ ہدایت پانیکے لئے امید کی جگہ ہے اور اُسکے دل کو حب اسلام اور شوق اس روشنی کا دیا گیا ہے اور عنقریب ہے کہ خدا تعالی اس ملکہ نور
الله نور توحيده في قلب هذه الملكة الزهراء وقلوب ابناءها العقلاء وليس على الله بعزيز بل قدرته صالحة
وحید کے دل اور اُس کے شہزادون کے دلون مین توحید ڈالدے اور خدا تعالی پر یہ مشکل نہین بلکہ اُسکی قدرت ایسے ہی کام

لهذه النور وهو على كل شيء قدير وانه يجذب اليه قلوب الطالبين - وكذلك نرى ان

کرتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہ اپنی طرف طالبون کے دل کہینچ لیتا ہے اور اسی طرح ہم دیکہتے ہین کہ بڑے بڑے

اعاظم ارکان الدّولة يميلون الى التوحيد يومًا فيومًا وقد نفرت قلوبهم من مثال

رکن اس گورنمنٹ کے دن بدن توحید کیطرف مائل ہوتے جاتے ہین اور ان کے دل ان عقاید باطلہ سے نفرت کر گئے ہین

هذه العقائد الباطلة ولا يليق بشانهم ان يعبد وا بشرا مثلهم فى الضعف واللوازم

اور ان کی شان کے لایق ہی نہین کہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کرین جو انسانون کیطرح صفات ہین اور تمام

الانسانية وكيف وقد اعطاهم الله انواع العلوم وحظًا وافرًا من الفهم والعقل ولا نجد

لوازم انسانیت ہین اُن کا شریک ہے اور ایسا شرک اُن سے کیونکر ہو سکے اور خدا نے اُنکو کئی قسم کے علم عطا کئے ہین اور فہم اور عقل بہت

فى محققى هذا القوم رجلا يرضى بهذه الاباطيل الا نادرا كالشعرة البيضاء فى اللمة

کی ہے اور ہم اس قوم کے محققون مین سے کوئی ایسا شخص نہین پاتے جو ان واہیات باتون پر راضی ہو مگر شاذ و نادر جو اس ایک بال کیطرح ہے

السوداء وانّى اعلم انهم بيض الاسلام وسيخرج منهم افرخ هذه الملة ويستصرف وجوههم

جو سیاہ بالون مین ہو اور مین جانتا ہون کہ یہ لوگ اسلام کے انڈے ہین اور عنقریب انہین سے اس ملت کے بچے پیدا ہونگے اور انکے مونہہ الہی دین

الى دين الله انهم قوم يفتشون كل امر ولا يغضون الطرف من الحق الذى حصحص ولا

کیطرف پہیرے جائینگے کیونکہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ جو ہر ایک بات کی تفتیش کرتی ہے اور اُس حق سے آنکہہ بند نہین کرتی جو کہل گیا ہو

يتشبّبون من قبول الحق ويطلبون ولا يلغبون ومن طلب فوجد ولو بعد حين

اور حق کے قبول کرنے سے شرم نہین کرتی اور ڈہونڈہتی ہے اور تہکتی نہین اور جو ڈہونڈیگا پائیگا اگرچہ کچہہ دیر کے بعد پاوے۔

واما ما خوّف الواشى المزور الحكومة البريطانية عن بغاوتنا فما هذا

اور اس نکتہ چین نے جو دولت برطانیہ کو میری بغاوت سے ڈرایا ہے سو یہ تو ایک صرف سخن چینی

الا وشاء وشتم وليس على سرّنا ختم والدولة اعرف من هذا الواشى وهو ابن الايام ديننا

اور گالی ہے اس سے زیادہ نہین اور ہماری بہید پر تو کوئی مہر نہین ہے اور گورنمنٹ اس نکتہ چین کی نسبت زیادہ واقف اور زمانہ

عندها فى هذه النواح علم الاعلام وتعلم عاياها طبقا عن طبق فلا يخفى عليها غرض هذا الواشى

دیدہ ہے اور ہمارا خاندان اسکے نزدیک اس نواح مین اول درجہ کا مشہور ہے اور اپنی رعایا کو وہ درجہ بدرجہ پہچانتی ہے سو اس نکتہ چین

وليس بمستور عليها ستر فزعه ومقصد جزعه بل هى تعلم حق العلم امثاله الذين يريدون

کی غرض پوشیدہ نہین اور اسپر اس نکتہ چین کے اس جزع فزع کا اصل مقصد چہپا نہین بلکہ وہ ایسے لوگون کو خوب جانتی ہے

مخاتلة الحکام من سورة تعصّبهم وفورة عداوتهم وفساد فطرتهم وما فی وعاءهم

کہ جو حکام کو اپنے جوش تعصب اور عداوت اور فساد فطرت سے دہوکا دینا چاہتے ہین اور اُن کے برتن مین بجز فساد کے زہر کے

الا سمّ الفساد وما فی قلبهم الا مقت الارتداد اعرضوا عن المهیمن وجلاله وعثوا

اور کچھ نہین اور اُن کے دل مین بجز مرتد ہونے کے دشمنی کی اور کوئی بات نہین خدا تعالی اور اسکے جلال سے ان لوگون نے

فی الارض مفسدین ـ وقد کتبنا غیر مرة انا نحن من نصحاء الدولة ودواعی خیرها

منہہ پھیر لیا اور زمین مین فساد برپا کرنیکو آمادہ ہوگئے ہین اور ہم کئی مرتبہ لکھہ چکے ہین کہ ہم گورنمنٹ کے خیرخواہون سے ہین اور کیونکر نہ ہون اور خدا تعالی

وکیف وقد جبر الله مصائبنا بها وازال بها مرارة حیاتنا وکنا فی ارض محیاة فاهلك

نے اسکے سبب سے ہماری مصیبتون کو دور کیا اور نیز اس سے ہماری زندگی کی تلخی کو دور فرمایا اور ہم سانپون والی زمین پر بستے تہے تو اسکے

بها کل حیة کانت حولنا وان لها علینا احسانا عظیما فلن ننسی احسانها وانا من الشاکرین

ساتھ خدا تعالی نے اُن سانپون کو ہلاک کیا جو ہمارے گرد تہے اور اُسکا ہمپر بڑا احسان ہے سو ہم اُس احسان کو بہول نہین سکتے اور ہم شکرگذار ہین

(واما ما ذکر هذا الواشی قصة جهاد الاسلام وظنّ ان القرآن یحث علی الجهاد

اور جو اس نکتہ چین نے جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے جہاد پر

مطلقًا من غیر شرط من الشرائط فایّ زور وافتراء اکبر من ذلك ان کان احد من

برانگیختہ کرتا ہے سو اس سے بڑھکر اور کوئی جھوٹھ اور افترا نہین اگر کوئی سوچنے والا ہو سو جاننا چاہیئے کہ قرآن

المتدبرین ـ فلیعلم ان القرآن لا یامر بحرب احدا الا بالذین یمنعون عباد الله ان

شریف یون ہی لڑائی کے لیئے حکم نہین فرماتا بلکہ صرف اُن لوگون کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے

یؤمنوا به ویدخلوا فی دینه ویطیعوه فی جمیع احکامه ویعبدوه کما اُمروا والذین یقاتلون

جو خدا تعالی کے بندون کو ایمان لانیسے روکین اور اس بات سے روکین کہ وہ خدا تعالی کے حکمون پر کاربند ہون اور اسکی عبادت

بغیر الحق ویخرجون المؤمنین من دیارهم واوطانهم ویدخلون الخلق فی دینهم جبرًا

کرین اور ان لوگون کے ساتھ لڑنے کیلئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانون سے بیوجہ لڑتے ہین اور مومنون کو اُن کے گہرون اور وطنون

وقهرًا ویریدون ان یطفؤا نور الاسلام ویصدون الناس من ان یسلموا اولئك الذین

سے نکالتے ہین اور خلق اللہ کو جبرًا اپنے دین مین داخل کرتے ہین اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہین اور لوگون کو مسلمان ہونیسے

غضب الله علیهم ووجب علی المؤمنین ان یحاربوهم ان لم ینتهوا فانظر هذه الدولة ای فساد

روکتے ہین یہہ لوگ ہین جنپر خدا تعالی کا غضب ہے اور مومنون پر واجب ہے جو انسے لڑین اگر وہ باز نہ آوین مگر اس گورنمنٹ کو دیکھو کہ کون فساد

توجد فيها من هذه المفاسد أيمنعنا من صلواتنا وصومنا وحجنا واشاعة مذهبنا
ان فسادون مین سے ان مین پایا جاتا ہے کیا وہ ہمین ہماری نماز اور روزہ اور اشاعت مذہب سے ہمکو منع کرتی ہے یا دین
او تقاتلنا في ديننا او تخرجنا من اوطاننا او يجعل الناس نصارىٰ ظلماً وجبراً كلا بل
کے بارے مین ہمسے لڑتی ہے یا ہمین ہمارے وطنون سے نکالتی ہے یا لوگون کو جبر اور ظلم سے عیسائی بناتی ہے ہرگز نہین
انها بريئة من كل هذه الالزامات بل هي لنا من المعينين ثم انظر الى احكام علمنا القرآن
بلکہ وہ ہمارے لئے مددگارون مین سے ہیں پھر قرآن کی اُن حکمون پر نظر ڈالو جنہین خدا تعالیٰ ہمین سکھاتا ہے کہ ہمین اُنکے ساتھ کیا
للذين احسنوا الينا ورعوا شؤوننا وكفلوا شجوننا ومانونا وآوونا بعد ما كنا تائهين —
معاملہ کرنا چاہیئے جو ہمپر احسان کرین اور ہماری کامونکی رعایت رکھین اور ہماری حاجات کے متکفل ہو جائین اور ہماری بوجہون کو اٹھائین
ايمنعنا ربنا من ان نحسن الى المحسنين ونشكر المنعمين كلا بل القرآن يامر بالقسط
اور ہمین پریشان گردی کے بعد اپنی پناہ مین لے آوین کیا خدا تعالیٰ ہمکو اس سے منع کرتا ہے کہ ہم نیکی کرنیوالون کے ساتھ نیکی کرین اور دلی نعمتون کا
والعدل والاحسان والله يحب المقسطين - وقد قال في القرآن ولتكن منكم امة يدعو
شکر ادا کرین ہرگز نہین بلکہ وہ تو انصاف اور عدل اور احسان کرنیکے لئے فرماتا ہے اور وہ انصاف کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے اور قرآن مین اُس نے
الى الخير ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر وما قال ولتكن منكم امة يقتلون الكفار
یہ فرمایا ہے کہ تم مین سے ہمیشہ ایسے لوگ ہوتے رہین جو نیکی کیطرف بلاوین اور امر معروف اور نہی منکر کرین اور یہ نہین کہا کہ تم مین سے لوگ ہمیشہ ایسے
ويدخلونهم جبراً في دينهم وقال جادلهم (اے جادل النصارى) بالحكمة والموعظة
ہوتے رہین کہ جو کافرونکو قتل کرین اور اُن کو اپنے دین مین جبراً داخل کرتے رہین اور اُس نے یہ تو کہا کہ عیسائیون سے حکمت اور نیک نصیحت
الحسنة وما قال اقتلوهم بالسيوف والصوارم الا بعد صدهم عن سبيل الله ومكرهم
کے طور پر بحث کرو اور یہ نہین کہا کہ انکو تلوارون سے قتل کر ڈالو۔ مگر اس حالت مین جبکہ وہ دین سے روکین اور اسلام کا نور بجھانے کیلئے
لاطفاء نور الاسلام وقيامهم في مقام المعادين فانظر ما قال ربنا رب العالمين
منصوبے برپا کرین اور دشمنون کے مقام مین کھڑے ہو جائین۔ پس دیکھو تو سہی ہمارے پروردگار نے جو تمام عالمون کا رب ہے کیسا کچھ فرمایا ہے
وقد بينا لك ان الحرب ليس من اصل مقاصد القرآن ولا من جذر تعليمه وانما
اور ہم بیان کر چکے ہین کہ لڑائی اور جہاد اصل مقاصد قرآن مین سے نہین اور وہ صرف ضرورت کیوقت تجویز
هو جوّز عند اشتداد الحاجة وبلوغ ظلم الظالمين الى انتهاءه واشتعال جور الجائرين
کیا گیا ہے یعنی ایسے وقت مین جبکہ ظالمون کا ظلم انتہا تک پہنچ جائے اور پیروی کرنے کے لئے

ولکم أسوة حسنة فی غزوات رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف صبر علی ظلم الکفار
طریق عمل آنحضرت صلے الله علیه وسلم بہتر ہے دیکھو کس طرح آنحضرت صلی الله علیه وسلم کفار کے ایذا پر اس زمانہ تک
الی مدة یبلغ فیه صبیٌّ الی سن بلوغه فصبر وکان الکفار یوذونه فی اللیل والنهار
صبر کیا جسمین ایک بچہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاتا ہے اور کافر لوگ آنحضرت صلی الله علیه وسلم کو ہمیشہ دکھہ دیتے اور
ینهبون اموال المومنین کالاشرار ویقتلون رجالهم ونساءهم بتعذیبات تحدر
رات دن ستاتے اور شریروں کیطرح انکے مالوں کو لوٹتے اور مسلمانوں کے مردوں اور عورتوں کو قتل کرتے اور ایسی بڑے
بتصورها دموع العیون وتقشعر قلوب الاخیار وکذلک بلغ الایذاء الی انتهاءه حتی هموا
بڑی عذابوں سے مارتے ... کہ انکے یاد کرنے سے آنکھوں کے آنسو جاری ہوتے ہین اور نیک آدمیونکے دل کانپتے ہین اور اسیطرح
بقتل نبی الله فامره ربه ان یترک وطنه ویهرب الی المدینة مهاجرا من مکة فخرج رسول
دکھہ انتہا کو پہنچ گیا اور آنحضرت صلی الله علیه وسلم اپنے وطن سے نکالے گئے یہانتک کہ اُن لوگون نے آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے قتل کرنیکا
الله صلی الله علیه وسلم من وطنه باخراج قومه ومع ذلک ما کان الکفار منتهین —
قصد کیا سو اسکے رب نے اُس کو حکم دیا تا وہ مدینہ بھاگ جائے سو آنحضرت اپنے وطن سے کفار کے نکالنے سے ہجرت کر گئے اور ابھی کفار نے ایذا
بل لم یزل الفتن منهم تستعر ومحجة الدعوة تعر حتی جلبوا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم خیلهم ورجلهم
رسانی مین بس نہین کی تھی بلکہ وہ فتنے بھڑکاتے اور دعوت کے کامونمین مشکلات ڈالتے یہانتک کہ آنحضرت صلی الله علیه وسلم پر معہ
وضربوا خیامهم فی میادین بدر بفوج کثیر قریبا من المدینة وارادوا استیصال الدین
اپنے سواروں اور پیادوں کے چڑہائی کی اور بدر کے میدان مین جو مدینہ سے قریب ہے اپنی فوج کے خیمے کھڑے کردئے اور چاہا کہ
فاشتعل غضب الله علیهم وری قبح جفاءهم وشدت اعتداءهم فنزل الوحی علی رسوله
دین کی بیخکنی کردین تب خدا کا غضب اُنپر بھڑکا اور اُس نے انکے بڑے ظلم اور سختی کے ساتھ حد سے تجاوز کرنا مشاہدہ کیا سو اُسنے اپنی وحی
وقال أذن للذین یقاتلون بانهم ظلموا وان الله علی نصرهم لقدیر فامر الله رسوله
اپنے رسول پر اُتاری اور کہا کہ مسلمانوں کو خدا نے دیکھا جو ناحق انکے قتل کے لئے ارادہ کیا گیا ہے اور وہ مظلوم ہین اِسلئے اُنہین مقابلہ
المظلوم فی هذه الایة یحارب الذین هم بدءوا اول مرة بعد ان رای شدة اعتداءهم وکمال
کی اجازت ہے اور خدا قادر ہے جو انکی مدد کرے سو خدا تعالی نے اپنے رسول مظلوم کو اس آیت مین ان لوگونکے مقابل پر ہتیار اُٹھانیکی اجازت
حقدهم وضلالهم وری انهم قوم لا یرجی بالمواعظ صلاح احوالهم فانظر کیف کان حرب
دی جنکی طرف سے ابتدا تھی مگر اُسوقت اجازت دی جبکہ انتہا درجہ کی زیادتی اور گمراہی انکی طرف سے دیکھلی اور دیکھ لیا کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ مجرد نصیحتوں

رسول الله صلى الله عليه وسلم وما حارب نبي الله اعداء الدين الا بعد ما راهم سابقين في

سے انکی اصلاح غیر ممکن ہے پس اب سوچو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیون کی کیا حقیقت تھی اور نبی اللہ دشمنان دین سے ہرگز

الترامي بالسهام والتجالد بالحسام وما كان الكفار مقتولين فقط بل كان يسقط من الجانبين

نہین لڑا مگر جبتک کہ اُسنے یہ نہ دیکھ لیا کہ وہ تیر چلانے اور تلوار مارنے مین پیشدستی اور سبقت کرنیوالے ہین اور نیز یہ تو نہین تہا کہ صرف

قتلى وكان الكفار ظالمين ضالين

کفار ہی مارے جاتے تہے بلکہ جانبین سے مرنیوالے کام آتے تہے اور کفار ظالم اور حملہ آور تھے

فليتدبر في هذا المقام كل عاقل حفظه الله تعالى عن الحمق وصانه عن السفاهة

پس اس مقام مین ہر ایک عاقل جسکو خدا نے حمق اور سفاہت اور بدذہنی خصلتون سے نگہ رکھا ہو فکر کرے

وسير الليام ليظهر عليه حقيقة جهاد الاسلام ولينظر اين اثر الظلم في هذا الجهاد واين

اور سوچے تاکہ اُسپر اسلامی جہاد کی حقیقت ظاہر ہو اور چاہیے کہ دیکھے کہ اس جہاد مین ظلم کا نشان کہان ہین

ايذاء المحسن ذي الانعام بل كان راس الاسلام في تلك الايام معرضا لدوس الاقدام وقد

اور کہان کسی محسن کو دُکھ دیا گیا ہے بلکہ اُن دنون مین تو اسلام کا سر کچلنے کی جگہ مین پڑا ہوا تہا اور مسلمانون پر ایسی مصیبتین پڑی ہوئین

وردت على المسلمين مصائب الى حد يجري الدموع قصتها من المقلتين وتشوي

تہین کہ اُن مصیبتون کا قصہ آنکھون سے آنسو جاری کر دیتا ہے اور دلون کو درد کی آگ سے بریان کرتا ہے

القلوب بنار الآلام فهل من منصف ينظرها ويخاف قهر الرب العلام ام انعدم الانصاف

پس کوئی منصف ہے !!! جو خدا سے ڈرے اور سوچے یا یہ کہ انصاف مخالفون کے دلون سے اُٹھ ہی گیا

من قلوب المخالفين - هذا هو الحق ولا نخبا الحق ولا نستره والنفاق عندنا اكبر الذنوب

ہے اور یہی بات حق ہے اور ہم حق کو پوشیدہ نہین کرتے اور نہ چھپاتے ہین اور نفاق ہمارے نزدیک سب گناہون سے

والرياء اخطر الخطوب ومن سير الظالمين المشركين

بڑا ہے اور ریا سب کامون سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالمون اور مشرکون کی صفات مین سے ہے

فخلاصة قولنا ان مسئلة الغزوة والجهاد ليست محور الاسلام وارحيه ستنقسه

پس ہماری قول کا خلاصہ یہ ہے کہ مسئلہ دینی لڑائی اور جہاد کا کچھ ایسا مسئلہ نہین جسکو اسلام کا محور اور استنقس کہا جائے

كما فهمه الجاهلون المخالفون او المتجاهلون من المسلمين بل وردت في كتاب الله تصريحات

جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہین یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بننے والے بعض مسلمان خیال کرتے ہین بلکہ کتاب اللہ مین اسکے برخلاف تصریحات

علے خلافها کما سمعت آیات رب العالمین ۔ واما العقیدۃ المشهورۃ اعنی قول بعض
جیسا کہ تو نے آیتون کو سُن لیا اور عقیدہ مشہورہ یعنے قول بعض
العلماء ان المسیح الموعود ینزل من السماء ویقاتل الکفار ولا یقبل الجزیۃ بل اما القتل
علماء کا جو مسیح موعود آسمان سے نازل ہوگا اور کفار سے لڑیگا اور جزیہ قبول نہین کریگا بلکہ دو
واما الاسلام فاعلموا انها باطلۃ ومملوۃ من انواع الخطاء والزلۃ ومن امور تخالف
باتون مین سے ایک ہوگی یا قتل یا اسلام پس جاننا چاہئے کہ یہ عقیدہ سراسر باطل ہے اور طرح طرح کے خطاؤن اور لغزشون سے بھرا ہوا ہے
نصوص القرآن وما هی الا تلبیسات المفترین ۔ یا حسرۃ علیهم انهم اطروا عیسٰی من
اور قرآن کی نصوص صریحہ سے مخالف پڑا ہوا ہے سو وہ صرف مفترون کا افترا ہے اُنپر افسوس کہ اُنہون نے حضرت عیسی کو حد سے
غیر حق حتے قال بعضهم انه ملك کریم ولیس من نوع الانسان وقال بعضهم ان هو الا
زیادہ بڑھا دیا یہانتک کہ بعض نے کہا کہ وہ فرشتہ ہے انسان نہین اور بعض نے کہا وہ ایک کلمہ
کلمۃ الله وروح الله ولیس فی هذه المرتبۃ شریك له وزاد بعضهم علیه حواشی اخرٰی وقال هو
اور روح اللہ ہے اور اس صفت مین اُسکا کوئی شریک نہین اور بعض نے اُسپر اور حاشیے چڑھائے اور کہا کہ وہ
مخلوق اقرب الی الله وافضل من الملائکۃ فان الملائکۃ لا یرفعون الی العرش وهو مرفوع
ایک الگ مخلوق ہے جو فرشتون سے بڑھکر ہے کیونکہ ملایک تو عرش پر جا نہین سکتے مگر وہ عرش پر بیٹھا ہے کیونکہ
علے العرش لانه مرفوع الی الله فهو افضل من الملائکۃ کلهم ومن کل ما خلق وذرء هذا
خدا تعالی کیطرف اُسکا رفع ہوا ہے اور خدا عرش پر ہے پس وہ ہریک فرشتہ اور ہریک مخلوقات سے افضل ہے یہ تو
بیان بعض العلماء واما صاحب الانسان الکامل عبد الکریم الذی هو من المتصوفین
بعض علماء کا قول ہے مگر صاحب کتاب انسان کامل عبد الکریم نے جو متصوفین مین سے ہے
فبلغ الامر الی النهایۃ وقال ان التثلیث بمعنی حق ولا حرج فیه وان عیسٰے کذا وکذا بل
اس بارے مین حد ہی کردی اور کہا کہ تثلیث ایک معنی کے رو سے حق ہے اور اسمین کچھ حرج نہین اور عیسٰی ایسا ہے اور ایسا ہے بلکہ
اشار الی انه لیس بمخلوق ومنهم من اعتدی فی کذبه وقال بسم الله الاب والابن
اسطرف اشارہ کردیا کہ وہ خدا تعالی کی مخلوق مین سے نہین ہے اور بعض آدمی جھوٹھ بولنے مین بہت بڑھ گئے اور یہہ لکھا کہ بسم اللہ الاب والابن
وروح القدس کذلك ایدوا الفریۃ ونصروها وکان الکذب فی اول الامر قلیلاً
وروح القدس اسیطرح اُنہون نے جھوٹھ کی تائید کی اور جھوٹھ کو مدد دی اور جھوٹھ پہلے پہلے تو تھوڑا تھا

ثم من جاء بعد كاذب الحق بكذبه كذبا اخر حتى ارتفعت عمارة الكذب وجعل ابن عجوزة

پھر جو شخص ایک جھوٹے کے بعد آیا اسنے کچھ اپنی طرف سے بھی پہلے جھوٹھ پر زیادہ کیا یہانتک کہ جھوٹھ کی عمارت بہت اونچی ہوگئی اور

ابن الله وبعد ذلك جعل الله العالمين الا لعنة الله على الكاذبين - ان عيسى الا نبي الله كانبياء

ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنایا گیا اور پھر خدا کہے مانا گیا خبردار رہو جھوٹھوں پر خدا کی لعنت ہے عیسی صرف اور نبیوں کیطرح

اخرين وان هو الا خادم شريعة النبي المعصوم الذي حرم الله عليه المراضع حتى اقبل على ثدي امه

ایک نبی خدا کا ہے اور وہ اُس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے جسپر تمام دودھ پلانے والی حرام کی گئی تھین یہانتک کہ

وكلمه ربه على طور سينين وجعله من المحبوبين هذا هو موسى فتى الله الذي اشار الله في

اپنی ماں کی چھاتیوں تک پہنچایا گیا اور اُسکا خدا کوہ سینا مین اُس سے ہمکلام ہوا اور اسکو پیارا بنایا وہی موسی مرد خدا ہے جسکی نسبت

كتابه الى حياته وفرض علينا ان نؤمن بانه حي في السماء ولم يمت وليس من الميتين

قرآن مین اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہمپر فرض ہوگیا کہ ہم اسبات پر ایمان لاوین کہ وہ زندہ آسمان مین موجود ہے اور مردون مین سے نہین -

واما نزول عيسى من السماء فقد اثبتنا بطلانه في كتابنا الحمامة

مگر یہہ بات کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہونگے سو ہمنے اس خیال کا باطل ہونا اپنی کتاب حمامۃ البشری مین بخوبی ثابت

وخلاصته انا لا نجد في القرآن شيئا في هذا الباب من غير خبر وفاته الذي نجد هل في

کر دیا ہے اور خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ ہم قرآن مین بغیر وفات حضرت عیسیٰ کے اور کچھ ذکر نہین پاتے اور وفات کا ذکر نہ ایک جگہ

مقامات كثيرة من الفرقان الحميد نعم جاء لفظ النزول في بعض الاحاديث ولكنه لفظ

بلکہ کئی مقامات مین پاتے ہین ہان بعض احادیث مین نزول کا لفظ آیا ہے لیکن وہ لفظ ایسا ہے کہ

قد كثر استعماله في لسان العرب على نزول المسافرين اذا نزلوا من بلدة ببلدة او من

زبان عرب مین اکثر استعمال اُسکے مسافرون کے حق مین ہے جب وہ ایک شہر سے دوسرے شہر مین

ملك بملك متغربين - والنزيل هو المسافر كما لا يخفى على العالمين -

وارد ہون اور یا ایک ملک مین دوسرے ملک مین سفر کر کے آوین اور نزیل تو مسافر کو ہی کہتے ہین جیسا کہ جاننے والون پر پوشیدہ نہین -

واما لفظ التوفي الذي يوجد في القرآن في حق المسيح وغيره من بني

مگر توفی کا لفظ جو قرآن مین حضرت مسیح اور دوسرون کے حق مین پایا جاتا ہے سو اُسمین بغیر معنی مارنیکے اور کوئی

آدم فلا سبيل فيه الى تاويل اخرى بغير الاماتة واخذنا معناه من النبي ومن اجل الصحابة

تاویل نہین ہوسکتی اور یہ معنے مارنے کے ہمنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اُس کے بزرگ صحابہ سے لئے ہین

+ (الفائدة) كلم الله موسى على جبل وكلم الشيطان عيسى على جبل فانظر الفرق بينهما ان كنت من الناظرين - منه

خدا ایک پہاڑ پر موسی سے ہمکلام ہوا اور ایک پہاڑ پر شیطان عیسی سے ہمکلام ہوا سو اس دونون قسم کے مکالمہ مین غور کر اگر غور کرنیکا مادہ ہے ۱۲

لا من عند انفسنا وانت تعلم ان الاماتة امر ثابت دائم داخل فی سنن الله القديمة
یہ نہیں کہ اپنی طرف سے گھڑے ہیں اور تو جانتا ہے کہ مارنا ایک امر ثابت دایم الوقوع اور خدا تعالیٰ کی قدیم سنتوں میں داخل ہے
وما من رسول الا توفی وقد خلت من قبل عیسے الرسل فاذا تعارض لفظ التوفی ولفظ
اور کوئی نبی ایسا نہیں جو فوت نہ ہوا ہو اور حضرت عیسیٰ سے پہلے جو نبی آئے وہ فوت ہو چکے ہیں اور جبکہ لفظ نزول اور لفظ توفی
النزول فان سلمنا وفرضنا صحت الحديث فلابد لنا ان نؤول لفظ النزول فانه ليس
میں معارضہ واقع ہوا پس اگر ہم حدیث کی صحت کو قبول کر لیں تاہم ہمارے لئے ضروری ہے کہ نزول کے لفظ کی تاویل کریں کیونکہ وہ
بموضوع لنزول رجل من السماء بل وضع لنزول مسافر من ارض بارض فما كان لنا
دراصل آسمان سے اترنے کے معنوں کیلئے موضوع نہیں ہے بلکہ وہ تو مسافروں کے نزول کیلئے وضع کیا گیا ہے سو یہ تو ہم سے نہیں
ان نترك معنى وضع له هذا اللفظ فی لسان العرب ونرد بينات القرآن وما نجد ذكر
ہو سکتا کہ اصل موضوع لہ کو چھوڑ دیں اور قرآن کی بینات کو رد کریں اور ہم کسی حدیث صحیح میں
السماء فی حديث صحيح وما نجد نظير النزول فی امم اولی† بل يثبت خلافه فی قصة يوحنا
آسمان کا لفظ بھی نہیں پاتے اور ہم اس نزول کی نظیر پہلی امتوں میں بھی نہیں پاتے بلکہ قصہ یوحنا میں اسکے
فلا شك ان هذه العقيدة اعنی عقيدة نزول المسيح من السماء مبتلاة بامراض لا بمرض واحد
خلاف پاتے ہیں پس کچھ شک نہیں کہ اس عقیدہ کو نہ ایک بیماری بلکہ کئی بیماریاں لگی ہوئی ہیں۔
يخالف بينات القرآن ويكذب امر ختم النبوة ويباين محاورات القوم ويخالف الآثار
قرآن کی بینات کا مخالف ہے ختم نبوت کے امر کی تکذیب کرتا ہے اور قوم عرب کے محاورات کے مغایر پڑا ہے اور ان
التی صرحت فيها موت المسيح فتفكروا ايها الناس ان كنتم من المتفكرين۔
احادیث کے برعکس ہے جن میں حضرت عیسیٰ کی موت کی تصریح ہے۔ پس اے لوگو فکر کرو اگر فکر کر سکتے ہو۔
واما الشق الثانی اعنی محاربات المسيح الموعود بعد النزول كما هو زعم
اور دوسرا شق یعنی یہ کہ مسیح موعود اترنے کے بعد لڑائیاں کرے گا جیسا کہ بعض
بعض الناس الذي ما كان الا كالغبی الجهول فهو ليس مذهبنا بل عندنا هو خيال باطل
جہال کا خیال ہے پس یہ ہمارا مذہب نہیں ہے اور ہمارے نزدیک یہ خیال باطل اور فضول ہے جو لائق قبول نہیں اور
لا يصلح للقبول وبعيد عن الحق واليقين وداخل فی نمط الفضول وكفی لبطلانه الحديث الذي موجود فی البخاری
حق اور یقین سے بعید ہے اور اس کے باطل کرنے کے لئے وہ حدیث کافی ہے جو صحیح بخاری میں لکھی ہے

† الفائدہ
قال الله تعالیٰ ان هذا لفی الصحف الاولی صحف ابراهيم وموسی وكذا لا نجد ذكر صعود عيسے وذكر نزوله فی التوراة ولا مثلا يشابهه وان التوراة امام لذكر الامثلة كلها ولاجل ذلك سماه الله اماما فی كتاب مبين
قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پہلی کتابوں یعنی توریت اور صحف ابراہیم میں بشواہد تعلیم قرآن موجود ہیں مگر ہم توریت میں حضرت عیسیٰ کے صعود اور نزول کا کچھ نشان نہیں پاتے اور نہ اسکی کوئی مثال پاتے ہیں حالانکہ توریت تمام مثالوں کیلئے امام ہے اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اسکا نام امام رکھا ہے
منہ

اعنی یضع الحرب یعنی لا یقاتل المسیح الموعود ولا یحارب بل یفعل کلما یفعل بالنظر والھمۃ
یعنے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یضع الحرب جس کے یہ معنے ہین کہ مسیح موعود کفار سے نہین لڑیگا اور نہ جنگ کریگا بلکہ جو کچھہ کریگا
ویجعل اللہ فی نظرہ تاثیرات عجیبۃ وفی انفاسہ برکات غریبۃ ویجعل فی فہمہ وعقلہ
اپنی نظر اور ہمت سے کریگا اور خدا اُسکی نظر مین عجیب عجیب تاثیرات رکھدیگا اور اُسکی فہم اور عقل کو تلوار اور نیزہ کی قوت دیگا اور اُسکو دلائل
قوۃ السیف والسنان ویعطی لہ بیانا مملوا من البرھان وحججا قاطعۃ لعذرات
سے بھرا ہوا بیان عطا کرے گا اور ایسی حجتین اُس کو سکھلاے گا جو اہل طغیان کا قطع
اھل الطغیان فھذہ ھی الحربۃ السماویۃ التی ما صنعھا ایدی الانسان بل اعطیت من
عذرات کرین پس یہی آسمانی حربہ ہے جسکو انسان کے ہاتھون نے نہین بنایا بلکہ رحمان کے ہاتھون
ید اللہ الرحمان ونزلت من السماء لا من اعمال اھل الارضین فالحاصل ان اعتقادنا
سے ملا ہے اور آسمان سے نازل ہوا ہے نہ زمین کی کارستانیون سے پس خلاصہ کلام یہ ہے
ھو ھذا لا کما فہم الواشی الغبی والنمام الدنی فانہ خطاء فاحش عندنا ونخطی قائل تلک
جو ہمارا اعتقاد یہی ہے جو ہمنے ذکر کر دیا نہ جیسا کہ اس نکتہ چین کُند ذہن اور سفلہ مزاج نے سمجھا اور وہ ہماری نزدیک صریح غلطی ہے
الاقوال وقد اخطاء من قال ووقع فی ضلال مبین۔ فالحق الذی ارانا الحق الحکیم
اور ہم ایسے قائل کا تخطیہ کرتے ہین بیشک خطا کی جسنے ایسا کہا اور صریح ضلالت مین پڑگیا پس وہ حق جو ہمکو حکیم مطلق نے دکھلایا
وانبانا اللطیف العلیم ھو ان حربۃ المسیح الموعود سماویۃ لا ارضیۃ ومحارباتہ کلھا
اور لطیف علیم نے بتلایا وہ یہی ہے کہ مسیح موعود کا حربہ آسمانی ہے نہ زمینی اور لڑائیان اُسکی روحانی نظرون کے
بانظار روحانیۃ لا باسلحۃ جسمانیۃ وھو یقتل الاعداء بعقد النظر والھمۃ اعنی
ساتھہ ہین نہ جسمانی ہتیارون کے ساتھہ اور وہ دشمنون کو نظر اور ہمت سے قتل کریگا یعنی تصرف باطن اور اتمام
بتصرف الباطن واتمام الحجۃ لا بالسھام والرماح والمشرفیۃ ولہ ملکوت السماء لا ملکوت
حجت کے ساتھہ نہ تیر اور نیزہ اور تلوار سے اور اُس کی آسمانی بادشاہت ہے نہ زمینی۔
الارضین واما الذین ینتظرون مسیحا یاتی بالجنود ویخرج کالاسود ویقتل کل من
اور وہ لوگ جو ایک مسیح کی انتظار کرتے ہین جو لشکرون کے ساتھہ آئیگا اور ہر یک کافر کو جو ایمان
لم یؤمن من الکافرین۔ وینزل کصاعقۃ محرقۃ من السماء ولا یکون لہ شغل من غیر
نہ لاوے قتل کر دے گا اور آسمان سے ایک جلانیوالی بجلی کیطرح نازل ہوگا اور بجز خون ریزی کے اُسکا کوئی اور شغل

سفك الدماء ويكون حريصاً على قتل نفس ولو كان خنزيرا ويأخذ السيف البتار

نہ ہوگا اور وہ قتل کرنے پر بڑا حریص ہوگا اگرچہ خنزیر ہی ہو اور قبل اس کے جو اپنی حجت منکرون

قبل ان يتم حجته على المنكرين۔ فنحن لسنا منهم ولا نعرف ذلك المسيح ولا نعلم ولا ندري

پر پوری کرے آتی ہی تلوار پکڑ لے گا سو ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں اور ہم ایسے مسیح کو نہیں پہچانتے اور ہم خدا

اثرا من تلك الاباطيل فی كتاب الله المبين۔ ولا نقبل هذه العقيدة ابدًا ولسنا من الذين

تعالی کی کلام میں ان عقاید کا کچھ بھی نشان نہیں پاتے اور ہم ایسے نہیں کہ ان باتوں کو ایک اندھے مقلد کی

يقرون به مقلدين كالعمين۔ فالحاصل انه ليس من عقائدنا بل انما هو من عقائد شيخ بطالوی

طرح مان لیں پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ باتیں ہمارے عقائد میں سے نہیں ہیں

صاحب الاشاعة مضل الجماعة اعنی محمد حسین وامثاله الذين هم فلاح تلك الزراعة فالمختصر

بلکہ یہ شیخ بٹالوی کے عقائد ہیں جو صاحب اشاعۃ اور مضل جماعت ہے اور ایسا ہی اُسکے ہمخیالوں کا جو اس کھیتی کے

ان هذا المسلك من مساعيهم التی يسعون وآرائهم التی ترون وانهم قد رسوا عليه وليسوا

بونے والے ہیں یہی عقیدہ ہے پس خلاصہ کلام یہ کہ یہ اُنہیں کا مسلک ہے جسپر وہ چل رہے ہیں اور یہ اُنہیں کی رائیں ہیں جو تم دیکھتے

بالمنتهين الراجعين بل يخبرون عنه على المنابر ويذكرونه متباشرين۔ ومن اعظم مُنيتهم

ہو اور وہ ان خیالات پر خوب جمے ہوئے ہیں اور باز آنیوالے اور رجوع کرنیوالے نہیں ہیں بلکہ منبروں پر چڑھ چڑھ کر یہ خبریں بتلاتے ہیں

النفسانية ان يجئ مسيحهم الموهوم كالمليك الجبار ويقتل كل من فی الارض من الكفار ويجمع

اور اُنکو یاد کرکے ایک دوسرے کو خوشخبری دیتے ہیں اور انکی نفسانی خواہشوں میں سے بڑی خواہش یہی ہے کہ اُنکا خیالی مسیح دنیا میں آوے اور

غنائم كثيرة قنطارًا على القنطار ثم يجعل البطالوی واخوانه من المتمولين واما نحن فلا نعتقد

تمام کافروں کو قتل کرے اور پھر بہت سی لوٹ کے مالوں سے بٹالوی اور اسکے بھائیوں کو مالدار کردیوے مگر ہم ایسا اعتقاد نہیں رکھتے

كذلك بل نعلم انهم اخطأوا فی هذه الآراء واجنّهم الليل وبعدوا عن الضياء فما فهموا وما

بلکہ ہم جانتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنی رائوں میں خطا کی اور ایک رات اُنپر پڑ گئی اور روشنی سے دور جا پڑے پس اُنہوں نے

مسّوا مسلك المتبصرين۔ وما سقوا من المعارف النبوّية والاسرار الالهية بل اكلوا فضلات

کچھ نہ سمجھا اور سمجھنے والوں کے مسلک کو چھوا بھی نہیں اور اُنہوں نے معارف نبویہ اور اسرار الٰہیہ میں سے کچھ بھی نہیں پیا بلکہ اُنہوں نے اُن لوگوں کا

قوم ضلوا من قبل ونبذوا كتاب الله وراء ظهورهم ورضوا باقوال المختارين۔ وكان سرّ هذه

فضلہ کھایا جو پہلے اُن سے راہ کو بھول چکے تھے اور خدا تعالی کی کتاب کو اُنہوں نے پس پشت پھینکدیا اور ان لوگوں کی باتوں پر راضی ہوگئے جو دروغگو تھے

العقيدة من ادق المسائل واصعبها فما فهمه آراء سطحية وعقول ناقصة واختاروا طرقا
اور اس عقیدہ کا بھید بہت باریک اور مشکل مسائل میں سے تھا اسلئے موٹی سمجھ اور ناقص عقل والے اسکو سمجھ نہ سکے اور اور راہیں جلدی
دون ذلك مستعجلين. فتم ما جاء في فيج اعوج من اصدق الصادقين وان في هذا برهانا
سے اختیار کر لیں سو وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو فیج اعوج کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اور وہ اصدق
للمتفكرين. ثم تفضل الله علينا وكشف هذا السر فضلا ورحما وهو ارحم الراحمين۔
الصادقین ہے اور فکر کرنیوالوں کے لئے اسمیں ایک دلیل ہے پھر خدا تعالی نے ہمپر فضل کیا اور فضل اور رحم سے یہ بھید ہمپر کھولدیا اور وہ ارحم الراحمین ہے
يرقّي من يشاء ويحطّ من يشاء ويجعل من يشاء من العارفين. وعلّمنا بتعليمه وفهّمنا بتفهيمه
جسکو چاہتا ہے اوپر لیجاتا ہے اور جسکو چاہتا ہے نیچے پھینکتا ہے اور جسکو چاہتا ہے عارفوں میں داخل کرتا ہے سو ہمنے اسکی تعلیم سے معلوم کیا
وايّدنا بتكريمه وهو خير المؤيدين. والهمنا ان الحرب حرب روحاني بنظر روحاني واعجبني انهم يقرؤن ان عيسى
اور اسکی سمجھانے سے سمجھے اور اس خیر المؤیدین نے ہمکو مدد دی اور ہمارے رب نے ہمیں الہام دیا کہ مسیح موعود کی لڑائیاں روحانی لڑائیاں ہیں جو روحانی
لا يقاتل ياجوج وماجوج بل يدعوا عليهم عند اشتداد المصائب وهجوم الاعداء كالسهم الصائب
نظر کے ساتھ ہونگی اور تعجب ہے کہ لوگ پڑھتے ہیں جو عیسے یاجوج ماجوج سے نہیں لڑیگا بلکہ سخت مصیبتوں کے وقت بد دعا کرے گا۔
وكذلك يقرؤن لفظ النظر في كتب الاحاديث ثم ينسونه ولا يتدبرون كالعاقلين ختم الله على
اور نیز وہ لفظ نظر کا کتب احادیث میں پڑھتے ہیں اور پھر بھول جاتے ہیں اور عاقلوں کیطرح نہیں سوچتے خدا تعالی نے
قلوبهم فلا يفهمون دقيقة من دقائق المعرفة ولا نكتة من نكات الحكمة بل نرى ان ذهنهم
ان کے دلوں پر مہر کر دی پس وہ معرفت کے دقیقوں میں سے کسی دقیقہ کو اور حکمت کے نکتوں میں سے کسی نکتہ کو بھی نہیں سمجھتے بلکہ ذہن ان کا
مزمهر ودجنه مكفهر فلا يستشفون لآلي الحقائق ولا يمعنون في الدقائق ويسبحون على سطح الالفاظ وليسوا في
بہت ٹھنڈا پڑ گیا ہے اور بادل اس ذہن کا تہ بتہ ہے پس وہ حقیقت کے موتیوں کو عمیق نظر سے دیکھ نہیں سکتے اور الفاظ کی سطح پر تیرتے
بحر المعاني غواصين. ومن يفهّم رجلا ما فهّمه الله ومن لم يهده الله فكيف يكون من المهتدين
ہیں اور معانی کے دریا میں غوطہ نہیں مار سکتے اور ایسے آدمی کو کون سمجھائے جسکو خدا نے نہیں سمجھایا اور جسکو خدا نے ہدایت نہیں دی وہ کیونکر ہدایت یابہ ہو جائے
هذه هي العقيدة التي اشهرناها في كتبنا غير مرة ولاجل ذلك كفرنا
یہ وہی عقیدہ ہے جسکو ہمنے اپنی کتابوں میں کئی جگہ ذکر کیا ہے اور انہیں امور کے لئے ہم کافر ٹھہرائے گئے
واوذينا وكذبنا وافردنا كالذي يترك في البوادي والفلوات منفردا فنحن في هذه الاوان
اور دکھ دئے گئے اور جھٹلائے گئے اور ہم ایسے اکیلے چھوڑے گئے جیسا کہ کوئی جنگل میں اکیلا چھوڑا جاتا ہے سو ہم اسوقت ایک ایسے مسافر کی طرح ہیں

كغريب في خانٍ لا كشغف في حماية اخوان لا نريد الرياسة بل آثرنا الخصاصة ونبذنا

جو سرائے مین آترا ہوا ہو نہ ایسے شخص کیطرح جو فساد کرنیوالا اور اپنے بھائیون کی حمایت میں مفسدہ پرداز ہو ہم کسی ریاست کو نہین چاہتے

فروة امارة ورضينا بعباءة فقر وما بالينا طعن نظّارة ولا لوم اللائمين - فلا تبادر بالا

بلکہ درویشی اختیار کی اور ہمنے ریاست کی پوستین کو پھینکدیا اور فقیرانہ گودڑی اختیار کرلی اور دیکھنے والونکے طعن اور ملامت کی کچھہ بھی پروانہ کی - سوائے

كاس قسيسين الى ظن السوء ولا تنفض هذه يديك فان امرنا مبين واضح وليس

پادریون کے پیالے چاٹنے والے بدظنی کیطرف جلدی مت کر اور اپنے شہرین مت ہلا کیونکہ ہمارا حال روشن ہے اور کوئی بات تیری اختیار

شئ في يديك ولست من الحاكمين - فان كنت تشتاق ان تستقري طرق النميمة فاعلم

مین نہین اور نہ تو حاکم ہے اور اگر تجھے یہی شوق ہے کہ نکتہ چینی کی راہون کو ڈھونڈے پس جان کہ

انك خائب ولا يحصل لك شئ من غير ظهور سيرك الذميمة ولا تقدر ان تخفي ما ابداه ربنا

کہ یہ مطلب تیرا پورا نہین ہوگا اور تو نامراد رہے گا اگر ہوگا تو یہی کہ تیری بری خصلتین ظاہر ہونگی اور تو اسپر قادر نہین ہوسکیگا

ولا تضر من حفظه الله وهو خير الحافظين - فاعرض عنها واشتغل بنضرة دنياك وخضرتها

کہ جس چیز کو خدا نے ظاہر کیا اسکو چھپاوے اور جسکو خدا بچائیگا کبہی تو اسکو ضرر نہین پہنچا سکتا اور خدا سب محافظون سے بہتر ہے پس تو ان باتون سے کنارہ کر اور

واصطبح واغتبق وافرح على جيفتها ولا تدخل فيما لست اهله ولا تغضب ولا تشتعل فان مقت الله

اپنی دنیا کی تازگی اور سبزہ مین مشغول رہ اور دن رات شراب پی اور دنیا کی مردار پر خوشی کر اور ان باتون مین دخل مت دے جنکی لیاقت تجھہ مین نہین اور غضبناک

اكبر من مقتك وان ناره تحرق الظالمين -

نہو اور مت بھڑک کیونکہ خدا تعالی کا غضب تیرے غضب سے زیادہ ہے اور اسکی آگ ظالمونکو جلا دیتی ہے -

والعجب ان اكابر المسيحيين خُدعوا فيك وما عرفوك حق المعرفة الى هذا الوقت وعجزوا

اور تعجب کہ بڑے پادریون نے تجھہ مین دہوکا کھایا اور اسوقت تک تجھہ کو نہین پہچانا جیسا کہ حق پہچاننے کا ہے

من فض سرك وكشف دغواك وادراك عمقك واكلتهم كالخادعين - يا حسرة عليهم لم يضيعون اموالهم

اور تیرے بھید کے پہچاننے اور تیری تہ تک پہنچنے سے قاصر رہے اور تونے دہوکا دیکر انکو کھا لیا - انپر افسوس کہ وہ کیون تیری جیسے

على امثالك ولم لا يرجعون الى اليقظة بعد التجارب المولمة ولم لا يعرفون البطالين -

لوگون پر اپنے مال ضایع کررہے ہین اور کیون دکھ ناک تجربون کے بعد بیدار نہین ہوتے اور کیون بطالون کو نہین شناخت کرتے -

واما قولك ان قسيسي هذا الزمان ليسوا دجالا معهودا فهذا دجلك الاكبر

اور تیرا یہ قول کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہین ہین تو یہ تیری دجالیت ہے اور تو نے مجھے

وسئلت عنی دلیلا علیه فاعلم ان هذا لیس قولی بل قاله المسیح من قبلی فانظر
اس دعوے کی دلیل پوچھی تھی سو تجھے معلوم ہو کہ یہ فقط میرا ہی قول نہین بلکہ مجھ سے پہلے مسیح نے بھی یہی کہا ہے سو تو
فی انجیل لوقا فی الاصحاح الثالث من آیة ۲۴ الی ۳۰ فستجد ما قلنا بمزایاه
انجیل لوقا تیسرے باب چوبیس آیت مین غور کر کہ یہی قول ہمارا مع شے زائد پاۓ گا اور
وهو هذا یا عدو الطیبین فقال لهم اجتهدوا ان تدخلوا من الباب الضیق فانی اقول
وہ یہ ہے اے پاکون کے دشمن - پس مسیح نے انسے یعنے حواریون سے کہا کہ کوشش کرو تا تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ
لکم ان کثیرین سیطلبون ان یدخلوا ولا یقدرون من بعد ما یکون رب البیت قد قام
مین تمہین کہتا ہون کہ بہتیرے چاہین گے کہ داخل ہون پر داخل نہین ہو سکین گے اسکے بعد گھر کا مالک اُٹھا اور
واغلق الباب وابتدءتم تقفون خارجًا وتقرعون الباب قائلین یارب یارب افتح لنا —
دروازہ بند کر لیا اور تمنے دروازہ کے باہر کھڑے ہو کر یہ بات کہتے ہوۓ دروازہ کو کھٹکھٹانا شروع کیا کہ اے ہمارے مالک اے ہمارے مالک ہمارے لیے دروازہ کھول
یجیب ویقول لکم لا اعرفکم من این انتم حینئذ تبتدؤن تقولون اکلنا قدامك وعلمت
وہ جواب دیگا اور کہیگا کہ مین نہین پہچانتا کہ تم کہان سے ہو اُسوقت تم یہ کہنا شروع کروگے کہ ہمنے تیرے سامنے کھایا اور تو نے ہماری
فی شوارعنا فیقول اقول لکم لا اعرفکم من این انتم تباعدوا عنی یا جمیع فاعلی الظلم هنالك
گلیون مین تعلیم دی پس وہ کہیگا کہ مین تمہین کہتا ہون کہ مین تمہین نہین پہچانتا کہ تم کہان سے ہو اے ظلم پیشہ لوگو میرے سامنے
یکون البکاء وصریر الاسنان متی رأیتم ابراهیم واسحاق ویعقوب وجمیع الانبیاء فی ملکوت
سے دور ہو اُسوقت رونا اور دانت پیسنا ہوگا جب تم دیکھوگے کہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور تمام انبیا خدا کی بادشاہت مین
الله وانتم مطروحون خارجًا ویاتون من المشارق والمغارب ومن الشمال والجنوب ویتکؤن
داخل ہوۓ اور تم باہر ڈالے گئے اور مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے آئینگے اور خدا کی بادشاہت مین
فی ملکوت الله وهوذا الاخرون یکونون اولین واولون یکونون آخرین — هذا ما کتبنا من
بیٹھین گے تب جو پچھلے ہین وہ پہلے ہونگے اور جو پہلے ہین وہ پچھلے ہون گے — یہ وہ مضمون ہے جو ہمنے
کتابکم انجیل لوقا بعبارته العربیة وما زدنا وما نقصنا بل رقمناه کما هو کالناقلین
تمہاری انجیل لوقا مین سے اُس کی عربی عبارت مین لکھا ہے اور ہمنے زیادہ کیا اور نہ کم کیا بلکہ جیسا وہ تھا ویسا ہی نقل کر دیا ہے
وللمستنکرین المستعرفین ان یرجعوا الی ذلك الکتاب ان کانوا من الممترین
اور وہ لوگ جو منکر اور تحقیق کے طالب ہین انکو اختیار ہے کہ اگر اُن کو ہماری تحریر مین شک ہو تو اُس کتاب

فلا تضرب عنه صفحًا ولا يلفحك الحقد لفحًا وفكّر كالمنصفين ۔ وانظر ان المسيح

پس اسکی انکار مین مونہہ پھیر انہ کر ایسا نہ ہو کہ کینہ تجھہ کو جلا دے اور منصفون کیطرح فکر کر اور اس بات مین غور کر

سمّاکم فی ھذہ الآیۃ فاعلی الظلم وقال لاعرض عنکم فی یوم القیامۃ واتصدّی بالصدود

کہ حضرت مسیح نے اس آیت مین تمہارا نام ظالم رکھا ہے اور کہا کہ قیامت کے دن تم سے کنارہ کرونگا اور کہونگا کہ تم میری جماعت

واقول لستم منی ولا من ھذا الجنود فاخسئوا یا معشر الظالمین الکافرین ۔

مین سے نہین ہو سوائے ظالمو کافرو دور ہو

واشار الی انکم لبستم الحق بالباطل وترکتم امرہ وکنتم قومًا دجالین ۔ وانت تعلم

اور اس بات کیطرف اشارہ کیا کہ تم نے حق کو باطل کے نیچے چھپا دیا اور تم ایک دجال قوم ہو اور تجھے معلوم ہو کہ

ان حقیقۃ الظلم وضع الشئ فی غیر موضعہ عمدًا وبالارادۃ لینتقب وجہ المحجّۃ

ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شئے اپنے موقعہ سے اٹھا کر عمدًا غیر محل پر رکھی جائے تا راہ چھپ جاوے اور استفادہ

ویسدّ طریق الاستفادۃ ویلتبس الامر علی السالکین ۔ فالظالم ھو الذی یحلّ محلّ

کا طریق بند ہو جاوے اور چلنے والون پر بات ملتبس ہو جاوے پس ظالم اس کو کہین گے جو محرفون

المحرفین ویبدل العبارات کالخائنین ویجترء علی الزیادۃ فی موضع التقلیل والتقلیل

کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگونکی طرح عبارتون کو بدلا دے اور جرأت کرکے کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم

فی موضع الزیادۃ کیفًا وکمًّا وینقل الکلمات من معنی الی معنی ظلمًا وزورًا من غیر

کر دیوے کیا کیفیت کی رو سے اور کیا کمیت کی رو سے اور محض ظلم اور جھوٹھ کی راہ سے کلمون کو ایک معنی سے دوسرے

وجود قرینۃٍ صارفۃٍ الیہ ثم یاخذ یدعو الناس الی مفتریاتہ کالخادعین ۔ وما

معنون کیطرف لیجائے حالانکہ اسکے اس فعل کے لئے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو اور پھر اس بناء پر دھوکہ دینے والون کیطرح

معنی الدجل والدجالۃ الا ھذا فلیفکر من کان من المفکرین

لوگون کو اپنی مفتریات کیطرف بلانا شروع کرے اور دجّالیت کے معنی بجز اسکے کچھ نہین پس جو شخص فکر کرسکتا ہے اسمین فکر کرے

والقی فی روعی ان المسیح سمّی الآخرین من النصاری الدجّالین

اور میرے دلمین ڈالا گیا ہے کہ حضرت مسیح نے آخری زمانہ کے نصاری کا نام دجال کہا اور ایسا

لا الاولین وان کان الاولون ایضًا داخلین فی الضالین المحرفین والسرّ فی ذلک

نام پہلون کا نہین رکھا اگرچہ پہلے بھی گمراہون مین داخل تھے اور کتابون کی تحریف کرنیوالے تھے سو اسمین بھید یہ ہے

ان الاوّلین ما کانوا مجتہدین ساعین لاضلال الخلق کمثل الآخرین بل ماکانوا

کہ پہلے نصاریٰ خلق اللہ کے گمراہ کرنیکے ایسی سخت کوششین نہین کرتے تہے جیسی پچھلون نے کین بلکہ وہ ان کوششون پر

علیہا قادرین وکانوا کرجل مُصفد فی السلاسل ومقرن فی الحبال وکالمسجونین

قادر نہیں تہے اور ایسے تہے جیسے کوئی زنجیرون مین جکڑا ہوا اور قیدی ہو۔

واما الّذین جاؤا بعدہم فی زماننا ھذا ففاقوا اسلافہم فی الدجل والکذب ووضع اللہ

مگر وہ لوگ جو انکے بعد ہمارے اس زمانہ مین آئے وہ دجالیت مین اپنے پہلے بزرگون سے بڑہ گئے اور خدا تعالی نے اپنے

عنہم ایاصرہم واغلالہم ونجاہم عن السلاسل التی کانت فی ارجلہم ابتلاءً من عندہ

بندون کا امتحان کرنیکے لئے انکی ہت کڑیون اور انکے طوق گردنون کو ان سے الگ کردیا اور اُن زنجیرون سے ان کو

وکان قدرًا مقضیًّا من ربّ العالمین وکان قدّر اللہ ان یبرزوا بعد الف سنۃ من الہجرۃ حتی

نجات دیدی جو اُن کے پیرون مین تہے اور یہی ابتدا سے مقدر تہا اور ایک ہزار ہجری گذرنیکے بعد ان کا خروج شروع

ظہروا فی ھذہ الایام کغول خُلّص واخرج من السجن ثم استوی علی راحلتہ لا ویا الی زافرتہ

ہوا یہان تک کہ اِن دنون مین وہ ایک ایسے دیو کیطرح ظاہر ہوئے جو زندان سے نکلا اور اپنی سواری پر سوار ہوا اور اپنے

وحزب خلقوا علی شاکلتہ وکانوا لقبولہ مستعدین۔ ثم اشاعوا کیف شاؤا من انواع الکفر

اُن عزیزون اور اُس گروہ کیطرف رُخ کرلیا جو اُسکے مادہ کے موافق اور اُسکے قبول کرنیکے لئے مستعد تہے۔ پہر اُنہون نے

واصناف الوسواس وکانوا قومًا متمولین۔ وھذا ھو الذی کتب فی الصحف الاولی ان الثعبان

جس طرح چاہا کفرون کو شائع کیا اور طرح طرح کے وساوس پہیلائے کیونکہ وہ ایک مالدار قوم ہے اور یہی پیشگوئی ہے جو پہلی کتابون مین

الذی ھو الدجال یلبث فی السجن الی الف سنۃ ثم یخرج بفوج من الشیاطین فلیتذکر

لکہی گئی ہے کہ وہ اژدہا جو دجال ہے ہزار برس تک قید رہے گا اور پہر ہزار برس کے بعد شیاطین کی ایک فوج کے ساتہ نکلیگا

من کان من المتذکرین۔ کذلک خلصوا بعد الالف وتناسوا ذمام اللہ ونکثوا عہودہ

سو اسی طرح وہ ہزار برس کے بعد نکلے اور خدا کی حرمت اور اسکو عہد کو بہلا دیا اور کل عہدون کو توڑدیا

واحفظوا ربہم مجترئین۔ وجمعوا کل جہدہم لاضلال الناس واستعملوا المکائد

اور شوخیان کرکے اپنے رب کو غصہ دلایا اور اپنی تمام کوششون کو لوگون کے گمراہ کرنے مین اکٹہا کردیا

کالخناس وجاؤا بسحر مبین۔ واضاعوا التقوی والعمل الصالح واتکاؤا

اور تمام تدابیر کو کام مین لائے اور تقوے اور نیک عمل کو ضائع کیا اور ایسے

علی کفارة لا اصل لها واتبعوا کل اثم واستعذبوا کل عذاب وکذبوا
کفارہ پر تکیہ کر بیٹھے جس کی کچھہ بھی اصل نہین اور ہر ایک گناہ کی اونہون نے پیروی کی اور ہر ایک عذاب کو شیرین
المقدسین وتجنوا وقالوا نحن عباد المسیح واحبائه وهیهات ان تراجع الفاسقین
سمجہہ لیا اور پاک لوگون کی تکذیب کی اور کوشش کی جو انکے عیب ڈہونڈہین اور کہا کہ ہم مسیح کے بندے ہین اور اسکے پیارے ہین مگر یہ کہان
مقت الصالحین۔ وقد سمعت آنفا ان المسیح سماهم فاعلی الظلم وسمعت ان الظلم
ہوسکتا ہے کہ ایسے فاسقون کے ساتھہ نیکبختون کا میل جول ہو اور تو ابہی سن چکا ہے کہ مسیح نے انکا نام ظلم کے مرتکب اور بدکار رکہا ہے اور تو نے
والدجل شیء واحد وقد قال الله تعالی آتت اکلها ولم تظلم منه شیئا ای لم تنقص
یہ بہی سن لیا ہے کہ ظلم اور دجالیت ایک ہی چیز ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے کہ اس باغ نے اپنا پورا پہل دیا اور اسمین سے کچھہ کم نہ کیا
واطلاق الظلم علی النقص الذی کان فی غیر محله او الزیادة التی لیست فی موضعها
اور لفظ ظلم کا ایسی کمی پر اطلاق کرنا جو غیر محل ہو یا ایسی زیادتی پر جو بے موقع ہے ایک ایسا امر ہے
امر شائع متعارف فی القوم وهذا هو الدجل کما لا یخفی علی المتبصرین۔
جو قوم مین شائع متعارف ہے اور اسی کا نام دجالیت ہے جیسا کہ سمجہہ دار لوگون پر پوشیدہ نہین۔
فلا شک ان قسیسی هذا الزمان دجالون کذابون یهلکون عوام الناس
پس کچھہ شک نہین کہ اس زمانہ کے پادری دجال کذاب ہین جو عام لوگون کو اپنے افسونہ کی
من نفثات فیهم وکل نوع خداع فیهم الختر یلمع من جبهتهم والتلبیس من صورتهم ولا نجد
پہونکون اور اپنے فریبون سے ہلاک کر رہے ہین فریب انکی پیشانیون پر چمکتا ہے اور حق پوشی انکی صورت سے ظاہر ہے
فی مکایدهم ودجلهم نظیرهم فی تصاریف الزمان ولا مثیلهم فی نوع الانسان یقتحمون
اور ہم انکے فریبون اور انکی دجالیت مین اگلے پچھلے زمانہ مین کوئی نظیر نہین پاتے اور نہ نوع انسان مین انکی مانند دیکھتے
الاخطار لیضلوا الدیار ویبذلون المال للذی رغب الی دینهم ومال وتجدهم فی کل
ہین مشکل جگہون مین گمراہ کرنیکے لئے دہس جاتے ہین اور بہت سا مال ایک ایسے آدمی پر خرچ کر دیتے ہین جو انکے دین کیطرف رغبت کرے
تلبیس وسیع المورد وفی کل خداع مبسوطة الید وتجدهم فی کل کید ماهرین۔ وکما ان
اور ہر ایک فریب مین ان کا ایک بڑا وسیع گھاٹ ہے اور ہر ایک مکر مین بڑے لمبے ہاتہہ ہین اور وہ ہر ایک منصوبہ مین ماہر ہین اور جیسا کہ
المسیح یسمیهم الدجالین فاعلی الظلم کذلک القرآن سماهم دجالین۔ وقال یا اهل
مسیح علیہ السلام نے انکا نام دجال رکہا ہے اسیطرح قرآن بہی انکو دجال کے نام سے موسوم کرتا ہے کیونکہ قرآن نے فرمایا ہے اے اہل

الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون۔ یعنی لم لا تتجافون

کتاب کیون باطل کے ساتھہ حق کو مخلوط کرتے ہو اور تم دانستہ حق کو چھپا رہے ہو یعنے کیون تم اِس بات سے

عن الاشتطاط فی تحریف کلمات اللہ وانتم تعلمون ان الصدق وسیلۃ الفلاح

کنارہ نہین کرتے کہ الٰہی کلمات کی تحریف مین حد سے زیادہ بڑھی جاتے ہو اور تم جانتے ہو کہ سچائی نجات کا موجب

والکذب من آثار الطلاح وفی التزام الحق نباھۃ وفی اختیار الزور عاھۃ فایاکم

اور جھوٹھ تباہی کی علامت ہے اور حق کے اختیار کرنے مین نیکنامی اور جھوٹھہ کے اختیار کرنے مین آفت ہے سو تم

وطرق الکذابین۔ فاشار اللہ فی ھذا ان علماء النصاری ھم الدجالون المفسدون

کذابون کا طریق چھوڑ دو۔ پس اِس آیت مین خدا تعالی نے اِس طرف اشارہ کیا کہ نصاریٰ کے علماء درحقیقت دجال اور مفسد

اعداء الحق واھلہ نسوا ظلمۃ الرمس فلا یذکرون ماثم وحب الشھوات فیھم عمّ

ہین اور حق اور حق پرستون کے دشمن ہین قبر کی تاریکی کو بھلا دیا سو وہ اس خوف کو جو اُس جگہ ہے یاد نہین کرتے اور نفسانی شہوتون کی

وتم وغاب اثر الدّین۔

محبت اُنہین پھیل گئی اور کمال تک پہنچ گئی اور دین کا نشان گم ہو گیا۔

واشرب حسّی ونبأنی حدسی انھم لا یمتنعون ولا ینتھون حتی یروا

اور میری دانش اور میری فراست یہ خبر دیتی ہے کہ یہ گرستان تو عیسائی فساد سے باز نہین آئینگے جبتک خدا تعالی

مثل سنن اللہ التی خلت من قبل ویروا اغمرۃ الذی یضرم فی الاحشاء الجمرۃ

کے اُن قوانین قدیمہ کو نہ دیکھہ لین جو پہلے گذر چکے ہین اور جبتک ایسی بھوکھہ کو نہ دیکھہ لین جو اندر کو جلاتی ہے اور جبتک ایسے درد ناک نہ ہو

ویکونوا کجریح نوّب منا لمّین۔ فحاصل الکلام انھم الدجال المعھود وانا المسیح الموعود

جائین جیسا کہ کوئی حوادث کا مارا ہوتا ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہی لوگ دجال معہود ہین اور مین مسیح موعود ہون

وھذا فیصلۃ اتفق علیہ القرآن والانجیل واکدھا الرب الجلیل فما لکم لا تقبلون

اور یہہ وہ فیصلہ ہے جس پر قرآن اور انجیل دونون اتفاق رکھتے ہین اور اُسکو موکد طور پر خدا تعالی نے بیان فرمایا ہے پس کیا

فیصلۃ اتفق علیھا حکمین عدلین اتفرون من الامر الواضح وتعرضون عرضکم للمفاضح

وجہ کہ تم ایسے فیصلہ کو قبول نہین کرتے جسپر دو عادل حاکمون نے اتفاق کیا ہے کیا تم ایک کھلی کھلے امر سے گریز کرتے اور اپنی آبرو کو رسوائی

وتعرضون عن نصاحۃ الناصح وتسبون متنغلین۔ مالکم لا تتنبھون علی ھذا

کا نشانہ بناتے ہو اور ایک نصیحت دینے والے کی مخلصانہ نصیحت سے کنارہ کش اور مشتعل ہو کر گالیان نکالتے ہو تمہین کیا ہو گیا کہ تم ان باتون سے متنبہ ہو کر

ولا تخافون ولا تدمع اجفانکم ولا ییبد عرجفانکم ولا تتوبون متندمین - الا ترون انکم

نہین ڈرتے اور تمہارے آنسو جاری نہین ہوتے اور تمہاری بدن پر لرزہ نہین پڑتا اور پشیمان ہوکر توبہ نہین کرتے - کیا تم نہین دیکھتے

اغربتم وشذذتم فی ھذہ العقائد وترکتم الاصل وتمایلتم علی الزوائد وخالفتم الاولین

کہ انہونی اور نادر باتین تمہارے عقیدون مین داخل ہین اور تمنے اصل کو چھوڑ دیا اور زاید اور بے اصل باتون پر جھک گئے اور پہلون

والاخرین - لم لا تسمعون قول الداعی ولا تتبعون الراعی بل تلدغون کالافاعی

اور پچھلون کی تمنے مخالفت کی - تم کیون ایک بلانیوالیکی آواز کو نہین سنتے اور چرانیوالیکے پیچھے نہین چلتے بلکہ تم سانپونکی طرح کاٹتے اور درندے

وتثبون کالذئب الساعی وتمشون صما بکما عمیا متکبرین مغرورین - وانما مثلنا

والے بھیڑئے کیطرح حملہ کرتے ہو اور تم اپنے چلنے کیوقت نہ سنتے نہ بولتے نہ دیکھہ سکتے اور تکبر اور غرور مین چلے جاتے ہو اور تمہین دعوت کرنیکے

فی دعوتکم لمثل الذی یحاور عجماء او ینادی صخرۃ صماء او یکلم المیتین - یا حسرۃ

وقت ہماری مثال ایسی ہی جیسے کوئی گونگے سے بات کرے یا ایک پتھر سخت کو بلاوے یا مُردون سے بات کرے - ہائے ان

واھا علی ھؤلاء المتنصرین کیف یعرضون عن الحق الصریح ویضطجعون ضجعۃ المستریح

کرسٹانون پر افسوس ہے کہ وہ حق سے کنارہ کش جاتے ہین اور ایسے سو رہے ہین جیسے کوئی بڑے آرام سے سوتا ہے اور خوبصورت

ویترکون ذیل الصبیح الملیح ویمیلون الی الشنیع القبیح ویابون اللہ مغمطین - نبذوا

عقاید کا دامن چھوڑتے اور مکروہ عقیدون کیطرف جھکے جاتے ہین اور ناشکری کے ساتھ خداتعالی کی نافرمانی کرتے ہین خداتعالی کے حکم کو یون

امرہ نبذ الحذاء المرقع وکفروا بالکتاب الموقع مجترئین -

پھینکدیا جیسی ایک پرانی پھٹی جوتی کو پھینکدیا جائے اور ایسی کتاب سے جس پر الہی نشان ہے بڑی شوخی سے انکار کر دیا ہے -

الی الدنیا اوی حزب الاجانی — وحسبوھا جنی حلوا المجانی

ان لوگون نے جو بہت ہی گناہون مین مبتلا ہین دنیا کو اپنا جا پناہ قرار دیا ہے — اور دنیا کو ایک شیرین اور سہل الحصول میوہ سمجھ لیا ہے

نسوا من جھلھم یوم المعاد — وترکوا الدین من حب الدنان

اپنی نادانی کے سبب سے معاد کے دن کو بھلا دیا ہے — اور شراب کے خمون سے پیار کرکے دین کو چھوڑ دیا ہے

تراھم مائلین الی مدام — وغید والغوانی والاغانی

تو دیکھتا ہے کہ شراب کی طرف یہ لوگ جھک گئے — اور ایسا ہی نازک اندام اور حسین عورتین اور گیت انکے دلون کو کھینچتے ہین

وکم منھم اساری عین عین — ومشغوفین بالبیض الحسان

اور بہتیرے انہین سے بڑی بڑی آنکھون والی عورتونکے قیدی ہین — اور بہتیرے سفید رنگ عورتون کے فریفتہ ہین

لهنّ على بعولتهنّ حكم
ده عورتین اپنے خاوندون پر حکم کرتی ہین
ترى كلّاً لمنطلق العنانِ
اور سب مطلق العنان اور بے پردہ اور شر انگیز ہین

دماء العاشقين لهنّ شغل
اپنے عاشقون کو قتل کرنا ان عورتون کا کام ہے
بعينٍ انجلت ظبيّ القنان
آلۂ قتل اُنکی آنکھہ ہے جو پہاڑون کے ہرنونکو شرمندہ

ومن عجب جفون فاترات
اور تعجب تو یہ ہے کہ وہ پلکین جو سست اور نیمخواب ہین
ارين الخلق افعال السّنان
لوگون کو برچھیون کا کام دکھلا رہی ہین –

بناظرة تصيد الناس لمحًا
وہ عورتین اپنی آنکھہ کی نیم نگہ سے لوگونکو شکار کرتی ہین
تفوق بلحظها رمح الطعان
جنکے گوشۂ چشم کی ہلکی سی نظر نیزون کے زخم پر فوقیت رکھتی ہے

وانّى الامن من تلك البلايا
اور ان بلاؤن سے نجات پانا لوگون کیلئے غیر ممکن ہے
سوى الله الذي ملك الامان
بجز اسکے کہ اُس خدا کا رحم ہو جو امان بخشنے کا بادشاہ ہے

فعشاق الغوانى والمثانى
سو جو لوگ عورتون اور سرودون کے عاشق ہین
اضاعوا الدين من تلك الامانى
اُنھون نے انہین آرزؤن کے پیچھے دین ضائع کیا ہے

يصدّون الورى من كل خير
لوگون کو وہ ہر یک نیکی کے کام سے روکتی ہین
ويغتاظون من تخليص عانى
اور اس بات سے غصہ کرتے ہین کہ کسی قیدی کو رہا کر دیا جائے

عمايات الرجال تزيد منهم
لوگون مین اُنکے سبب سے گمراہی پہیلتی جاتی ہے
وفتن الدهر تنمو كل آنِ
اور فتنے دمبدم بڑہتے جاتے ہین

وما من ملجاءٍ من دون ربّى
اور ان فتنون سے بچنے کیلئے بجز اُس خدا کے کوئی گریزگاہ نہین
كريم قادرٍ كهف الزمان
جو کریم اور قادر اور زمانہ کی پناہ ہے

فنشكو هاربين من البلايا
سو ہم ان بلاؤن سے بہاگ کر اُسی خدا کیطرف شکایت لیجاتے ہین
الى الله الحفيظ المستعان
جو اپنی بندون کا نگہبان اور بیقرار دلکی مدد کرنیوالا ہے

جرت حزنًا عيون من عيونى
میری آنکھون سے مارے غم کے چشمے بہ نکلے
بما شاهدت فتنا كالدخان
جبکہ مینے اُن فتنون کا مشاہدہ کیا جو دہوئین کی مانند ہین

فهل وجدت ثكالى مثل وجدى
پس کیا وہ عورتین جنکے لڑکے مر جائین ایسا غم کرتی ہین جیسا مین کرتا ہون
اذى ام هل لهاشان كشانى
کیا دکھہ کے وقت اُن کا ایسا حال ہوتا ہے جو میرا حال ہے

وكم من ظالم يبغي فسادا
بہتیرے ظالم یہی چاہتے ہین جو دنیا مین فساد اور گناہ پہیلے

تفاحشهم تجاوز كل حدّ
پادریون کی بدگوئی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے

فكنت اطالعن كتاب ساب
مینے ایک ایسے شخص کی پادریونمین سے کتاب دیکہی جسمین گالیان ہی ہین

رئينا فيه كلمًا مُحفظات
ہمنے اُس کتاب مین وہ کلمے دیکہے جو غصہ دلانے والے تہے

صبرتُ عليه حتى عيل صبري
مینے اس بات پر صبر کیا یہانتک کہ صبر کرتا کرتا ہار گیا

وتاتي ساعة ان شاء ربي
اور وہ گہڑی آتی ہے کہ انشاء اللہ تعالی

اخذنا السب منهم مثل دين
اُن کی گالیان ہمارے ذمہ قرض کی طرح ہین

سنغشيهم ببرهان كعضب
ہم عنقریب دلیل کی تلوار کے ساتھ اُنکے سر پر پہونچینگے

بفاس نختلي تلك الخلاتا
ہم اس گہاس کو دلائل کے تبر کے ساتھ کاٹینگے

بجمة العدا قد حل غول
ان دشمنون کی کہوپری مین ایک بہوت داخل ہوگیا ہی

لنا دين ودُنيا للنصارے
ہمارے حصہ مین دین آیا اور نصاری کے حصہ مین دُنیا

سمنا كل نوع الضيم منهم
ہمنے ہر ایک ظلم اُن کا اُٹہا لیا

وقسيسين اصل الافتنان
اور توحید مین فتنہ اندازی کی جڑھ پادری لوگ ہین

كان غذاءهم فحش اللسان
گویا بدزبانی اُن کی غذا ہے

وتمطر مُقلتي مثل الرثان
سو مین اس کتاب کو دیکہتا تہا اور میری آنکہونسے مینہ کیطرح آنسو جاری تہے

وسبّ المصطفى بحر الجنان
اور دیکہا کہ اس شخص نے رسول اللہ صلعم کو گالیان نکالی ہین جو بخشایش کا دریا ہے

ونار الغيظ ثارت في جناني
اور غصہ کی آگ مجہہ مین بہڑکی

اقرّ العين بالخصم المهان
کہ ہم دشمن کی رسوائی دیکہہ کر اپنی آنکہین ٹہنڈی کرینگی

وعزّتنا لديهم كالرهان
اور ہماری عزت اُن کے پاس گرو کی طرح ہے

رقيق الشفرتين اخ السنان
جو باریک کنارون والے نیزہ کا بہائی ہے

ورمح ذابل وقنا البيان
اور نیزہ برچہی باریک نوک والی اور بیان کے نیزون سے

فنخرجه بآيات المثاني
سو ہم اس کو سورۃ فاتحہ سے نکالینگے۔

ومقت الضرتين من العيان
سو یہ دو سوتون کی دشمنی ہے جسکی حقیقت ہر ایک کے چشمدید ہے

ولكن سبّهم صلّى جناني
مگر اُن کی گالیون نے ہمارا دل جلایا۔

سعوا ان يجعلوا أسدا نعاجا
انہون نے کوشش کی کہ کسیطرح شیرونکو بہیڑین بنائین
ولبث الله ليث لا كضان
اور شیر شیر ہی ہین وہ بہیڑ کی طرح نہین ہو سکتے

ووثبتهم كسرحان ضرىٍ
اوران لوگون کا حملہ اسی بہیڑیے کیطرح ہی جو شکار کا طالب ہے
وصورتهم كذى حُبٍّ مُقانى
اورصورت انکی ایک مُلمّن سار دوست کیطرح ہے

وباطنهم كجوف العَيْر قفر
اور اندر ان کا گدہے کے پیٹ کی طرح تقوی سے خالی
من التقوى وبطن كالجفانِ
اور پیٹ اُن پیالون کیطرح ہے جو کہانے سے بہری ہوئی ہون

ارى وغلاً جهولاً وابن وَغْل
مین ایک خسیس ابن خسیس جاہل کو دیکھتا ہون
يُرِى كالمرهفات لظى اللسانِ
جو تیز تلوارون کیطرح اپنی زبان کا شعلہ دکہاتا ہے

هرير الكلب لا يعثو بنبح
کتے کی آواز اُس چاند پر خاک نہین ڈال سکتی
على البدر المطهّر من عثان
جس کو خدا نے گرد و غبار اور دہوئین سے پاک پیدا کیا ہے

الا يا ايها العِـــز الشحيحُ
اے بخیل بدخلق اور حریص
هويت كذى اللبانة فى الهوانِ
تو محتاجون کیطرح ذلّت کی گڑہے مین گر گیا

وما تدرى الهدى وحملت جهلا
اور تو نہین جانتا کہ ہدایت کیا شی ہے اور محض جہل سے تو نے
اناجيل النصارى كالاتانِ
انجیلون کو اُٹھا لیا جیسا کہ ایک گدہی بہار اٹہاتی ہے

تنضنض مثل نضنضة الافاعى
اور تو اس طرح زبان ہلاتا ہے کہ جیسے سانپ
وتهذى مثل عادات الادانى
اور کمینون اور سفلون کیطرح بکواس کرتا ہے

هلمّ الى كتاب الله صدقاً
خدا کی کتاب کی طرف
وايماناً بتصديق الجنانِ
صدق اور دلی ایمان سے آجا

شغفتم ايها النوكى بشوكٍ
بے وقوفو! تم کانٹون پر فریفتہ ہو گئے
واعرضتم عن الزهر الحسانِ
اور خوبصورت پہولون سے کنارہ کیا

وآثرتم اماعز ذات صخر
اور تم نے کنکریون اور بڑی پتہرون والے زمین جو بہت سخت ہی اختیار کی
على مُخضرّة قاعٍ هجانِ
اور ایسی زمین کو چہوڑا جو پر سبزہ اور نرم اور نہایت عمدہ اور قابل زراعت ہے

وما القرآن الا مثل دُرٍّ
اور قرآن درحقیقت بہت عمدہ اور یکدانہ موتیون کیطرح ہے
فرائد زانها حسن البيان
جو حسن بیان سے اور بھی اسکی زینت اور خوبصورتی نکلی ہے

وما مسّت اکف الکاشحینا
اور دشمنون کی ہتیلیان ان معارف کو چہوی بہی نہین

معارفه التی مثل الحصان
جو قرآن مین ایسی طور پر چہپی ہوئی ہین جیسی پردہ نشین پارسا عورت چہپی ہوئی

به ما شئت من علم وعقل
اُسمین ہریک وہ علم اور عقل ہے جسکا تو طالب ہی

واسرار وابکار المعانی
اور انواع اقسام کے بہید اور نئی صداقتین اُسمین بہری ہین

یبکّت کل من یعدو بضغن
ہریک ایسی دشمن کا مُنہہ بند کرتا ہے جو مخالفانہ طور پر دوڑ پڑتا ہی

یبکّت کل کذاب وجانی
اور ہر ایک ایسی شخص پر اتمام حجت کرتا ہی جو دروغگو اور گنہگار ہی

رئینا درّ مزنته کثیرا
ہمنے اُسکے مینہ کا پانی بہت ہی دیکہا ہے

فدینا ربّنا ذا الامتنان
سو ہم اُس خدا پر قربان ہین جسنے ایسے احسان کئے

وما ادراك ما القرآن فیضا
اور تو کچہہ جانتا ہے کہ قران فیض کی رو سے کیا شے ہے

خفیر جالب نحو الجنان
وہ ایک رہبر ہے جو بہشت کیطرف کہینچتا ہے

له نوران نور من علوم
اُسمین دو نور ہین ایک تو علوم کا نور اور دوسرے

ونور من بیان کالجمان
فصاحت بلاغت کا نور جو دانہ نقرہ کیطرح چمکتا ہی

کلام فائق ما راق طرفی
وہ ایک ایسا کلام ہی جو ہریک کلام سے فوقیت لے گیا

جمال بعده والنیّران
اور اُسکے بعد مجہکو کوئی جمال اچہا معلوم نہوا اور آفتاب اور قمر بہی اچہی دکہائی نہ دیے

ایاة الشمس عند سناه دخن
آفتاب کی روشنی اُسکی چمک کے آگے ایک دہوان سا ہی

وما للّعل والسبت الیمانی
اور لعل سے نرمی کے سرخ چمڑے کو نسبت ہی کیا ہی گو یمن کی ساخت ہو

واین یکون للقرآن مثل
اور قرآن کی مثال کوئی دوسری چیز کیون کر ہو

ولیس له بهذا الفضل ثانی
کیونکہ وہ تو اپنے فضائل مین بے مثل ہے

ورثنا الصحف فاقت کل کتب
ہم اُس کتاب کے وارث بنائے گئے جو سب کتابون پر فایق ہے

وسبقت کل اسفار بشان
ایسی کتاب جو اپنے کمالات مین تمام کتابون پر سبقت لیگئی ہے

وجاءت بعد ما خرت خیام
اور اس وقت آیا جبکہ سب پہلی خیمی منہہ کے بل گر چکے تہے

وخرّبت البیوت مع المبانی
اور تمام گہر مع بنیاد کی جگہون کے خراب ہو چکے تہے

محت کل الطرائق غیر برّ
ہریک راہ کو بغیر نیکی کے راہ کے معدوم کر دیا

وجذّت راس بدعات الزمان
اور اُن تمام بدعتون کا سر کاٹ دیا جو زمانہ مین شایع تہین

كأنّ سيوفها كانت كنار
گویا اسکی تلوارین ایک آگ کی طرح تہین
بها حُرقت مخاريق الاداني
اُن سے وہ تمام گیندکے جلگئی جو سفلہ لوگون کے ہاتہہ مین تہی

اذا استدعى كتاب الله مثلا
جب کتاب اللہ نے اپنی مثل کا مطالبہ کیا
فعيّ القوم واستتروا كفاني
سو قوم مقابلہ سی عاجز ہوگئی اور فنا شدہ چیز کیطرح چہپ گئی

وسلبت جرأة الاسناف منهم
اور پیش قدمی کی ہمت اُن سی مسلوب ہوگئی
من الهول الذي حل الجنان
اور یہ ہیبت الٰہی تہی جو اُن کے دل مین بیٹہہ گئی

فمن عجب ابلوا مثل ميت
سو یہہ تعجب کی بات ہے کہ وہ مردہ کیطرح منہہ کے بل جا پڑے
وقد مرنوا على لطف البيان
حالانکہ وہ فصیح کلمات کی مشق اور عادت رکہتے تہے

وانزله مهيمنا حديّا
اور خدا تعالی نے اسکو بیمثیل اور طالب معارض نازل کیا
ففرّوا كلهم كالمستهان
پس کفار اُسکی مثل بنانے پر قادر نہو سکے اور سرگردان ہوکر بہاگ گئے

وصارت عُصبهم فرقا ثبينا
اور اُن کی جماعتین کئی فرقے متفرق ہو گئے
فمنهم من اتى بعد الحران
پس بعض اُن مین سے تو سرکشی سے باز آگئے

ومنهم من تلبّب مستشيطا
اور بعض نے قرآن کے مقابلہ سے عاجز آکر ہتیار باندے
لحرب الصادقين وللطّعان
اور غضب مین آکر راست بازون کے ساتہ جنگ کرنیکے لئے تیار ہو گئے

فانتم قد سمعتم ما اصيبوا
سو تم سن چکے ہو کہ اُن کو کیا کیا سزائین ملین
بضعضعة السيوف من الهوان
اور تلوارون کی سر کوبی سے کیسی ذلت اُٹہائی

وكان جزاء سلّ السّيف سيْفا
اور تلوار کہینچنے کا بدلہ تلوار ہی تہی سو جو کچہہ اُنہون نے مسلمانون
فذاقوا ما اذاقوا كالجبان
کو چکہایا وہ آپ ہی بزدل ہوکر چکہنا پڑا یعنے تلوار کہینچی وہی تلوار

اذا دارت رحى البلوى عليهم
اور جبکہ سختی کی چکی اُن پر چلی سو ایسے ہو گئے
فكانوا لهوة فوق الدّهان
جیسا کہ آٹے کی ایک مٹہی چکی کے اُس سوراخ پر پڑی ہوتی ہی جو چکی کے

فطفقوا يهربون كمثل جبنٍ
سو اُنہون نے ایک نامرد کی طرح بہاگنا شروع کیا
فاخذوا ثم قتلوا مثل ضان
پس پکڑے گئے اور بہیڑون کی طرح قتل کئے گئے

اذا ما شاهدوا قتلى كقنّ
اور جبکہ اُنہون نے اپنے مقتولون کو ٹیلون کیطرح دیکہا
فرفعوا طاعة علم الامان
تب اُنہون نے امان طلب کرنیکے لئے جہنڈیان اُٹہائین

سراة الحی جاءُوا نادمینا

اور قبیلہ کے سردار شرمندہ ہو کر آئے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم

واما الجاهلون فما اطاعوا

مگر جاہلون نے آن کا حکم نہ مانا

سقوا کاس المنایا ثم سیقوا

موت کے پیالے ان کو پلائے گئے

فهذا اجر جهل الجاهلینا

سو یہہ جاہلون کے جہل کی سزا تہی

وما کان الرحیم مذل قوم

اور خدائے رحیم کسی قوم کو ذلیل نہین کرتا

وهل حُدِّثتَ من انباء امم

کیا ایسی قومون کی تجہے کچہہ خبر ہے

وکل النور فی القرانِ لکن

اور تمام اور ہریک قسم کے نور قران ہی مین ہین

به نلنا تراث الکاملینا

ہمنے اس کے وسیلہ سے کاملون کی وراثت پائی

فقم واطلب معارفه بجهدٍ

پس اُٹہہ اور کوشش کے ساتہہ اُسکے معارف طلب کر

اتطلب عزة الدنیا الدنیه

کیا تو اس دنیا ناکارہ کی عزتون کا طالب ہے

اترضی یا اخی بالخان حمقا

ای بہائی کیا تو سرائے مین رہنے مین اپنی حمق سے راضی ہو گیا

علی بستان هذا الدهر فاس

اس دنیا کے باغ پر تبر رکہا ہے

فرحم المصطفی بحر الجنان

نے جو دریائے بخشش ہے ان کا گناہ معاف کیا

فاعدمهم فئوس الاحتفان

سو بیخکنی کے تبردن نے انکو معدوم کیا

الی نار تلوّح وجه جانی

اور پہر وہ اُس آگ کیطرف کہینچے گئی جو مجرم کا منہہ جلاتی تہی

من الرحمان عند الاستنان

یہ سزا خدا تعالی کیطرف سے اُسوقت ہوئی جب اُنہون نے فساد اور ظلم مین دوڑنا

ولکن بعد ظلم وافتنان

مگر اُسوقت جبکہ ظلم اور فتنہ اندازی اختیار کرے

رؤا قبحا بافعال حسان

جن کو نیکی کرتے کرتے بدی پیش آئے

یمیل الهالکون الی الدخان

مگر مرنے والے دہوئین کیطرف دوڑتے ہین

به سرنا الی اقصی المعانی

ہمنے اسکے وسیلہ سے حقیقتون کے اخیر تک سیر کیا

وخف شر العواقب والهوان

اور انجام بد اور ذلت کی بدیون سے خوف کر

اتطلب عیشها والعیش فانی

کیا تو اس دنیا کے عیشون کو ڈہونڈہتا ہے اور اسکی تمام عیش فانی ہین

وتنسی وقت تبدیل المکان

اور اُس وقت کو بہلا دیا جو تبدیل مکانی کا وقت ہو

فکم شجر یجاح من الاهان

سو بہت سے درخت جڑہ سے اکہیڑے جا رہے مین

وکم عنق تکسّرها المنایا
اور موتین بہت سی گردنون کو توڑ رہی ہین

وکم کفّ وکم حسن البنان
اور بہت ہتیلیان اور بہت سی خوبصورت پورین ٹوٹی چلی جاتی ہین

تری فی ساعة سرا لرجل
اور تو یہ تماشہ دیکہہ رہا ہی کہ ایک گہڑی ایکمرد کیلئے کئی تخت بچہی

وفی الاُخری تراه علی الاران
اور پہر دوسری گہڑی مین وہی مرد تابوت مردہ پر پڑا ہوا ہوتا ہے

وانی ناصح خِلّ امین
اور مین ایک نصیحت دینے والا دوست اور امین ہون

ویدری نور علمی من یرانی
اور جو شخص مجھے دیکہے وہ میری نور علم کو معلوم کریگا

یکرّم جاهل قبل ابتلاء
جاہل کی تعظیم آزمائش سے پہلے ہوتی ہے

وقدر الحبر بعد الامتحان
اور دانا آدمی کی تعظیم اُسکے امتحان کے بعد کیجاتی ہے

وکفّرنی عدو الحق حمقا
اور ایک سچ کے دشمن نے مجھے کافر ٹھرایا

فقلت اخساء یرانی من هدانی
سو مینے کہا دفع ہو جسنے مجھے ہدایت دی وہ مجھو دیکہہ رہا ہے

صوارمه علیّ مسلّلات
اُس دشمن کی تلوارین میری پر کہینچی ہوئی ہین

وانی نحو وجه الحبّ رانی
اور مین اپنے پیارے اللہ کی طرف دیکہہ رہا ہون

وانی قد وصلت ریاض حبّی
اور مین اپنے پیارے کے باغون مین پہنچا ہوا ہون

ویطلبنی خصیمی فی المحانی
اور دشمن مجھے جنگلون مین تلاش کر رہا ہے

هویت الحبّ حتی صار روحی
مینے اس پیارے سے محبت کی یہانتک کہ وہ میری جان ہو گیا

وارانی جنانی فی جنانی
اور میرا بہشت اُس نے میرے دل مین ہی دکہا دیا

بوجه الحبّ لست حریص ملک
اس پیارے کی قسم ہے کہ مین کسی ملک کا حریص نہین

کفانی ما اری نفسی کفانی
اور یہ میری لئے کافی ہی کہ مین اپنے نفس کو فنا کی حالتمین دیکہتا ہون

عمود الخشب لا ابغی لسقفی
مین لکڑی کے ستون اپنی چہت کیلئے نہین چاہتا

وحبّی صار لی مثل البوان
اور میرا پیارا میرے لئے ایسا ہو گیا ہی جیسا ستون

ورثنا المجد من ذی المجد حقا
ہمنے بزرگی کو خدائے ذو المجد سے پایا

وصُبّغنا بمحبوب مقانی
اور اُس ملنے والے پیاری کے رنگ سے ہم رنگے گئے

دخلت النار حتی صرت نارا
مین آگ مین داخل ہوا یہانتک کہ مین آگ ہی ہو گیا

وغلی فاق افکار الافانی
اور میری کہجور گہات پات کے ٹکڑون سی بہت بلند ہو گئی

خموری منتقاۃ غیر کدر
اور میری شراب ایک چھنی ہوئی شراب اور مصفا ہے
ولست مواریا عن عین ربی
اور میں اپنے رب کی آنکھ سے پوشیدہ نہیں ہوں
یدھدء راس کذاب غیورٍ
اور وہ جھوٹھے کے سر کو خاک میں رولاتا ہے کیونکہ غیرتمند ہے
وانّا الناظرون الی قدیر
اور ہم اُس قدیر کیطرف دیکھ رہے ہیں
وانّا الشاربون کئوس جدٍّ
اور ہم پُرحکمت باتوں کے پیالے پی رہے ہیں
وانّا الواصلون قصور مجد
اور ہم بزرگی کے محلوں تک پہنچ گئے ہیں
وابدرنا من الرحمان بدر
اور ہماری لئے خدا تعالی کیطرف سے ایک چاند نکلا ہے
ونحن الفائزون کمال فوز
اور ہم کمال کامیابی تک پہنچ گئے ہیں
وبارزنا العدا متسلحینا
اور ہم مسلح ہوکر مخالفوں کے مقابل پر کھڑے ہوگئے ہیں
وماجئنا الوری فی غیر وقت
اور ہم خلق اللہ کے پاس بیوقت نہیں آئے
نحذروف ندحرج راس عجز
اور ہم پھرکی کی طرح اپنے عاجزانہ سر کو گردش دے رہے ہیں
عریف فرس نفسی عند حرب
میرے نفس کا گھوڑا لڑائی کے وقت بڑی فراست رکھتا ہے

مُتشعشعۃ بماء الاقتران
جسمیں الٰہی محبت کا پانی ملایا گیا ہے
وان اللہ خلاقی یرانی
اور خدا جو میرا پروردگار ہے مجھ دیکھ رہا ہے
ویُھلکہ کصید مُستھانٍ
اور اُسکو اُس شکار کیطرح ہلاک کرتا ہے جو سراسیمہ اور سرگردان ہو
قریب قادرٍ حِبٍّ مُدانی
جو قریب اور قادر ہے اور جو بندہ اور اُسکی دلمیں حائل ہوتا ہے
وانّا الکاسرون فئوس خانی
اور ہم فضول گو کے تبروں کو توڑ رہے ہیں
وانّا الفاصلون من الادانی
اور ہمنے ادنے لوگوں سے جدائی اختیار کرلی ہے
فنحن المبدرون ولا نمانی
سو ہم چاند کو لینے والے ہیں اور انتظاری کرنیوالے نہیں
ونحن المنعمون ولا نعانی
اور ہم نعمتوں میں وقت بسر کرتے ہیں اور سختی نہیں اٹھاتے
ولسنا قاعدین کمثل وانی
ایک سست آدمی کیطرح ہم بیٹھنے والے نہیں ہیں
وذو حجر یری وقت الرثانِ
اور عقلمند جانتا ہے کہ بارش کا وقت کونسا ہے
وتبنا من ملاعب صولجان
اور صولجان کی بازی گاہ سے ہم دست بردار ہیں
ویدری السّر من شدّ البطان
اور تنگ کو مضبوط کھینچنے سے سمجھ جاتا ہے کہ مطلب کیا ہے

مكرٌّ يزلن كمثل برق
بڑا حملہ اور ہے جو برق کیطرح اترتا ہے
ولا تمضي عليه دقيقتان
اور دو منٹ کی بھی توقف نہین کرتا

وانا سوف نوجر من مليك
اور ہم عنقریب اپنے بادشاہ سے پاداش پاینگے
ونعطي منه اجر الامتشان
اور اس سپاہیانہ خدمت کا اجر ہمکو دیا جاے گا

وكاس قد شربنا في وهاد
کئی پیالے تو ہمنے نشیب مین پیے
واخرى نشربن فوق القنان
اور کئی اور ہین جو پہاڑون کی چوٹیون پر پئین گے

وهذا كله من فضل ربّي
اور یہ سب میرے رب کا فضل ہے
ملاذي عاصمي ممّن جفاني
جو میری پناہ ہے اور ظالم سے مجھے بچانیوالا ہے

ارى اشجار رحمته عظاما
اسکی رحمت کے درختون کو مین بڑی بڑی دیکھتا ہون
مفرّحة كزرع الزعفران
خوش کرنیوالے جیسے زعفران کا کھیت ہوتا ہے

وقومي كفروني من عناد
اور میری قوم نے مجھے عناد سے کافر ٹھہرایا
والحادٍ وتحريف البيان
اور الحاد اور تحریف سے کافر بنانے مین کوشش کی

فيا لعّان لا تهلك عجولا
پس اے لعنت کرنیوالے میری جلدی ہلاک مت ہو
ولا تهجر فترجع كالمهان
اور مسلمان کو اپنے گروہ سے جدا کر کر اسمین تیری رسوائی ہے

وشك البين صعب عند حرٍّ
اور جلد جدا ہو جانا شریف آدمی کے نزدیک ایک سخت بات ہے
وان الحرّ كالحاني يقاني
اور شریف آدمی ایک مشفق مہربان کیطرح ملتا ہے

ولا تعجب لقولي وادعائي
اور میرے قول اور میرے دعوی سے تعجب مت کر
وقد علمتُ من اخفى المعاني
اور مجھے بہت پوشیدہ معنی بتلائے گئے ہین

وللرحمان في كلمٍ رموز
اور خدا تعالی اپنی کلمات مین کئی بھید رکھتا ہے
وكم قولٍ اسرّ كمثل كاني
اور کئی قول اسکے ایسے ہین جیسے کوئی اشارہ کنایہ سے باتین کرتا ہے

وكم كلمٍ مهفهفة دُقاق
اور بہت سے کلمے نازک اور باریک ہین
هضيم الكشح كالغيد الحسان
بہت نازک جیسے نازک اندام اور خوبصورت عورتین ہوتی ہین

فيدري الضامرات ذوو الضمور
پس باریک باتون کو وہ لوگ سمجھتے ہین جو مرتاض اور دقیق الفکر ہین
ولا يدري سفيه كالسمان
اور ان باتون کو وہ شخص نہین جانتا جو موٹی عقل والا موٹی عورتون

فان تبغي الدقايق مثل ابر
پس اگر تو ایسے باریک حقایق چاہتا ہے جیسے سوئیاں

فلج في سمها ودع الاماني
سو تو سوئی کے ناکہ مین داخل ہو جا اور تمام نفسانی جذبات چھوڑ دے

وان تستطلعن انباء موتى
اور اگر تو چاہتا ہے کہ مردون کی خبرین تجھے معلوم ہون

فمت كالمحرقين وكن كفاني
سو تو ان مردون کیطرح مرجا جو جلائے گئے اور نابود ہو گئے

وبذل الجهد قانون قديم
اور کوشش کرنا قانون قدیم ہے

منى للطالبين قضاء ماني
جو مقدر حقیقی نے ڈھونڈنے والون کیلئے بنایا ہے

واني مسلم والسلم ديني
اور مین مسلمان ہون اور اسلام میرا دین ہے

فلا تكفر وخف رب الزمان
سو تو کافر مت ٹھہرا اور خدا تعالی سے خوف کر

وان ازمعت تكفيري وعذلي
اور اگر تو نے یہی قصد کیا ہے کہ مجھے کافر کہے اور ملامت کرے

فقل ما شئت من شوق الجنان
سو جو تیری مرضی ہو وہ شوق سے کہتا رہ

ولا نخشى سهام اللاعنينا
اور ہم لعنت کرنے والون کے تیرون سے نہین ڈرتے

ولا نغتاظ من تكفير خاني
اور ایک بیہودہ گو کی تکفیر سے ہم غصہ نہین کرتے

جنحنا كاهلا منا ذلولا
اور ہمنے اپنا ریاضت کش شانہ

لاثقال المطاعن واللعان
طعن اور لعنت کے بوجھون کیلئے جھکا دیا ہے

فان شاء المهيمن ذو جلال
پس اگر خدائے بزرگ چاہے گا

يبرء رحمة مما ترليني
تو اپنی رحمت سے مجھے ان الزامون سے بری کر دیگا جو تو مجھ پر

وفي فمي لسان غيراني
اور میرے منہ مین یہی زبان ہے

احب جواب رب مستعان
مگر مین چاہتا ہون کہ خدائے مددگار تجھ کو جواب دے

واخر كلمنا حمد وشكر
اور ہمارا آخر کلام حمد اور شکر ہے

لرب محسن ذي الامتنان
اس محسن رب کے لئے جسکے احسان مجھ پر ہین

ومن اعتراضات الواشی الضال الذی ینوم بنعاس الضلال

اور یہہ گمراہ نکتہ چین جو خواب ضلالت مین سوتا ہے اس کے اعتراضات مین سے

اعتراض بنیٰ علیہ عقیدتہ الباطلۃ فی کتابہ التوزین۔ وتفصیلہ انہ رَاٰی فی

ایک وہ اعتراض ہے جس کو اُس نے اپنی کتاب توزین الاقوال مین اپنے عقیدہ باطلہ کی بنیاد ٹھہرایا ہے اور تفصیل

القرآن الکریم اٰیۃ یوم یقوم الروح والملٰئکۃ فتلقف لفظ الروح

اعتراض یہ ہے کہ اُس نے قرآن کریم کی اس آیۃ کریمہ کو دیکھا جو یوم یقوم الروح والملائکۃ ہے الخ سو اُس نے لفظ روح کو اس جگہ سے

کالشحیح واراد ان یستنبط منہ نزول المسیح بل ان یثبت الوھیتہ کالوقیح

اُچک لیا جیسے ایک حریص ایک چیز کو اُچک لیتا ہے اور چاہا کہ اُس سے نزول مسیح پر دلیل قائم کرے بلکہ چاہا کہ بیحیائی کیوجہ سے یہ بھی چاہا کہ اس سے حضرت

فلکتہ مسندلاً کالمبطلین الفرحین۔

مسیح کی الوہیت ثابت ہو جائے پس اُسنے استدلال کے خیال سے باطل پرستوں کیطرح بہت خوش ہو کر اس آیت کو لکھا

اما الجواب فاعلم ان ھذہ الاٰیۃ لا تفیدہ اصلا ولا یثبت منہا شیٔ

اب اسکے جواب مین سمجھ کہ یہ آیت اس شخص کو کچھ بھی مفید نہین اور اگر اس سے کچھ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی

الا حمقہ وجہلہ وکونہ من السفہاء المستعجلین ولا یخفٰی علی الفضلاء الاعلام

کہ یہ شخص احمق اور نادان اور سفیہ اور جلد باز ہے اور مشاہیر علماء پر پوشیدہ نہین کہ اِس مقام مین

ان تاویل الروح بعیسٰی فی ھذا المقام دجل وافتراء بل جاء فی کتب التفسیر

روح کے لفظ سے عیسٰی مراد لینا دجالیت اور افترا ہے بلکہ تفسیرون کی رو سے وہ جبرائیل علیہ السلام

انہ جبرائیل علیہ السلام او ملک اٰخر علٰی اختلاف الروایات کما لا یخفٰی

یا کوئی دوسرا فرشتہ ہے اور دونون قسم کی روایتین پائی جاتی ہین جیساکہ دیکھنے والون

علی الناظرین۔ ثم منطوق الاٰیۃ یبدی بالتصریح ویحکم بالتنقیح ان ھذہ

پر پوشیدہ نہین۔ پھر منطوق آیت کا بتصریح ظاہر کرتا ہے اور تنقیح کے ساتھ حکم دیتا ہے کہ یہ واقعہ

الواقعۃ متعلقۃ بالقیامۃ ولہا کالعلامۃ فان اللہ تعالٰی ذکر ھذہ القصۃ فی

قیامت سے متعلق ہے اور اُسکے لئے علامت کیطرح ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس قصہ کو بہشت کے ذکر کے

ذکر قصۃ الجنۃ ونعماءہا العامۃ ثم صرح بتصریح اٰخر وقال ذلک الیوم الحق

درمیان لکھا ہے اور اسکی نعمتون کے بیان کرنیکے وقت اسکو بیان فرمایا ہے اور پھر اور بھی تصریح کرکے فرمایا ہے کہ یہ دہی حق کے کھلنے کا دن ہے

ولفظ الیوم الحق فی القرآن بمعنی القیامۃ ویعلمہ کل خبیر امین ـ فانظر کیف
اور الیوم الحق قرآن مین قیامت کا نام ہے چنانچہ واقفکار امانت دار اسکو جانتا ہے پس اب غور کر
بیّن انہا واقعۃ من وقائع یوم الدین ـ ثم انظر کیف یفترون الذین فی قلوبہم مرض
کہ کیونکر خداتعالی نے کہول کر بیان کردیا کہ یہ واقعہ قیامت سے متعلق ہی پہر تو غور کر کہ وہ لوگ جنکے دل بیمار ہین اور اُن کے دل مین
ولا یخافون اللہ وما کانوا متقین ـ فالحاصل ان الآیۃ لا تؤید زعم ہذا الواشی بل ترد
خداتعالی کا خوف نہین کیونکر افترا پردازیان کر رہے ہین اور تقوی اختیار نہین کرتے پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ آیۃ اس نکتہ چین کے زعم کی کچہ مؤید نہین
وہا یقع القول علیہ وتجعلہ الآیۃ من الکاذبین ـ فانہ یقول ان عیسی الہ وابن اللہ
بلکہ یہ تو اسکے قول کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہے اور اسکی ساتہہ بات اُسی پر پڑتی ہے اور یہ آیت اُسکو جہوٹون سے ٹہراتی ہے کیونکہ اس نکتہ چین کا یہ قول ہے کہ عیسی خدا اور خدا کا بیٹا ہے
ویقول ان الروح ہو اللہ وعینہ والآیۃ تبدی ان ہذا مینہ وتبدی ان الروح
اور کہتا ہے کہ روح خدا کو ہی کہتے ہین اور روح اور خدا ایک ہی ہے اور آیۃ ظاہر کر رہی ہے کہ یہ اسکا جہوٹہہ ہے اور نیز ظاہر کرتی ہے کہ وہ روح
الذی ذکرہ ہنا ہو عبد عاجز تحت حکم اللہ وقدرہ وما کان لہ خیرۃ فی امرہ وان ہو الا من
جسکا ذکر اس جگہ ہے وہ ایک بندہ عاجز ہے جسکو خدا کی کسی امر مین اختیار نہین اور کچہہ نہین صرف فرمانبردار ہے اور نیز یہ بہی ظاہر کرتی ہے کہ اس روح کو
الطائعین وما کان لہ ان یشفع من غیر اذن اللہ لان اللہ عزوجل قال فی ہذہ
شفاعت کا اختیار نہین اور شفیع وہی ہوگا جسکو اذن ملے کیونکہ خداتعالی نے اس آیۃ مین صاف فرمادیا ہے
الآیۃ یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن وقال
کہ اُس روز یعنے قیامت کے دن روح اور فرشتے کہڑے ہونگے اور شفاعت کے بارے مین کوئی بول نہین سکیگا مگر وہی جسکو خداتعالی کیطرف
صوابا واشیر فی آیۃ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا الی انہ تعالی لا یعطی ہذا المقام المحمود الانبیہ وصفیہ
سے اجازت ملی اور کوئی نالائق شفاعت نکرے اور آیۃ عسی ان یبعث مین اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالے یہ مقام محمود بجز اپنے برگزیدہ نبی محمد
محمد ن المصطفی خیر الرسل وخاتم النبیین ـ والقی فی روعی ان المراد من لفظ
مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسکو عنایت نہین کریگا اور میرے دل مین ڈالا گیا کہ اس آیت مین لفظ روح سے مراد
الروح فی آیۃ یوم یقوم الروح جماعۃ الرسل والنبیین والمحدثین اجمعین الذین
رسولون اور نبیون اور محدثون کی جماعت مراد ہے جن پر روح القدس ڈالا جاتا ہے اور
یلقی الروح علیہم ویجعلون مکلمین واما ذکرہم بلفظ الروح لا بلفظ الارواح فاعلم
خداتعالی کے ہم کلام ہوتے ہین مگر یہ شبہ کہ روح کے لفظ سے انکو یاد کیا ارواح کے لفظ سے کیون یاد نہین کیا

انه قد يذكر الواحد فى القرآن ويراد منه الجمع وبالعكس سنة قد جرت فى كتاب
پس جان کہ قرآن کا محاورہ ایسا ہی کہ کبھی وہ واحد کے لفظ سے جمع مراد لے لیتا ہی اور کبھی جمع سی واحد ارادہ کرتا ہی یہ قرآن شریف کی ایک
مبين - وذكرهم الله بلفظ الروح الذي يدل على الانقطاع من الجسم ليشير الى
عادت مستمرہ ہے اور پھر خدا تعالی نے اپنی انبیاء کو روح کے لفظ سی یاد کیا یعنے ایسے لفظ سی جو انقطاع من الجسم پر دلالت کرتا ہی یہ اسلئے
انهم فى عيشتهم الدنيوية كانوا قد فنوا بكل قواهم فى مرضات الله وخرجوا من
کیا کہ تا وہ اسبات کیطرف اشارہ کرے کہ وہ مطہر لوگ اپنی دنیوی زندگی مین اپنی تمام قوتون کی رو سی مرضات الٰہی مین فنا ہو گئی تھی اور اپنے
انفسهم كما يخرج الارواح من الابدان وما بقى لهم النفس واهواءها وكانوا
نفسون سے ایسی باہر آ گئے تھے جیسیکہ روح بدن سی باہر آتی ہی اور نہ ان کا نفس اور نہ اس نفس کی خواہشین باقی رہی تھین اور وہ روح القدس
لا ينطقون من الهوا ان هو الا وحي يوحى فكانهم صاروا روح القدس فقط لا النفس معه ولا اغراضها
کے بلائے بولتے تھے نہ اپنی خواہش سی اور گویا وہ روح القدس ہی ہو گئی تھے جسکے ساتھ نفس کی آمیزش نہین پھر جان کہ انبیاء
ثم اعلم ان الانبياء كنفس واحدة لا يقال انهم ارواح بل يقال انهم روح وذلك لشدة اتحادهم
ایک ہی جان کیطرح ہین - نہین کہہ سکتی کہ وہ کئی روح ہین بلکہ کہنا چاہئے کہ وہ ایک ہی روح ہی اور یہ اسلئے کہ انہین روحانی طور پر ضمنیت
الروحانية وتناسب جوهرهم الايمانية وبما انهم فنوا من انفسهم وحركاتهم وسكناتهم
درجہ پر اتحاد واقع ہے اور جوہر ایمانی کی انہین مناسبت غایت مرتبہ پر ہے اور نیز اسلئے کہ وہ اپنی نفس اور اپنے جنبش اور اپنی سکون
واهوائهم وجذباتهم وما بقى فيهم الا روح القدس ووصلوا الله متبتلين
اور اپنی خواہشون اور اپنی جذبات سی بکلی فنا ہو گئی اور انہین بجز روح القدس کے کچھہ باقی نہ رہا اور سب چیزون سی توڑ کے اور قطع تعلق
منقطعين - فاراد الله ان يبين فى هذه الاية مقام تجردهم ومراتب تقدسهم
کرکے خدا کو جا ملے پس خدا تعالی نے چاہا کہ اس آیت مین انکی تجرد اور تقدس کے مقام کو ظاہر کرے اور بیان کرے کہ وہ جسم
وتطهرهم من ادناس الجسم والنفس فسماهم روحا اظهارا لجلالة شانهم وطهارة
اور نفس کے میلون سے کیسے دور ہین پس انکا نام اسنے روح یعنی روح القدس کہا تاکہ اس لفظ سی انکی شان کی بزرگی اور ان کے
جنانهم وانهم سيلقبون بهذا اللقب فى يوم القيامة ليرى الله خلقه مقام انقطاعهم
دل کی پاکیزگی کہلجائے اور وہ عنقریب قیامت کو اس لقب سے پکاری جائینگے تاکہ خدا تعالی لوگون پر ان کا مقام انقطاع ظاہر کرے
وليميز بين الخبيثين والطيبين - ولعمر الله ان هذا هو الحق فتدبروا فى كتاب الله
اور تاکہ خبیثون اور طیبون مین فرق کرکے دکھلادے اور بخدا یہی بات حق ہے پس تم کتاب اللہ مین تدبر کرو اور جلد بازی سے

ولا تنکروا مستعجلین ۔ واما عیسے علیہ السلام فانت تعلم ان القرآن لا یسمیہ
انکار مت کرو مگر عیسے علیہ السلام کے بارہ مین تو تو خوب جانتا ہی کہ قرآن ان کا نام خدا یا

الٰھًا ولا ابن اللہ بل یبرءہ مما قیل ویرد الاقاویل افراطا کانت او تفریطا ویقیم
ابن خدا نہین رکہتا بلکہ اسکو ان تمام قولون سی بری کرتا ہی جو اسکے حقین بڑہا کر یا گہٹا کر کہے گئے تہے اور دلایل سے ثابت

علیہ الدلیل ویبین انہ عبد ومن المقربین ۔ وقال فی مقام وقالوا اتخذ الرحمن
کرتا ہے کہ وہ بندہ اور مقرب الہی ہے ۔ اور ایک مقام مین فرماتا ہے کہ عیسائی کہتے ہین کہ عیسے خدا کا بیٹا ہے

ولدا سبحانہ بل عباد مکرمون ...... ومن یقل منہم انی الٰہ من دونہ فذلک
خدا بیٹون سے پاک ہے بلکہ یہ عزت دار بندے ہین اور جو انمین سے یہ کہے کہ بدون خدا کے مین ہی خدا ہون سو ایسے

نجزیہ جہنم کذلک نجزی الظالمین ۔ واشترط قول الظالمین بلفظ من دونہ لیخرج
شخص کی سزا جہنم ہو گی اور اسیطرح ہم ظالمون کو سزا دیا کرتے ہین اور قرآن نے جو ظالمین کے لفظ کے ساتہ من دونہ کی شرط لگا دی

بہ قوما اصبی الحب قلوبہم وھیج کروبہم حتے غلبت علیہم المحویۃ والسکر وجنون
ہے اور کہا ہی کہ جو شخص یہ کہی کہ مین خدا کے سوا خدا ہون سو یہ شرط من دونہ کی یعنی سوا کی اسواسطے لگائی ہی تا ان لوگون کو ظالم ہونیسے مستثنی رکہے

العاشقین فخرجت من افواہہم کلمات فی مقام الفناء النظری والجذبات السماویۃ
جنکے دلون کو انکی دوست حقیقی نے اپنی طرف کہینچ لیا اور انکے دلونمین بیقراریان پیدا کردین یہانتک کہ انکے دلون پر محویت اور سکر اور عاشقون سا

ورد علیہم وارد فکانوا من الوالہین ۔ فقال بعضہم ما فی جبتی الا اللہ وقال بعضہم
جنون آگیا سو فنا نظری کی حالت اور جذب سماوی کیوقت مین انکے موہنہ سے کچہہ ایسی باتین نکل گئیں اور بعض واردات انپر ایسے وارد ہوئے کہ وہ عشق کی

ان یدی ھذہ ید اللہ وقال بعضہم انا وجہ اللہ الذی وجہتم الیہ وانا جنب اللہ الذی
مستی سے بیہوشون کیطرح ہو گئے سو بعض نے اس مستی کیحالتمین کہا کہ میری جبہ مین خدا ہی ہے اور کوئی نہین اور بعض نے کہا کہ میرا یہ ہاتہہ خدا کا ہاتہہ ہے

فرطتم فیہ وقال بعضہم انا اقول وانا اسمع فہل فی الدار غیری وقال بعضہم انا الحق
اور بعض نے کہا کہ مین ہی وجہ اللہ ہون جسکیطرف تمنے موہنہ کیا .... اور مین ہی جنب اللہ ہون جسکی حقمین تمنے تقصیر کی اور بعض نے کہا کہ مین ہی

فہؤلاء کلہم معفوون فانہم نطقوا من غلبۃ کمال المحویۃ والانکسار لا من الرعونۃ
کہتا ہون اور مین ہی سنتا ہون اور میری سوا اور گہر مین کون ہے اور بعض نے کہا کہ مین ہی حق ہون سو یہ تمام لوگ مرفوع القلم ہین کیونکہ وہ کمال محویت سے

والاستکبار وحفت بہم سکر صہباء العشق وجذبات الحب فخرجت ھذہ الاصوات من خوخۃ
بولے ہین نہ رعونت اور تکبر سے اور شراب عشق کے نشہ اور دوست حقیقی کے جذبات نے انکو گہیر لیا سو یہ آوازین فنا کے کہڑکی سے نکلین تکبر کی

الفناءلا من غرفة الخيلاء وما نقلوا الاقدام الى دون الله بل فنوا فى حضرة الكبرياء

بالاخانہ سے اور دون اللہ کیطرف انہون نے قدم نہین اٹہایا بلکہ حضرت کبریا مین فنا ہو گئے سو کچہہ شک نہین کہ آپہر ان کلمات سے

فلا شك انهم غير ملومين ۔ ولا يجوز اتباع كلماتهم وحرص مضاهاتهم بل هى كلم

کوئی ملامت نہین اور لیکن ان کلمات کی پیروی جایز نہین اور نہ یہ روا ہے کہ انکی مشابہت کی خواہش کیجائے بلکہ یہ ایسے کلمے ہین

يجب ان تطوى لا ان تروى ولا يواخذ الله الا الذين كانوا من المتعمدين المجترئين

کہ لپیٹنے کے لائق ہین نہ اظہار کے لائق اور خدا تعالی انہین سے مواخذہ کرتا ہے جو عمداً چالاکی سے ایسے کلمے مونہہ پر لاوین۔

وعجبت للنصارى ولا عجب من المسرفين انهم يقرون بان عيسى

اور مجہے عیسائیون سے تعجب آتا ہے اور جو زیادتی کرے اسپر کچہہ تعجب بہی نہین وہ اقرار کرتے ہین کہ عیسی

كان عبد الله وابن آدم وكان يقول انى رسول الله وعبده وحث الناس

خدا کا بندہ اور ابن آدم تہا اور کہا کرتا تہا کہ مین خدا کا بندہ اور اسکا رسول ہون اور توحید کے لئے رغبت

على التوحيد والاجتناب من الشرك وانكسر وتواضع وقال لا تقولوا لى صالحا

دیتا تہا اور شرک سے ڈراتا تہا اور کسر نفسی اس مین اتنی تہی کہ اس نے کہا کہ مجہے نیک مت کہو پہر یہ

ثم يجعلونه شريك البارى ويحسبونه رب العالمين ويقولون ما يقولون ولا يخافون

لوگ اسکو خدا تعالی کا شریک ٹہراتے ہین اور اسکو رب العالمین سمجہتے ہین اور جو کہتے ہین سو کہتے ہین اور قیامت کے دن سے

يوم الدين ۔ ويظنون ان المسيح صلب ولعن لاجل معاصيهم واخذ لانجاءهم

نہین ڈرتے اور یہ خیال کر رہے ہین کہ مسیح ان کے گناہون کیلئے مصلوب اور ملعون ہوا اور ان کے بچانے کیلئے ماخوذ

وعذب لتخليصهم وان الخلق احفظ الاب بذنوبهم وكان الاب فظا غليظ القلب

اور معذب ہوا اور خلقت نے باپ کو اپنے گناہون سے غصہ دلایا اور باپ سخت دل

سريع الغضب بعيدا عن الحلم والكرم مغتاظا كالحرق المضطرم فاراد ان يدخلهم

سریع الغضب تہا علم اور کرم اسمین نہین تہا بلکہ غصے سے آگ کیطرح بہرکا ہوا تہا سو اس نے چاہا کہ خلقت کو

فى النار فقام الابن ترحما على الفجار وكان حليما رحيما كالابرار فمنع الاب من قهره

دوزخ مین ڈالے سو بیٹا بدکارون پر رحم کرکے شفاعت کیلئے کہڑا ہو گیا اور بیٹا حلیم اور رحیم اور نیک آدمی تہا پس اسنے اپنے باپ کو

وزيادته فما امتنع وما رجع من ارادته فقال الابن يا ابت ان كنت ازمعت

قہر اور زیادتی سے منع کیا مگر باپ اپنے ارادہ سے باز نہ آیا سو بیٹے نے کہا کہ اے باپ اگر تیرا یہی ارادہ ہے کہ لوگون کو

تعذيب الناس واهلاكهم بالفاس ولا تمتنع ولا تغفر ولا ترحم ولا تزدجر فها انا احمل اوزارهم

کو ہلاک کرے اور کسی طرح تو ان کو نہین بخشتا اور نہ رحم کرتا ہے سو مین تمام لوگون کے گناہ اپنی گردن پر

واقبل ما ابارهم فاغفر لهم وافعل بي ما تريد ان كان قليلا او يزيد فرضي الاب

لے لیتا ہون سو انکو تو بخش دے اور جو تو نے عذاب دینا ہے وہ مجھے عذاب دے سو اس کلمہ سے باپ

على ان يصلب ابنه لاجل خطايا الناس فنجا المذنبين واخذ المعصوم وعذبه بانواع

غضبناک راضی ہوگیا اور اسکے حکم سے بیٹا پھانسی دیا گیا تا گنہگارون کو چھوڑا دے اور گنہگارون کی طرح

الباس كالمذنبين - هذا ما قالوا ولكن العجب من الاب الذي كان نشوانا او في السمات انه نسي

اس معصوم پر عذاب ہوا - یہ وہ باتین ہین جو عیسائی کہتے ہین لیکن باپ سے تعجب ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو

عند صليب ابنه ما كتب في التورات وقال لا اهلك الا الذي عصاني ولا اخذ احدا

پھانسی دینے کیوقت اپنے اس قول کو بھول گیا جو توریت مین کہا تھا کہ مین اسی کو ہلاک کرونگا جو میرا گنہ کرے اور مین ایک کی جگہ

مكان احد من العصاة فنكث العهد واخلف الوعد وترك العاصين واخذ احدا من المعصومين

دوسرے کو نہین پکڑونگا سو اس نے عہد کو توڑا اور وعدہ کے خلاف کیا اور گنہگارونکو چھوڑ دیا اور بیگناہ کو پکڑا جسپر کوئی گناہ نہین تھا

لعله ذهل قوله السابق من كبر السن وارذل العمر وكان من المعمرين -

شاید وہ اپنا پہلا قول بباعث بڑھاپے اور پیرانہ سالی کے بھول گیا کیونکہ معمر تھا -

والعجب من الابن انه كان يعلم ان معشر الجن سبق الانس في الخطاء

اور بیٹے سے یہ تعجب ہے کہ وہ خوب جانتا تھا کہ جنون کا گروہ آدمیون سے گناہ مین بڑھ گیا ہے اور

ولا ينتهجون محجة الاهتداء بل تجاوزوا الحد في شباءة الاعتداء ثم تغافل من امر سيأتهم وما

وہ سیدھا راستہ اختیار نہین کرتے بلکہ بے راہی کی تیزی مین حد سے زیادہ بڑھ گئے ہین پھر اسنے انکے باری مین تغافل کیا اور

توجه الى مواساتهم وما شاء ان ينتفع الجن من كفارته ويكون لهم حياة من ابارته ونجاة من نار ابدية

انکی ہمدردی کیلئے کچھ توجہ نہ کی اور نہ چاہا کہ اسکے کفارہ سے جن کا گروہ فائدہ اٹھا دے اور انکو اس ابدی عذاب سے نجات

التي اعدت لهم فما نفعهم ايثاره ولا كفارته وكانوا يؤمنون بالمسيح كما شهد عليه الانجيل

ہو جو انکے لئے طیار کیا گیا ہے سو جنون کو اسکے مصلوب ہونے نے کچھ بھی فایدہ نہ پہنچایا حالانکہ وہ اسپر ایمان لاتے تھے جیسا کہ انجیل

بالبيان الصريح فكان الابن ما دعا الملائك المذنبين الى هذا القرى وتقاعس كبخيل ضنين

گواہی دے رہی ہے پس گویا بیٹے نے اپنے اس کفارہ کی مہمانی کیطرف ان گنہگارون کو نہین بلایا اور بخیلون کیطرح تاخیر کی -

ومن المحتمل ان یکون للاب ابن آخر صلب لنلك المعشر بل من الواجبات ان یکون کذلك

اور یہی ہوسکتا ہے کہ باپ کا کوئی اور بیٹا ہو جو جنون کے لئے پہانسی دیا گیا ہو بلکہ یہ تو واجبات سے ہے کہ ایسا ہی ہو

لتنجیة العصاة فان ابنا اذا صلب لنوع الانسان مع قلة العصیان فکم من حری ان یصلب ابن

کیونکہ جب ایک بیٹا نوع انسان کے لئے جو تہوڑی ہیں پہانسی دیا گیا پس کسقدر لائق ہے کہ ایک دوسرا بیٹا جنون کے لئے

آخر لنوع جنی الذی ذنبهم اکبر واکثر والا فیلزم الترجیح بلا مرجح بالیقین ویثبت بخل الاب

پہانسی ملے جو گناہ اور تعداد کے لحاظ سے بنی آدم سے بڑھے ہوئے ہین ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی اور باپ اور بیٹون کا بخل

او بخل البنین ولاشك ان ذکر مغفرة قوم عادین والتغافل من قوم اخرین عدوان صریح وظلم

ثابت ہوگا اور کچہہ شک نہین کہ ایک قوم کی مغفرت کا فکر دوسری قوم سے تغافل صریح ظلم اور بیجا کارروائی ہے

مبین بل یثبت من هذا جهل الاب المنان اما کان یعلم ان المذنبین قومان ولا یکفی لهم صلیب

بلکہ اس سے تو باپ کا جہل ثابت ہوتا ہے کیا اسکو معلوم نہین تہا کہ گنہ گار لوگ دو قومین ہین صرف ایک قوم

بل اشتدت الحاجة الی ان یکون ابنان وصلیبان لا یقال ان الابن کان واحدا فرضی

تو نہین سو دو قومون کے لئے صرف ایک بیٹے کا پہانسی دینا کافی نہین بلکہ کافی طور پر یہ مقصد تب پورا ہوسکتا ہے کہ جب دو بیٹو کو

لیصلب لنوع الانسان وما کان ابن اٰخر لکفارة ابناء الجان لانا نقول فی جوابه

پہانسی دیا جاتا یہ بات کہنے کے لایق نہین کہ بیٹا تو صرف ایک ہی تہا وہ اسی پر راضی تہا کہ وہ فقط نوع انسان کیلئے پہانسی دیا جاوے

ان الاب کان قادرًا علی ان یلد ابنا آخر وما کان کالعاجز الحیران فلا ریب انه ترك الجن

کوئی دوسرا بیٹا تو نہین تہا کہ تا جنون کیلئے پہانسی دیا جاتا کیونکہ ہم کہتے ہین کہ باپ اس بات پر قادر تہا کہ اس بات کیلئے کوئی اور بیٹا جنے جیسا کہ

عمدًا من النسیان او ما صلب ابنًا ثانیًا مخافة بتره کالجبان ومن المحتمل ان یکون الابن الآخر

اسنے پہلا بیٹا جنا پس کچہہ شک نہین کہ اسنے جنون کے گروہ کو عمدًا عذاب ابدی مین چہوڑا اور محض بخل کے راہ سے انکے لئے کوئی پہانسی پر نہ لٹکایا

احب من الابن الاول الی الاب التوقان وهذا لیس بعجیب عند ذوی الاذهان فانه قد یتفق

اور یہی گمان ہوسکتا ہے کہ چہوٹا بیٹا بڑے بیٹے سے زیادہ پیارا ہو اور یہ کچہہ تعجب کی بات نہین کیونکہ کبہی یہ بہی اتفاق ہو جاتا ہے کہ

ان الاصغر من الابناء یکون احب الی الاباء ففکر فی هذه الآراء وفی اله هو ذو بنات وبنین۔

چہوٹا بڑے سے باپ کو زیادہ پیارا ہوتا ہے پس اس بات مین فکر کر کہ جس کے بیٹے اور بیٹیان ہین اور

وسبحان ربنا عما یخرج من افواه الظالمین۔

ہمارا خدا ان باتون سے پاک ہے جو ظالمو کے منہ سے نکلتی ہین۔

ثم بعد ذلك نری ان آدم کان اول ابناء الله فی نوع الانسان وقد اقرت الانجیل

پھر بعد اسکے ہم دیکھتے ہین کہ پہلا بیٹا تو نوع انسان مین سے آدم ہی تہا چنانچہ انجیلین اسبات کا اقرار کرتی ہین اور

النصاری بھذا البیان ومن المعلوم ان الفضل للمتقدم لا للذی جاء بعده کالمضاھین

یہہ تو معلوم ہے کہ بزرگی پہلے ہی کو ہوتی ہے اور وہ تو بزرگ نہین کہلاتا جو پیچھے سے آوے اور پہلے کی ریس سے کوئی بات

وقد خلق الله آدم بیده وعلی صورته ونفخ فیه روحه بکمال محبته واما المسیح فما کان لبنة

موبنہ پر لاوے اور خدا نے تو آدم کو اپنے ہاتہہ سے اور اپنی صورت پر پیدا کیا تہا اور کمال محبت سے اُسمین اپنا روح پہونکا مگر مسیح تو پہلی بنیاد

اول الاساس بل جاء فی آخریات الناس وکان من المتاخرین ۔ ثم العجب ان اله النصاری

کی اینٹ نہین تہی بلکہ وہ تو آخری لوگونمین آیا اور متاخرین مین سے کہلایا پھر تعجب یہ ہے کہ نصاری کے خدا نے بیٹا تو جنا مگر بیٹی کوئی

ولد الابن ولم یلد البنات کانه عاف الاختان او کره ان یصاهر الا الصفتات اولم یجد لمثله

نہیں جنی گویا اُس نے داماد دن سے کراہت کی اور نہ چاہا کہ کوئی غیر کفو اُس کا داماد ہو یا اپنے جیسا کوئی عزت دار نہ پایا جسکو

الشرفاء السراة فهل من اعجوبة فی السکاری مثل الطرفة النصاری ام هل رئیت مثلهم من

لڑکی دیوے پس کیا عیسائیون کے عقیدون کے اعجوبہ کیطرح کوئی اور بہی اعجوبہ ہے یا اُنکی مانند تونے کوئی اور بہی

المغلسین ۔ والاصل الموجب الجالب الی هذه العقیدة الفاسدة والامتعة الکاسدة انهماکهم

اندھیرے مین رات مین چلتا دیکہا اور اصل موجب جسنے عیسائیون کو اس عقیدہ کیطرف کھینچا اُن کا دُنیا مین غرق ہونا ہے

فی الدنیا مع هجوم انواع العصیان وشوق نعماء الجنان مع رجس الجنان وانت تعلم ان الشره

پھر اسکے ساتھ قسما قسم کے گناہ اور پھر دل کی پلیدی کے ساتہہ آخرت کی نعمتون کا شوق اور تو جانتا ہے کہ لالچ حق بینی کی آنکھہ کو بند

یعمی عن رویة الصواب فلا یفتش الشره العجول من الوهاد والحداب بل یسعی مستعجلا

کردیتا ہے پس لالچی اور شتاب کار آدمی نشیب فراز کو کچھہ نہین دیکھتا پس اُس ریت کیطرف جلدی سے دوڑتا ہے

الی ملامح السراب بمجرد استماع قول الکذاب واذا بلغها فلا یجد الا وادی التباب

جو پانی کی طرح دکھلائی دیتی ہے اور ایک جھوٹے کی بات کو سنکر اعتبار کرلیتا ہے اور جب اُس ریت پر پہنچتا ہے تو بجز ایک جنگل

فتضطرم نار العطش وتثب علیه کالذیاب ویحترق القلب کاحتراق الجلباب

ہلاک کرنیوالے کے اور کچھہ نہین پاتا تب اُس وقت پیاس کی آگ بھڑکتی ہے اور اُسپر بھیڑیونکیطرح حملہ کرتی ہے اور اُسکا دل

فیسقط علی الارض من غلبة الاضطراب ویطیر روحه کالطیر ویلحق بالمیتین ۔

ایسا جلتا ہے جیسا کہ ایک چادر کو آگ لگ جاتی ہے پس بیقرار ہوکر زمین پر گر پڑتا ہے اور اسکی روح پرندکیطرح پرواز کرجاتی ہے اور مُردوں میں جا ملتی ہے

فمثل قوم اتكاؤا على الكفارة من كمال الجهل والغرارة كمثل حمقى
پس ان لوگون کی مثال جو کفارہ پر اپنے جہل اور نادانی کی وجہ سے تکیہ کئے بیٹھے ہین ان لوگون کی مانند ہے
الذين كانوا من قوم متنصّرين طحطحهم قلّة المال وكثرة العيال حتى كان الفقر
جو ایک گروہ بیوقوف عیسائیون کا تہا اور ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لوگ قلت مال اور کثرت عیال کیوجہ سے ایسے پریشان خاطر ہوئے
حصادهم والترب مهادهم وطعامهم بعض الافاني وسحناءهم كالشيخ الفاني وكانوا
کہ محتاجگی نے جس طرح کہ گہاس کاٹا جاتا ہے انکو کاٹ دیا اور زمین انکا بچھونا ہوگیا اور کہانا اُن کا گہاس پات ہوگیا اور انکی شکل مارے
من شدة بوسهم مضطرين ـ فقيض القدر لنصبهم ووصبهم ان جاءهم شيخ شخت
ناتوانی کے بڈہون کی سی ہوگئی اور اپنے فقر فاقہ سے وہ سخت محتاج ہوئے پس بُری تقدیر نے اُنکے لئے یہ اتفاق پیش کیا
الخلقة دقيق الشركة حقير السحنة وكان توجد فيه اثار الخصاصة والافتقار وبيّن
کہ ایک دُبلا سا بڈہا اُن کے پاس آیا جسکے مکڑون کی جالی بہت ہی باریک تہی اور وہ کچھہ دار صورت نہین تہا اور اسمین ناداری اور محتاجگی
حاله الحذاء المرقع وبلى الاطمار فدخل وعليه بُردان رثّان وفي يده سبحة كسبحة الرهبان
کے آثار نمایان تہے اور اسکی پھٹی پُرانی جوتی اور پُرانی چادرین بتلا رہی تہین کہ کس شان کا آدمی ہے پس اُن عیسائیون کے گہر مین داخل ہوا
وكان سائلا معترا وشعثا مغبرا قد لقي متربة وضرا حتى انثنى محقوقفا مصفرا وكان
ایسی حالت مین کہ دو پُرانی چادرین اُسپر تہین اور ایک تسبیح ہاتہہ مین جیسا کہ راہبون کے ہاتہہ مین ہوتی ہے اور در اصل وہ ایک محتاج پریشان حال تہا
لبسه كثير الاخراق بادي الاخريراق وكانت هيئته تشهد على انه ما اصاب هلته
جو کمال درجہ کی محتاجگی تک پہنچ چکا تھا یہانتک کہ وہ زرد رنگ اور خم پشت ہوگیا اور کپڑے جا بجا پہٹے ہوئے تہے جنکو وہ چھپا نہین سکتا تہا اور
ولا بلته وان هو الا معروق العظم ومن الطالحين ـ فولج حلقتهم بسوء حاله وافانين
اسکی صورت کہہ رہی تہی کہ ایک ادنی سی بہبودی بہی اُسکو حاصل نہین اور وہ ایک بدبختی کی حالت مین ہے سو ایسی حالت مین وہ انکے حلقہ مین داخل ہوا اور
مقاله ليخدعهم بزخرفته محاله فسلّم ثم كلم وقال هل ادلكم الى مكسب مال تنجيكم من
لگا باتین بنانے تاکہ اپنی آراستہ کلام سے انکو دہوکا دے سو اُسنے پہلے تو سلام کیا اور پہر گفتگو شروع کی اور کہا کہ کیا مین تمہین ایک ایسی آمدن
اقلال فتكونون ذوي املاك ورياض وترفلون في ذيل فضفاض وتنعمون صناديقكم
کی راہ بتاؤن جو تمہین ناداری کی حالت سے نجات بخشے اور تم اس سے بڑے مال ملک والے ہوجاؤ گے اور تمہارے باغ ہونگے اور خزانہ کپڑون مین
كما يفعم الماء في حياض فتصبحون متنعّمين ـ فرغبوا من حمقهم وشدة شحهم في الاموال
لٹکتے پہروگے اور روپیہ سے اپنے صندوق اس قدر بہر لوگے کہ جس طرح حوضون مین پانی ہوتا ہے اور بڑے مالدار ہوجاؤگے سو انہون نے بیوقوف عیسائیون

وقالوا مرحبا لك تعال ودلنا الى هذا المنوال وانا نفعل كما تامر وتحضر اينما

اور کہا مرحبا تشریف لائے اور ہمین ایسا راہ بتائے اور ہم وہی کرینگے جو آپ فرمائین گے اور جس جگہ حاضر ہونیکو کہوگے حاضر

تحضر وستجدنا من المتمثلين الشاكرين - ففرح الخدعن فى قلبه على قبل الصيد واصابه

ہوجائینگے اور ہم کو آپ فرمانبردار اور شکر گذار پاؤگے - پس وہ مکار یہ باتین سنکر اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ شکار

الكيد وعرف انهم سقطوا فى شبكته واغتروا بخديعته وجاءا تحت فخه بصفيره

مارا گیا اور فریب چل گیا اور وہ احمق اسکے دام مین پہنس گئے اور اسکو فریب مین آگئے اور اسکی سیٹی سنکر اسکے جال کے نیچے آبیٹھے

وزفرته فكلمهم بالحاديث ملفقة واكاذيب مزخرفة وقال مالى يا خذني رقة عليكم

سو کہین کی کہین لگا کر جہوٹی باتین سنانے لگا اور کہنے لگا کہ کیا سبب ہے کہ مجھہ کو تمپر بڑا ہی رحم آتا ہے شاید خدا تعالی نے میرے

ويهوي قلبي اليكم لعل الله قدر لكم حظا فى منهلي ونزلا في منزلي واراد ان يجعلكم من

چشمہ مین تمہاری کچھہ قسمت لکھی ہے اور میرے مہمان خانہ مین تمہاری مہمانی مقدر ہو اور شاید خدا تعالی نے چاہا ہو کہ تمکو مالدار

المتمولين - وقد كنت اعلم انكم من اكرم جرثومة واطهر ارومة ومن ابناء بناة المجد وارباب

کردے - اور مجھے پہلے ہی معلوم ہے کہ تم لوگ بڑی خاندان کے آدمی اور اصیل ہو اور نیز رئیسون کے بیٹے اور دولتمندون

المجد والان اراكم بصفر اليد فالقي فى قلبي ان ارحمكم واشفق عليكم واقوم لمواساتكم ودفع

کی اولاد ہو اور اب مین تمکو افلاس کیجا لتہین دیکھتا ہون سو میرے دل مین ڈالا گیا جو مین تمپر رحم اور شفقت کرون اور تمہاری ہمدردی

افاتكم وكذلك وقعت شيمتي واستمرت عادتي وخير الناس من ينفع الناس ويعين ذوى

کیلئے کھڑا ہو جاؤن اور اسیطرح میری عادت ہے کیونکہ نیک آدمی وہی ہوتا ہے جو لوگون کو نفع پہنچادے اور مسکین لوگون کی مدد کرے

الفاقات والمساكين - وستجنون عود دعواى وحلاوة جناى وانى لمن الصادقين

اور تم عنقریب میرے دعوی کی شاخ کا پہل آزمالوگے اور میرے پہل کی حلاوت تمہین معلوم ہوجائیگی اور مین سچا ہون -

فكلوا هنيئا مريئا هذه المائدة الواردة واستقبلوا هذه الدولة الحادثة وخذوا تلك

سو تم اس کھانیکو جو اترا ہے خوب سیر ہو کر مزہ سے کہاؤ اور اس دولت کیطرف رخ کرو جس نے تمہاری طرف آنیکا قصد کیا ہے اور

الغنيمة الباردة شاكرين -

اس مال مفت کو شکر کے ساتھ لے لو -

فاذهبوا سارعين مبادرين الى بيوتكم لتعطوا اجرتكم واتوني

سو اپنے گھرون کیطرف جلدی کرکے دوڑو تاکہ تمکو اس فرمانبرداری کا اجر ملے اور میرے پاس

بما كان عندكم من اثارة مال يبقى من زوال من نوع حلية من ذهب كان او فضة او حلي

وہ سب مال لے آؤ جو از قسم زیور چاندی اور سونے کے تمہارے گھروں میں باقی رہ گیا ہو اور اپنی ہمسایوں اور دوستوں کے بھی زیور لے آؤ

جيرانكم وخلانكم ولا تتركوا شيئا منها وارجعوا مستعجلين - واني اقرء عليها كلمات

اور اپنے گھروں میں کچھ نہ چھوڑو اور پھر جلد واپس آجاؤ اور میں ان زیوروں پر ایک منتر پڑھوں گا اور چند گھنٹے وہی عمل

كرقية واعكف على هذا العمل الى بضع ساعة فتهيج في الحلى ثورة مزية وكل

کرتا رہوں گا تب زیوروں میں ایک جوش بڑھنے کا پیدا ہوگا اور ہر یک زیور پھولیگا اور بڑھیگا اور ان کا بڑھنا صاف

حلية تربو وتنمو والزيادات فيها تبدو حتى تكون الحلى مائة امثالها - وتنزل عليها

معلوم ہو جائیگا یہانتک کہ وہ زیور سوگنا ہو جائیگا

اور اسپر کامل برکتیں

بركات بكمالها وتعجب الناظرين -

نازل ہونگی اور دیکھنے والے تعجب کرینگے -

ولا تعجبوا لهذا الحديث فان فيه سر كسر التثليث فلا تسئلوني

اور اس عمل سے کچھ تعجب مت کرو کیونکہ یہ بھی ایک ایسا ہی بھید ہے جیسا تثلیث کا بھید سو تم فلسفیوں

عن دلائل كفلسفيين العمل عجيب والوقت قريب وتكونون من بعد قوم متنعمين فاغتروا

کی طرح اسکے دلائل مت پوچھو - عمل عجیب ہے اور وقت قریب ہے اور تم بہت جلد مالدار ہو جاؤگے پس وہ لوگ

بقول الكاذب المكار وحسبوا هذا العمل كالتثليث من الاسرار بما اكلهم حمار الجهل الجذل

اس فریبی کی بات پر دھوکا کھا گئے کیونکہ جہالت کا گدھا انکو ایسی لات مار چکا تھا جو کاٹنے والی تھی اور لالچ کی

وبترهم سيف الشح البتار فالقت في الضلالة الثانية الضلالات الاولى

تلوار انکو دو ٹکڑے کر چکی تھی سو ایک گمراہی نے انکو دوسری گمراہی میں ڈال دیا -

وتكونت من ظلمة ظلمة اخرى - فمالوا اليه كما كانوا مالوا الى عقائد المسيحيين -

اور ایک اندھیری سے دوسرا اندھیرا پیدا ہوگیا پس اسکی طرف ایسے مائل ہوگئے جیسا کہ وہ مسیحی عقیدوں کی طرف مائل تھے -

قالوا ما نحن عصاة امرك وما نأبى تلاوة شكرك وقد اتيتنا من الغيب كملائكة منجيين

اور کہا کہ ہم تیرے حکم کا انکار نہیں کرتے اور تیرے شکر کو ہم نہیں چھوڑینگے اور تو تو ہمارے لئے غیب سے ایسا آیا جیسا کہ فرشتے

فبادروا الى بيوتهم في فكر قوتهم وتنضير سبروتهم وما اشتكوا وما تقاعسوا بل كل منهم

نجات دینے والے آتے ہیں پھر وہ لوگ اپنے گھر کی طرف دوڑے اس فکر میں کہ قوت کا سامان ہو جائے اور زمین خشک سرسبز ہو جائے اور کچھ شک بچا

ذهب ليأتي به الذهب وزاب ليزداب وكانوا في سكرة حرصهم كالمجانين - فلما دخلوا

اور نہ تاخیر کی بلکہ ہر ایک انہین سے دوڑا تاکہ سونا لاوے اور جلدی بین جلدی کی تاکہ وہ کچھ بہار اٹھا لیوے اور اپنی حرص کے نشا مین سودائیون کیطرح ہو رہے تھے

ربوعهم مراحا قالوا لاهلها انعموا صباحا ثم قصوا عليهم القصة وهنؤهم متبسمين -

اور پہر جبکہ وہ اپنے گہرون مین خوش خوش داخل ہوے تو داخل ہوکر کہنے لگے کہ گہر والون ٹہنک پہران لوگون کو تمام قصہ سے مطلع کیا اور مسکرا مسکرا کر انکو مبارکبادی دی

فصدقوا قولهم الذين كانوا مثلهم في الجهالة ونظيرهم في الضلالة وكانوا يتغنون

پس ان لوگون نے جو جہالت اور گمراہی مین ویسے ہی تہے انکے باتون کی تصدیق کی اور مارے خوشی کے گانے لگے

فرحين - فنزعوا الحلي من اعضاء نسائهم واذان امائهم وآناف بناتهم وايدي اخواتهم

پہران لوگون نے اپنی عورتون کے اعضاء اور اپنی لونڈیون کے کانون اور اپنی بیٹیون کے ناکون اور اپنی بہنون کے

وارجل امهاتهم واشركوا في تلك التجارة نساء اصدقائهم وازواج احبائهم بل نسوان

ہاتھون اور اپنی ماؤن کے پیرون سے زیور اتارے اور اس تجارت مین ان لوگون کو بہی شریک کر لیا جو انکے دوستونکی عورتین اور انکی

جيرانهم وعذارى اقرانهم وغادروهن كاشجار خالية من ثمار وغادر كل احد بيته

آشناؤنکی بیویان تہین بلکہ اپنی ہمسائیونکی عورتون اور اپنے ہم مرتبہ لوگونکی کنواری لڑکیان کو بہی اس تجارت مین داخل کیا اور ان عورتونکو

انقى من الراحة طمعا في كثرة المال وزيادة الراحة ثم رجعوا مستبشرين - ونبذوا الحلي

ایسی حالتین چہوڑا جیسا کہ درختون سے پہل اتار جاتا ہی اور ہر ایک نے اپنے گہر کو ہتیلی کیطرح صفا چٹ چہوڑا اس طمع سے کہ مال ٹرہیگا اور بہت آرام ہوگا پہر

امام يديه فرحين فلما رأى المكار امتلاء كيسه وانجلاء بؤسه ورأى حمقهم وجهلهم

اور اکر اس مکار کے آگے تمام زیور ڈال دیا اور اس حرکت کرنیکے وقت بہت خوش تہے پس جبکہ اس مکار نے دیکہا کہ اسکا تہیلہ بہر گیا اور سختی جاتی

فرح فرحا شديدا ووجد نفسه غنيا صنديدا قال اعلم انكم ذوو حظ عظيم ومن الفائزين

رہی اور یہ بہی دیکہا کہ یہ لوگ کیسے احمق اور جاہل ہین تو بہت ہی خوش ہوا اور اپنے تئین ایک غنی رئیس کیطرح پایا کہنے لگا کہ مین جانتا ہون کہ تم لوگ بڑے ہی

وستجتنون جنا عملكم وتعلون مطاجملكم وتذكروني الى ابد الآبدين -

خوش قسمت ہو اور انہین سے ہو جو مراد پاتے ہین اور عنقریب تم اپنے عمل کا پہل چنوگے اور اپنے اونٹ پر سوار ہو اور ہمیشہ مجہے یاد رکہوگے -

ثم قال يا معشر الاخيار واكباد هذه الديار اعلموا ان هذا العمل من الاسرار

پہر کہنے لگا کہ اے نیکون کے ٹولو اور اس ولایت کے جگر گوشو آپ لوگ یقینا جانین کہ یہ عمل اسرار مین سے ہے

وقد وجب اخفاءها من الاغيار ومن اشراط هذه الرقية قرءتها في الزاوية على شاطي الوادي

اور غیرون سے چہپانا اسکا واجب ہی اور اسکی شرطون مین سے ہی جو اسکو گوشہ خلوت مین پڑہین کسی جنگل کے کنارہ پر اس

عند نهر جار فی البادیة ولذلک علّمت من المعلّمین - فهل تاذنونی ان افعل کذا

جنگل مین جہان نہر بہی جاری ہو اور اسیطرح مجہے استادون نے سکہلایا ہی - اب کیا آپ لوگ اجازت دیتے ہین کہ مین ایسا ہی کرون

وارجع الیکم بذهب کامثال الربا لترجعوا الی شرکاءکم بمال ما رئته عین الناظرین

اور ٹیلون کیطرح مال لیکر واپس آؤن تا تم وہ مال لیکر اپنے شریکون کے پاس جاؤ جو کسی آنکھہ نے نہ دیکھا ہو - اور عنقریب تم

وستترون قناطیرًا مقنطرة من الذهب الخالص والمال الملیح ولا ترون نظیره فی التنجیة

ڈہیرون کے ڈہیر سونا اور خوب صورت مال دیکہوگے اور بجز کفارہ مسیح کے نجات

الا کفارة المسیح ویکفی لدینکم الکفارة ولدنیاکم هذه الامارة فنجوتم فی الدارین من تحریک الیدین ومن

دینے مین اسکی کوئی نظیر نہین پاؤگے تمہارے دین کے لئے تو کفارہ مسیح کافی ہے اور تمہاری دنیا کیلئے یہ امیر کفایت کرتی ہے سو تم دونو جہان

جهد المجاهدین - قالوا الامر الیک والقلب لدیک وانک الیوم لدینا مکین امین -

مین محنت اور کوشش کرنیسے رہائی پاگئے - اُنہون نے عرض کیا کہ ہم تیری حکم کے تابع ہین اور ہمارے دل تیرے پاس ہین اور آج تو ہماری نظر مین بامرتبہ اور امین آدمی ہے

قال طوبی لکم ستفتح علیکم ابواب المسرة وتعطی لکم مفاتیح الدولة بل اعلمکم رقیتی

کہا شاباش عنقریب تم پر خوشی کے دروازے کہلینگے اور تمہین دولت کی کنجیان دیجائینگی بلکہ مین تمہین یہ منتر بہی سکہلادونگا

لکی لا تضطربون عند غیبتی ولکی تکون لکم دولة عظمی وملک لا یبلی قالوا لا نستطیع

تا میری عدم حاضری مین تمہین کچھہ تکلیف نہ پہنچے اور تا تمہین ایک ایسی دولت ملے جو بہت بزرگ دولت ہو اور ایک ایسا ملک ملے جسکا انتہا نہین اُنہون نے

احصاء شکرک وانک اکبر المحسنین - قال جیرما علّمت احدا هذا العمل من قبلکم ولا

کہا کہ ہم تیرا شکر نہین کرسکتے تو سب احسان کرنیوالون سے بزرگتر ہے اُسنے جواب دیا کہ تم یقینا سمجھو کہ یہ عمل مینے تم سے پہلے کسیکو نہین سکہایا

اعلم بعدکم قومًا آخرین - فسالوا عنه سر هذا التخصیص وحکمة تحدید هذا التنصیص

اور نہ بعد تمہارے کسیکو سکہاؤنگا پس اُنہون نے اس تخصیص کا بہید اُس سے دریافت کیا اور اس حکایت کے محدود رکہنے کی حکمت پوچہی

فاقسم بالاقنوم الذی یجیر الجانی انه ضاهی فی هذه العادة بالاقنوم الثانی - وجعلهم

پس اُسنے اس اقنوم کی قسم کہائی جو گنہگار کو گناہ سے خلاصی بخشتا ہے کہ وہ اس عادت مین اقنوم ثانی سے مشابہ ہے یعنی جیسے تم اقنوم ثانی

کالمسیح من المتفردین - ثم شمّر ذیله لیطیر کالعقاب فعدا بازعام الذهاب ولا اعتداء

مسیح کیطرح اپنی تعلق سے خاص کردیا ہے - پھر اُس نے اپنا دامن اکہٹا کیا تا کہ عقاب کیطرح اُڑجائے پس اُس نے چلوجانیکی نیت سے صبح کی ایسی صبح

الغراب وقال لهم عند الفرار یا سادات الامصار وصنادید الدیار سآتیکم الی نصف النهار

کہ کبھی کوّے نے بہی نکی ہو اور بہاگتے وقت اُنکو کہنے لگا کہ ای شہرون کے سردارو اور ولایتون کے رئیسو مین دوپہر تک تمہارے

فانتظرونی قلیلاً من الانتظار ولا تاخذکم شئ من الاضطرار فان الرقیة طویلة

پاس آؤں گا سو تمنے کچھ تھوڑی سی میری انتظار کرنا اور نہیں کچھ بیقراری نہ ہو کیونکہ منتر بہت لمبا ہے اور مطلب بہت بڑا ہے

والبغیة جلیلة والطبیعة علیلة والمسافة بعیدة والبرودة شدیدة وما کنت ان

اور مراد بہت بڑی ہے اور طبیعت بیمار ہے اور دور جانا ہے اور سردی بہت پڑتی ہے اور میرا دل نہیں چاہتا کہ

اشقّ علی نفسی فی هذا الضُّعف والنحافة وما اجد فی بدنی قوة قطع المسافة ولنّی

اس ضعف اور پیرانہ سالی میں یہ مشقت اپنے پر اُٹھاؤں اور میرے بدن میں یہ قوت ہی نہیں کہ اتنی دور جا سکوں اور میں

نبذت علق الدنیا کلها وترکت کثرها وقُلّها وما یسرّنی الّا ذکر المسیح ربّ العالمین

دنیا کے تمام علاقے چھوڑ بیٹھا ہوں اور مجھے بجز اسکے کچھ اچھا دکھائی نہیں دیتا جو مسیح کا ذکر کرتا رہوں جو رب العالمین ہے۔

ولکنی کلّفت نفسی لکم بما رئیتکم من قبائل الشرفاء ووجدتکم

مگر میںنے تمہارے لئے یہ کلفت اُٹھائی کیونکہ میںنے شریف قبیلوں میں سے تمہیں پایا اور میںنے دیکھا کہ تم

کالحلاول الامراء وفی الضرّاء بعد النعماء وبما تحقّقت المصافات وانعقدت المودّات

امیروں کے باقیماندہ نشان اور بعد نعمت کے سختی میں پڑے ہو اور اسلئے بھی کہ ہم میں اور تم میں بہت پیار ہو گیا ہے اور دوستانہ ربط

فهاجت رحمتی وماجت شفقتی وجذبنی بختکم المحمود ونجمکم المسعود فاردت ان

ہو چکا ہے سو میری رحمت اور شفقت تمہارے لئے اُٹھی اور موجزن ہوئی اور تمہارے طالع محمود اور نیک ستارہ نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا

اجعلکم کالسلاطین۔ وسارجع الیکم مع الجنی الملتقط فانتظروا بالقلب المغتبط ستریٰ

سو میں چاہا کہ تمہیں بادشاہ کیطرح بنا دوں۔ اور میں عنقریب تازہ چنا ہوا میوہ لیکر تمہارے پاس آؤنگا سو آرزومند دل کے ساتھ میری منتظر رہو عنقریب تم

بیضاء وصفراء کحلیلة جمیلة زهراء وافیکم کالمبشرین المستبشرین۔ فذهب وترکهم

سونے اور چاندی کو ایسے جلوہ کو دیکھو گے جیسیکہ ایک خوبصورت عورت سامنے آجاتی ہے سو اُس نے یہ کہا اور چلا گیا

مغبونین۔ فما فهموا انه غرّ وطلب المفرّ وفرحوا بتصور حصول المراد ولبثوا یرقبونه

اور اُنکو ٹوٹے میں چھوڑ گیا سو اُنہوں نے نہ سمجھا کہ وہ دھوکا دیگیا اور بھاگ گیا اور مراد ملنے کی تصور میں وہ خوش ہوئے اور اُسی جگہ ٹھر کر ایسے طور سے

رقبة اهلة الاعیاد وینتظرونه انتظار اهل الوداد متنافسین الی ان تلبّست الشمس

اسکی انتظار کرتے رہے جیسا کہ عید کے چاند کی انتظار کیجاتی ہے اور جیسا کہ دوست دوست کا منتظر ہوتا ہے یہاں تک کہ سورج نے ... دن

کالمتندمین نقابها وسوّدت کالمحزونین ثیابها والغت کالمخدوعین حسابها واخفت

کیطرح اپنا منہہ چھپا لیا اور ماتم زدہ اور سخت غمناک لوگوں کیطرح سیاہ کپڑے پہن لئے اور اپنے وجود کو دھوکا کھانیوالوں کی

بوجه مُصْفرّة كالمنهوبين - فلما طال امد الانتظار وتجاوز الوقت من موعد المكار

اور مُنہ زرد کے ساتھ ایسا چھپا جیسا کہ وہ لوگ زرد رنگ ہو جاتے ہیں جنکے مال

واضاعوا في رقبة الزمان وبان ان الرجل قد مان نهضوا كالمجانين - وسعوا الى

لوٹے جاتے ہیں پس جبکہ انتظار کا زمانہ لمبا ہو گیا اور اس مکار کے وعدہ سے وقت بڑھ گیا اور جبکہ بہت سا وقت اُنہوں نے انتظار میں ضایع کیا اور کھل گیا کہ وہ آدمی تو

كل طرف مفتشين - وعدوا الى اليمين واليسار مرتعدين بنصول الحلي الكبار وفكر هتك

جھوٹھ بول گیا تو سوائیو کیطرح اٹھے اور ہر ایک طرف تلاش کرتے ہوئے دوڑے اور داہیں بائیں طرف دور ہوئے گئے اور بڑے زیوروں کا خیال اور پردہ دری کا

الاستار فلما استيئسوا منه كالثكالى سقطوا كالموتى وانكبوا على وجوههم باكين وعرفوا انهم قد خدعوا بل

بھی فکر تھا پس جبکہ اسکی ملنے سے نا امید ہو گئے مردہ کیطرح تو نا امید ہو گئے تو روتے ہوئے اپنے موہوں پر گرے اور سمجھ گئے کہ ہمیں دھوکا دیا گیا بلکہ ہمارا ناک کاٹ گیا

جُدِعوا من القوم قد عوا فضربوا على خدودهم قائلين يا ويلنا انا كنا منهوبين مخدوعين

اور قوم سے ہم ہٹائے گئے تب اُنہوں نے اپنی گالوں پر یہ کہتے ہوئے طمانچے مارے ہمارے پر واویلا ہم تو لوٹے گئے دھوکا دئے گئے

ثم القوا على رؤسهم غبار الصحراء وصعد تصارخهم الى السماء وجمعوا الناس حولهم

پھر اُنہوں نے اپنے سروں پر جنگل کا گھٹا ڈال لیا اور اُنکی فریاد آسمان تک پہنچ گئی - تب قوم اُنکے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور اُنہوں

من شدة الجزع والفزع والبكاء فجاءهم القوم مهرعين - فسئلوا عن بلاء نزل

نے اس بلا سے جو نازل ہوئی اور اس زخم سے جسکا شگوفہ نکلا اور اس مصیبت سے جسنے دلوں کو گلایا اور اس حادثہ سے جسنے بیقراری پیدا کی دریافت کیا

وجُرحٍ ابتزل وعن مصيبة مذيبة للقلوب وداهية مهيجة للكروب واستفسروا

من تفاصيل المصيبة وكيفية القصة فعافوا ان يبينوا خوفا من طعن الناس والخزي

اور مصیبت کی تفصیل دریافت کی اور اس قصہ کی کیفیت پوچھی سو انہوں نے بیان کرنے سے دل چورایا کیونکہ وہ لوگوں کے لعن طعن اور خاص

بين العوام والخواص ومع ذلك كانوا صارخين - فقال القوم ما لكم لا ترقى دمعتكم

وعام میں رسوا ہونے سے ڈرے مگر باوجود اسکے فریاد کر رہے تھے پس قوم نے کہا کیا سبب کہ تمہارے آنسو نہیں تھمتے اور تمہاری چیخیں کم

ولا تسكن زفرتكم اظلمتم من قوم عادين لم تسترون الحقيقة وتزيدون الكربة الا ترون الى لوعة كرب المحبين

نہیں ہوتیں کیا تم پر کسی ظالم نے ظلم کیا کیوں تم حقیقت کو چھپاتے اور اپنے دوستوں کی بیقراری کو زیادہ کرتے ہو -

فصاحوا صيحة المغبون واستحيوا من اظهار الكمد المكنون ثم بينوا القصة وابدوا الغصة

پس انہوں نے پھر ایک چیخ ماری جو ایک زیاں رسیدہ مارتا ہے اور چھپے ہوئے غم کے ظاہر کرنے سے شرم کی پھر قصہ کو کھول دیا اور غصہ ظاہر کر دیا

وما کادوا ان یبیّنوا ولکن عجزوا عن اصرار المصرّین ـ فلامهم کل احد من العقلاء

اورنہین چاہتے تہے کہ ظاہر کرین لیکن اصرار کرنیوالون کے اصرار سے عاجز آگئے ـ پس ہریک عقلمند نے انکو ملامت کی

ومطرت من کل جہتٍ سہام العُذلاء فنکسوا رؤسہم متندمین ـ وقال المعیّرون یا معشر

اور ملامت کرنے والون کے ہریک طرف سے تیر برسے

الحمقاء وائمة الجہلاء الستم علمتم انہ جاءکم فقیر بادی الخذلان وعلیہ بُردان رثّان

پس انہون شرمندہ ہوکر سر جہکا لئے اور ملامت کرنیوالون نے کہا کہ ای احمقو اور جاہلون کے پیشواؤ ـ کیا تمہین معلوم نہین تہا کہ ایک محتاج

فمن کان فی المار کیف یہبکم ریاش افخار ویحبیکم من اسرار وطار اما رئیتم علیہ اثر الافلاس

تمہارے پاس آیا جسکی بیعزتی کہلی کہلی تہی اور اسپر پرانی چادرین ہو کہو کر دمن رحج نہین سو جو شخص آپ ہی پرانی چادرین رکہتا تہا وہ تمہین لباس فاخرہ کہان سے

فکیف شغفتم بہ الکنتم انعاما او من الناس ثم کانت ہذہ الخرافات بعیدة من قانون القدرة

دیتا اور کیونکر تمہاری حاجت روائی کرتا کیا تمنے افلاس کی آثار اسمین نہین پائے تہے پہر کیون تم اسکے فریفتہ ہوگئے کیا تم چارپائے تہے

وخارجة من السنن المستمرة فکیف قبلتموہا وقائلہا ان کنتم عاقلین ـ

یا آدمی تہے پہر قطع نظر اس سے یہ باتین بہی از قبیل خرافات اور قانون قدرت سے بعید تہین اور خدا تعالی کی سنت مستمرہ سے دور نہین پس اگر تم عقلمند تہے

وکیف نسیتم تجارب الحکماء الکنتم انعاما او کنشوان الصہباء مخمورین

اور کیونکر تمنے حکیمونکی تجارب کو فراموش کردیا کیا تم چارپائے تہے یا شراب سے مست تہے اور تمنے کیونکر جانا کہ

وکیف ظننتم انہ صدوق امین مع انہ خالف الصادقین اجمعین اما رئیتم اطمارہ اما شاہدتم

وہ صادق اور امین ہے حالانکہ اس نے تمام صادقون کے برخلاف بات کہی کیا تمنے اسکی پورانی چادرین نہ دیکہین کیا تمنے

من قبل قصص المکارین فلا تلوموا احدا ولوموا انفسکم انکم قد اہلکتم نسوانکم واخوانکم

مکارون کے قصے نہین سنے تہے سو تم اپنے آپ کو ملامت کرو نہ کسی دوسرے کو تمنے اپنی بیویون اور اپنے بہائیون اور اپنے

وخلانکم وجیرانکم فلیبک علی فہمکم من کان من الباکین ـ

دوستون اور اپنے ہمسایونکو ہلاک کردیا پس چاہیئے کہ ہریک رونیوالا تمہاری سمجہ پر روئے ـ

ہذا مثل المسیحین وکفارتہم وجہلہم وغرارتہم وما قلنا الا نصاحة

یہ عیسائیون اور انکے کفارہ کی مثال ہے اور انکی نادانی کا نمونہ ہے اور ہمنے محض سدنا دالون کیلئے یہ نصیحت

للہ لقوم جاہلین ـ ولکن المسیح والصالحین من اصحابہ مبرؤن من ذلک المثل وخطابہ

بیان کی ہے مگر مسیح اور اسکے نیک اصحاب اس تمثیل سے مبرا ہین اور ہمارا خطاب صرف ان خیانت پیشہ

وما نتوجه الا الی الخائنین الذین سیرتہم سیرۃ السرحان ولبوسہم لبوس الرّھبان وقد

لوگون کیطرف ہے جنکی خصلت بھیڑی کی خصلت اور لباس راہبوں کا لباس ہے اور انکی برگشتگی اور

تبین انکفاءھم وبرح لیلاءھم وتبین انھم من الضالین المضلین۔ ومن وقاحتہم انھم

انکی رات کی سختی ظاہر ہوچکی ہے اور ظاہر ہوچکا ہے کہ وہ گمراہ اور باطل پرست ہین اور انکی کمال بے شرمی

مع جہلھم یصولون علی الاسلام ویضلّون طوائف الانام ویشیعون انواع الاٰثام و

ہے کہ وہ باوجود اپنی نادانی کے اسلام پر حملہ کرتے ہین اور لوگونکو گمراہ کر رہے اور انواع اقسام کے گناہونکو پھیلا رہے ہین اور

کانوا قومًا دجّالین فلیندموا علی بادرۃ الاعتقاد ولیخافوا خسرانھم یوم المعاد وما

وہ ایک دجال قوم ہے پس چاہیکہ اپنی جلدی کے اعتقاد سے پشیمان ہون اور اپنے آخرت کے ٹوٹے سے ڈرین اور مین تو

انا الّا نذیرٌ من ربّ العالمین۔

ایک ڈرانیوالا خدا تعالی کیطرف سے ہون۔

انی من اللہ العزیز الاکبر ۔۔۔ حق فھل من خائفٍ متدبّر

میں اس خدا کی طرف سے ہون جو بزرگ اور عزت والا ہے ۔۔۔ یہی بات سچ ہے پس کوئی ہے! جو ڈرے اور سوچے

جاءت مرابیع الھدیٰ ورھامھا ۔۔۔ نزلت وجوّ بعدھا کالعسکر

ہدایت کے بہاری مہینہ آگئے اور ہلکے ہلکے مینہ تو ۔۔۔ اتر آئے اور بڑا مہینہ اسکے بعد ایک لشکر کیطرح آنے والا ہے

جُعلت دیار الھند ارض نزولھا ۔۔۔ نصرًا بما صارت محل تنصّر

ان مینہون کے اترنے کی جگہ ہند کی زمین قرار دی گئی ۔۔۔ مدد کے طور پر کیونکہ عیسائی دین مسلمانون مین پھیلنے کی یہی جگہ ہے

فیھا جموع یشتمون نبینا ۔۔۔ فیھا زروع من ضلالٍ موثرٍ

اس ملک مین ایسے لوگ ہین جو ہمارے نبی صلعم کو گالیان دیتے ہین ۔۔۔ اس ملک میں گمراہی کی کھیتیان ہین جو پسند کیگئی ہین

قوم یعادون التقی من خُبثھم ۔۔۔ ویویّدون امور ضدّ تطھر

وہ ایک قوم ہے جو بوجہ اپنی خُبث کے پرہیزگار سے دشمنی کرتی ہے ۔۔۔ اور ناپاکی کے باتون کو شائع کر رہی ہین

وتکنست خذات المرار طبیّھم ۔۔۔ اذ صلت عند تناضل کغضنفر

اور کئی مرتبہ انکے ہرن مجھ سے چھپ گئے ۔۔۔ جبکہ مینے لڑائی کے وقت شیر کیطرح حملہ کیا

منھم خبیث مفسد متفاحش ۔۔۔ اُخبرت عنہ ولیتنی لم اخبر

انہین سے ایک خبیث مفسد بدگو دشنام دہ ہے ۔۔۔ مجھے اسکی اطلاع دیگئی ہے اور کاش کہ نہ دیجاتی یعنے اسکا وجود ہی نہ ہوتا

غول یسب نبینا خیر الورے

ایک شیطان ہی جو ہماری نبی افضل المخلوقات کو گالیاں دیتا ہی

یا غول بادیۃ الضلالۃ والھوا

اے گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان

قطعت قلب المسلمین جمیعھم

تونے تمام مسلمانون کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

انا تصبرنا علی ایذ ائکم

ہمنے تو تمہارے دکھ دینے پر متکلف صبر کیے

انا نری فتنا تذیب قلوبنا

ہم وہ فتنے دیکھ رہے ہین جو دلوں کو گلاتے ہین

جاؤا کمفترس بناب داعس

وہ ایک شکار مارنے والی کیطرح نیزہ مارنیوالی دانتون کیساتھ آئے

کانوا ذیابا ثم وجد واسخلۃ

وہ تو بھیڑیئے تھے سو انہون نے جنگل مین

وتری بطون المفسدین کانھا

اور مفسدون کے پیٹون کو تو دیکھتا ہے کہ گویا وہ

حاذت مطایاھم علی اعناقنا

انہون نے اپنی سواریون کو ہماری گردنون پر سخت دوڑایا

فاض العیون من العیون کانھا

آنکھون سے چشمے جاری ہوگئے گویا کہ وہ

فنھضت انصحھم وکیف نصاحتی

پس مین گالیان دینے والون کو نصیحت کرنیکے لئے اٹھا

قد غودر الاسلام من جھلاتھم

عوام نادان نے انکی باطل وسادس سے اسلام کو ترک کر دیا

لکع ولیس بعالم متبحر

سفلہ نادان فرومایہ ہی اور ایسا نہین ہی کہ کوئی عالم متبحر حقایق کی تہ تک

تھذی ھوا من غیر عین تبصر

تو محض ہوا پرستی سے بکواس کر رہا ہی اور معرفت کی آنکھ تجکو حاصل نہین

کم صارم لک یا عبیط وخنجر

ای دروغگو جنگجو ہمین یہ تو بتلا کہ تیری پاس کتنی تلوارین اور خنجر ہین

والنفس صارخۃ ولم تتصبر

مگر جان فریاد کر رہی ہے اور صبر نہین کرسکتی

انا نری صورا تھول بمنظر

ہم وہ مولہ دیکھ رہے ہیں جو ہمین ڈراتے ہین

دحسا کلب نابح متشذر

قوم مین تفرقہ ڈالنیوالی ہین اس کتی کیطرح جو آواز کرتا اور حملہ کرنیکو لئی

فی البر منفردا اسیر تحسر

ایک اکیلا برہ پایا جو ماندگی کا مارا ہوا تہا

قرب بما نالوا کمال تجبر

مشکین ہین کیونکہ پیٹ اتنے بڑھ گئے کہ انمین بل پڑتی ہین

حتی تکسرنا کعظم انخر

یہانتک کہ ہم بوسیدہ ہڈی کیطرح ہوگئے

ماء جری من عندم متعصر

دم الاخوین کا پانی ہے جو اسکے نچوڑنے کیوقت ٹپک رہا ہی

قوما اوابد معجبین کضیطر

اور میرا نصیحت دینا ایسی قوم کو کیا مفید ہو سکتا تہا جو ایک وحشی اور خودبین

وخلت اماعز عن سحاب ممطر

اور وہ پتھریلی زمین برسنے والے بادل سے محروم رکھی

شاقت قلوب الناس طعن جباءهم
لوگونکے دلون کو ان ہودجنشینون نے شوق دلایا جو انکی ہنڈیونکے سر پوش کہلے

رُجل عمون منجسو عرصاتنا
اندھی جماعتین ہین جو ہمارے ملک کو پلید کر رہی ہین

والعین باکیة ولیس بکاءنا
آنکھ تو رو رہی ہے مگر ہمارا رونا کچھ حقیقت نہین

ان البلایا لا یرد رکابها ✣
بلاؤن کے اونٹ سوارون کو کوئی رد نہین سکتا

انّ المهیمن لا یضیع عباده
خدا اپنے بندون کو ضائع نہین کریگا

فتابطوا بر جاءهم بتخیّر ✣
سو انہون نے اُنکی بلا کو دیدہ دانستہ بغل مین لیلیا

فجئت طواءهم کذیب مُبکر
انکی حوادث ناگاہ ہمپر پڑی اور وہ ایسے آئے جیسا کہ بہیڑیا فجر کیوقت شکار

شیئا سوی الفضل المنیر المسفر
بجز اس فضل کے جو روشن کرنیوالا اور صبح کیوقت آنیوالا ہے

الا یدا ملک قدیر اکبر ✣
مگر اُس بادشاہ کے دونون ہاتھ جو قدیر اور اکبر ہے

فافرح ولا تحزن بوقت مضجر
سو تو خوش ہو اور ایسے وقت مین جو دل کو تکلیف دینیوالا ہے غمگین مت ہو

ایّها المتنصّرون والعادون العمون لقد جئتم شیئا ادّا وجُزتم عن القصد
اے عیسائیو اور حد سے تجاوز کرنیوالے اندھو تم ایک عجیب بات لائے اور یقیناً تمنے راہ راست کو چھوڑ دیا تم نے اُس کو

جل تعبدون من مات وفات وعظمتم العظام الرفات وغمصتم الصادقین ـ
خدا پکڑا جو مر گیا اور گذر گیا اور بوسیدہ ہڈیون کی تعظیم کی اور صادقون کا تمنے عیب پکڑا

وفیکم من اذا کُلّم کلم واذا سُلّم شتم تقولون انا لُقّنّا الحلم وعُلّمنا السلم ولکنا لا نجد فیکم
اور تم مین ایسے شخص بھی ہین کہ جب ہم کلام ہون تو بدگوئی سے دلون کو آزار پہنچاوین اور جب بدی کا جواب نہ دیا جاوے اور برگزیدہ

قارع هذ الصفات وفریع هذه الصفات بل نجدکم حریصین علی الضرّ وراغبین
رکھا جاوے تو اور بھی رخنہ ڈالین اپنی زبان سے تو یہ کہتے ہو کہ ہمکو حلم سکھایا گیا ہے اور صلحکاری کی تعلیم ہوئی ہے مگر ہم تم مین ایسا شخص نہین پاتے

فی ایصال الشرّ تسبّون الاخیار وتلعنون الابرار وتختالون من الزهو وتنصّبون
جو اس تعلیم کے پتھر کو ٹھوکنے والا اور ان صفتون کا مالک ہو بلکہ ہم تو تمکو دکھ دینے پر حریص پاتے اور شرارت کرنے پر راغب دیکھتے ہین تم نیکون کو گالیان

الی اللّهو وما تنصّرتم الا لتکونوا ذوی جرد مربوطة وجدة مغبوطة ولتمیسوا فی ریاش
دیتے اور راستبازون پر لعنت بھیجتے ہو اور تمہاری نازکی چال مین تکبر بھرا ہوا ہے اور لہو و لعب کیطرف گرے جاتے ہو اور عیسائی ہونیسے تمہاری یہی غرضین

وتخلصوا من فکر معاش وتجدوا ما تشتهی الانفس وتلذ الاعین ولتجتنوا قطوف
ہین کہ تمہاری طویلون مین گھوڑے ہون اور قابل رشک دولتمندی تمکو حاصل ہو اور لباس فاخرہ مین تم لٹکتے پھرو اور معاش کی فکر سے فارغ ہو جاؤ اور [illegible]

اللذات فارغین ــ وواللہ ان فسق النصاری قد عظم فی الدیار واخنوا علی الناس

لذتون کے چُنے ہوئے پھل فارغ بیٹھکر کہاؤ ۔ اور بخدا نصاری کا فسق ملکون مین بڑ گیا ہے اور قسم قسم کی ہلاکت مین لوگون کو ڈالدیا ہے

بانواع التبار انتنت ابدانھم من اوساخ الذنوب فما مالوا الی الذنوب وبلغ

انکے بدن گناہونکی میل سے میلے ہوگئے مگر اُنہون نے نہ چاہا کہ پانی کا بھرا ہوا بو کا آنکو ملے اور میلون کی کثرت سے

امرھم من کثرۃ الادران الی الحمام فما عجوا الی الحمام وصاروا بادی الجردۃ کالانعام فما لوا الی حلل الانعام

انکی نوبت موت تک پہنچی پس اُنہون نے حمام کیطرف رغبت نہ کی اور چارپاؤن کیطرح ننگے ہوگئے اور انعام کے لباس کیطرف توجہ کی

واحبوا الذھب والایمان فرّ وذھب فاکبوا علی الدنیا خائبین ۔ وکذالک زادت منھم

اور ایمان بھاگ گیا سو دین سے نومید ہوکر دنیا پر گرے اور اسیطرح اُن سے گمراہی کی زہرین پھیلین اور ایمان کی ہوا

سموم الطغیان ورکدت ریح الایمان حتی صار الزمان کلیلۃ حالکۃ الجلباب ھامیۃ

تھم گئی یہانتک کہ زمانہ ایسا ہوگیا جیسی کہ اندھیری رات جس کا بادل برس رہا ہے ۔

الرباب ترکوا طریق الخیر المأثور ودعوا الی الویل والثبور ثم صار الکذب عادتھم

اُنہون نے اُس بھلائی کے طریق کو چھوڑ دیا جو سلسل چلی آتی تھی اور موت اور ہلاکت کیطرف لوگون کو بلایا جھوٹھ انکی عادت

واشاعۃ الفسق سیرتھم وتوھین المقدسین خصلتھم ومال الاعانات حرفتھم

ہوگیا اور فسق اُنکی سیرت ہوگیا اور پاکون کی توہین کرنا اُنکی خصلت ہوگئی اور چندہ کا روپیہ اُن کا جال ہوگیا

لایبالون صغیرۃ ولا کبیرۃ ولا ینفون جرۃ ولا جریرۃ ویفتنون قلوب الناس بانواع الوساوس

نہ صغیرہ سے ڈرین اور نہ کبیرہ سے نہ دلیری سے اور نہ گناہ سے اور لوگون کو قسما قسم کے وساوس سے فتنہ مین ڈالین

وینطقون بالبھتان علی رسل الرحمان وشنشنتھم الانتقال من صید الی صید

اور خدا تعالی کے پیغمبرون پر بہتان باندھتے ہین اور اُنکی خصلت یہ ہے کہ ایک شکار سے فارغ ہوکر دوسرے شکار کیطرف

والرجوع من کید الی کید فتارۃ یرون النساء وطورا بیضاء وصفراء ومرۃ مباءھم الغزار

جائین اور ایک مکر سے دوسرے مکر کیطرف رجوع کرین بعض وقت عورتین دکھاتے ہین اور بعض وقت سونا اور چاندی اور کبھی اپنے پانی کی کثرت

واُخری الاشجار والثمار فنشب الجھال فی شبکتھم والفساق فی ھوتھم وینسلون من

اور کبھی درخت اور کبھی پھل سو ان کے جال مین اکثر جاہل پھنس گئے اور اکثر فاسق اُنکے گڑھے مین جا گرے اور وہ

کل حدب مصطادین ۔

ہریک بلندی سے شکار کرنیکے لئے دوڑے ۔

انظر الی المتنصرین وذانهم
عیسائیوں کو دیکھو اور ان کے عیبوں کو

من کل حدب ینسلون تشذرا
وہ اپنی زیادتیوں اور تعدیوں کی وجہ سے ہر ایک بلندی سے دوڑتے ہیں

نشکو الی الرحمان شر زمانهم
ہم انکے زمانہ کے شر سے خدا تعالی کیطرف شکایت لیجاتے ہیں

هل من صدوق یوجدن فی قومهم
کیا کوئی راستباز انکی قوم میں پایا جاتا ہے

هم یعبدون الآدمی کمثلهم
وہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کر رہے ہیں

الماکرون الکائدون من الهوا
حرص کیوجہ سے مکار اور فریبی ہیں

العین باکیة علی حالاتهم
آنکھ ان کے حالات پر رو رہی ہے

مکر علی مکر خیال قلوبهم
ان کے دلوں کے خیال مکر پر مکر ہے

انی اراهم کالبنین لغولهم
میں دیکھتا ہوں کہ وہ اپنی ابلیس کے لئے بطور بیٹوں کے ہیں

کیف الرجاء وقد تابط قلبهم
کیونکر امید کریں حالانکہ انکے دل شرارت کو اپنی بغل میں لئے بیٹھے ہیں

بل کذبوا بالحق لما جاءهم
بلکہ جب حق انکے پاس آیا تو انہوں نے تکذیب کی

کم من سموم هبت عند ظهورهم
انکے ظاہر ہونے سے بہت سی گرم ہوائیں چلی ہیں

وانظر الی ما بداء من ادرانهم
اور ان میلوں کو دیکھو جو ان سے ظاہر ہوئیں

وینجسون الارض من اوثانهم
اور اپنی بتوں سے زمین کو ناپاک کر رہے ہیں

ونعوذ بالقدوس من شیطانهم
اور انکے شیطان سے پاک پروردگار کی پناہ میں آتے ہیں

ام هل عرفت الصدق فی بلدانهم
یا تو نے شناخت کیا کہ انکے شہروں میں سچائی بھی ہے

هم ینشرون الفسق فی اوطانهم
وہ اپنے وطنوں میں بدکاری کو پھیلاتے ہیں

والزور کالاثمار فی اغصانهم
اور انکی شاخوں میں جھوٹ پھلوں کیطرح موجود ہے

للعقل حسرات علی هذیانهم
اور عقل کو ان کے بکواس پر حسرتیں ہیں

کذب علی کذب بیان لسانهم
اور ان کی زبان کا بیان جھوٹ پر جھوٹ ہے

ان التطهر لا تحل بخانهم
اور پاکیزگی انکے کاروان سرائے میں نہیں آتی

شر اراه دخیل جذر جنانهم
اور وہ شرارت انکے دلوں کے اندر گھسی ہوئی ہے

وتمایلوا حقدا علی بهتانهم
اور کینہ سے اپنے بہتانوں کیطرف جھک پڑے

کم من جهول صید من ارسانهم
اور انکی رسیوں سے بہت جاہل شکار ہو گئے

هم انکروا بحر العلوم بخبثهم

اُنہون نے اپنے خبث سے علمون کے دریا سے انکار کیا

لا یعلم النوکے دخیلة امرهم

بیوقوف لوگ اُنکی اصل حقیقت کو نہین جانتے

والله لولا صنك عيش مقلق

اور بخدا اگر تنگی رزق کسیکو تکلیف نہ دیتی

قد جاءهم قوم بحرص لبانهم

ایک قوم تو اُن کے دودھ کی حرص سے اُن کے پاس آئی

کانوا کذئب البرّ مکلوم الحشا

وہ جنگل کے بھیڑئے کیطرح بھوک سے خستہ اندرون تھے

قوم سقوا کاس الحتوف بوعظهم

ایک قوم نے تو موت کے پیالے اُنکے وعظ سے پی لئے

عمت بلایاهم وزاد فسادهم

انکی بلائیں عام ہوگئیں اور اُن کا فساد بڑھ گیا

یارب خذهم مثل اخذك مفسد

اے خدا تو ان کو پکڑ جیسا کہ تو ایک مفسد کو پکڑتا ہے

ادرك رجالا یا قدیر ونسوة

اے قادر تو اپنے رحم سے مردون اور عورتون کی جلد خبر لے

حلت بارض المسلمین جنودهم

اُنکے لشکر مسلمانون کی زمین مین آ نزے ہوئے

یارب احمد یا اله محمد

اے احمد کے رب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے الٰہ

یا عوننا انصر من سواك ملاذنا

اے ہمارے مددگار تیرے سوا ہمارا کون جا پناہ ہے

واستغزروا ما کان فی کیزانهم

اور جو کچھہ اُنکے پیالون مین تھا اُنکو بہت کچھہ سمجھا

من غیر رقتهم ولین لسانهم

بس اسیقدر جانتے ہیں کہ وہ زبان کے نرم ہین

ما مال مرتد الی ادیانهم

تو کوئی مرتد اُنکے دین کیطرف میل نہ کرتا

ولینفضن ما کان فی اردانهم

تاکہ وہ جو کچھہ اُنکی آستینون مین ہے جھاڑ لین

من جوعهم فسعوا الی عمرانهم

پس وہ اُن کی آبادی کی طرف دوڑے

قوم خروف فی یدی سرحانهم

اور ایک دوسری قوم برّہ کی طرح اس بھیڑئے کے ہاتھو مین ہے

واشتد سیل الفتن من طغیانهم

اور فتنون کا سیلاب اُنکی بے اعتدالیون سے بہت سخت ہو گیا

قد افسد الافاق طول زمانهم

ان کے طول زمانہ مین دنیا کو بگاڑ دیا

رحما ونج الخلق من طوفانهم

اور مخلوق کو اس طوفان سے نجات بخش

فسرت غوائلهم الی نسوانهم

اور اُنکی بلاؤں نے مسلمانون کی عورتون تک سرایت کی

اعصم عبادك من سموم دخانهم

اپنے بندون کو اُنکے دہوئون کی زہرون سے بچالے

ضاقت علینا الارض من اعوانهم

ہمپر ان لوگون کے مددگارون سے زمین تنگ ہو گئی

کسّر زجاجتهم الٰهی بالصفا
اے خدا پتھروں سے انکے شیشے کو توڑ دے
سبّوا نبیك بالعناد وکذّبوا
تیرے نبی کو انہوں نے عناد سے گالیان دین اور جھٹلایا
یاربّ سحّقهم کسحقك طاعیا
اے میرے رب انکو ایسا پیس ڈال جیسا کہ تو ایک طاغی کو
یاربّ مزّقهم وفرّق شملهم
ای میری رب انکو ٹکڑے ٹکڑے کر اور انکی جمعیت کو تتر بتر کر دیگر
قد ازمعوا اضلالنا ووبالنا
انہوں نے ہمارا گمراہ کرنا اور وبال میں ڈالنا دلوں مین ٹھان لیا ہی
واذا رمیت فان سهمك قاتل
اور جب تو تیر چلاوے تو تیرا تیر قتل کرنیوالا ہے
صرنا حمولة جورهم وجفاءهم
ہم انکے ظلم کے شتر بار برداری ہوگئے
لولا تعافینا تعاقب سبّهم
اگر ہم انکی گالیوں کا جواب دینے سی کراہت نکرتے
ما یظلم الاشرار الا نفسهم
ظالم کسی پر ظلم نہیں کرتے مگر اپنے نفس پر
ظنوا بان الله مخلف وعدہ
انہوں نے خیال کیا کہ خدا تعالی اپنا وعدہ نہین پورا کریگا
وقبول امر الحق عار عندهم
سو حق کا قبول کرنا انکے نزدیک عار ہے
سود کخافیة الغراب قلوبهم
ان کے دل ایسے سیاہ ہین جیسے کوے کے وہ پر جو پیٹھ کیطرف ہوتی ہین

واعصم عبادك من سموم بیانهم
اور ان کے بیان کی زہر سے اپنے بندون کو بچا لے
خیر الوری فانظر الی عدوانهم
وہ نبی جو افضل المخلوقات ہے سو تو انکے ظلم کو دیکھ
وانزل بساحتهم لهدم مکانهم
اور انکی عمارتوں کو مسمار کرنے کیلیئے انکے صحن خانہ مین اتر آ
یاربّ قوّدهم الی ذوبانهم
اے میرے رب انکو انکے گداز ہونیکی طرف کھینچ
فاضرب مکایدهم علی ابدانهم
سو تو ان کے مکر انہیں کے جسمون پر مار
حد کاسیاف علی شجعانهم
تیز ہے اور تلواروں کی طرح انکے بہادروں پر پڑتا ہے
زمّت رکاب الهجر من وثبانهم
جدائی کے اونٹون کو انکے حملون کے سبب سے مہار دیگئی
لرمیت سهم النار عند عثانهم
تو مین انکے دخان کے مقابل پر آگ کی تیر چلاتا
ستری بندم القلب عض بنانهم
سو تو عنقریب دیکھے گا کہ وہ دلی ندامت سے اپنی سر انگشت کاٹینگے
فبغوا بارض الله من طغیانهم
تب وہ خدا تعالی کی زمین مین اپنی بی اعتدالی کیوجہ سے باغی ہوگئے
صعب علی السفهاء عطف عنانهم
اور نادانوں پر حق کیطرف باگ پھیرنا سخت ہو گیا ہے
والخلق مخدوعون من لمعانهم
اور خلقت انکی ظاہری چمک سے دھوکا کھا رہی ہے

فارقب اذا صاحبتهم بصحبة
پھر جب تو انکی صحبت اختیار کرے تو تجھے

فتنا بدینك عند استحسانهم
بباعث انکے پسند رکھنے کے اپنے دین کے فتنوں کا اندیشہ رکھنا چاہیے

ولقد دعوت الرب عند تململی
اور میں نے اپنی بے قراری کے وقت اپنے رب کو بلایا

والله تریٰ عند ضرب سنانهم
اور ان کے نیزوں سے بچنے کے لئے خدا میری ڈھال ہے

یا مستغاثی لیس دونك ملجائی
اے میرے مددگار تیرے سوا میری کوئی پناہ نہیں

فانصر وایدنا لهدم قنانهم
پس مدد کر اور انکی بھالوں کے توڑنے کیلئے ہماری تائید فرما

یا من یعیرنی بموت الههم
اے وہ شخص جو مجھے اسلئے سرزنش کرتا ہے کہ میں انکے مصنوعی خدا یعنی حضرت عیسیٰ کی موت کا قائل ہوں

افلا تریٰ ما جذ اصل اهانهم
کیا تو دیکھتا نہیں کہ کیا اعتقاد نے انکی بیخکنی کی ہے

والله ان حیات عیسیٰ حیة
بخدا حضرت عیسیٰ کی زندگی ایک سانپ ہے

تسعیٰ لتهلك كل من فی خباهم
وہ سانپ ور اژدہا ہے تا ان سب کو قتل کرے جو انکی سرای میں ہیں

جعل المهیمن حكمة من عنده
خدا تعالیٰ نے اس بات میں حکمت رکھی ہے

فی موت عیسیٰ قطع عرق جنانهم
کہ حضرت عیسیٰ کی موت سے ان کا مذہب ذبح کیا جائے

كیف الحیات وقد توفی مثله
کیونکر یہ ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہوں حالانکہ انسے پہلے

حزب وخیر الخلق بعد زمانهم
جتنے نبی آئے وہ فوت ہو گئے ہیں اور جو سب سے بہتر تھا وہ پیچھے سے آیا

هل غادر الحتف المفاجی مرسلا
کیا اچانک پکڑنیوالی موت نے کسی رسول کو بھی چھوڑا

ام هل سمعت الحی من اقرانهم
یا تو نے کبھی سنا کہ انکے ہم جنسوں میں سے کوئی زندہ رہا

اتغیظ ربك لابن مریم حشمة
کیا تو اپنے رب کو ابن مریم کیلئے غصہ دلاتا ہے کیا کچھ کینہ ہے

وتحید عن مولی الی انسانهم
اور مولیٰ کریم سے تو دور ہو کر عیسائیوں کے انسان کیطرف جاتا ہے

فاطلب هداه والا وما اخالك تطلب
سو تو اللہ کی ہدایت کو ڈھونڈ اور مجھے امید نہیں کہ تو ڈھونڈے

فاخسأ ولن منهم ومن اخوانهم
پس دفع ہو اور عیسائیوں میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے ہو جا

یا من نظن البول ماءً باردا
اے وہ شخص جس نے بول کو ٹھنڈا پانی سمجھ لیا

اخطأت امن جهل باستنانهم
تو نے اپنی نادانی سے خطا کی اور لاغروں کو موٹا خیال کیا

یارب ارنی یوم كسر صلیبهم
اے میرے رب صلیب کا ٹوٹنا مجھے دکھلا

یارب سلطنی علی جدرانهم
اے میرے رب انکی دیواروں پر مجھکو مسلط کر

فاذا تکلمنا فسیف قولنا

اور جب ہم کلام کرین تو ہماری کلام ایک تلوار ہے

ولقد امرت من المہیمن بعدما

اور مین خدا کیطرف سے مامور ہون

ما قلت بل قال المہیمن ھکذا

یہ مینے نہیں کہا بلکہ خدا تعالی نے اسی طرح کہا

طورًا احارب باسہم وتارۃ

کبھی مین ان سے تیرون کے ساتھ جنگ کرتا ہون

بمہند صاف الحدید جذمتہم

نہایت عمدہ تلوار سے مینے انکو کاٹ دیا ہے

روحی بروح الانبیاء مضمخ

میرا روح انبیاء کی روح سے معطر کیا گیا ہے

انّا نرجّع صوتنا بغناءھم

ہم انہین کے گیت کو سرون کے ساتھ گاتے ہین

قوم فنوا فی سبل مربع ربّہم

وہ ایک قوم ہے جو خدا کی راہ میں فنا ہو گئی

کم من شریر اھلکوا بعنادھم

بہت شریر ہین جو بوجہ انکے عناد کے ہلاک کیئے گئے

وسیُرغم اللہ القدیر انوفہم

عنقریب خدا تعالی انکی ناکون کو خاک میں ملائیگا

الیوم قد فرحوا برجس تنصّر

آج وہ لوگ نصرانیت کی ناپاکی سے خوش ہو رہے ہین

قوم تمیل مع الھوا افکارھم

یہ ایک قوم ہے جنکی فکر نفسانی خواہش کے ساتھ جھک پڑتے ہین

رمح مبید لا کمثل بیانہم

ایک نیزہ ہلاک کرنے والا ہے نہ انکے بیان کیطرح

ھاجت دخان الفتن من نیرانہم

اُسوقت کے بعد جو پادریون کی آگ سے دہوین اٹھے

ما جئتہم بل جاء وقت ھوانہم

مین انکے پاس نہیں آیا بلکہ انکی ذلت کا وقت آگیا

اھوی باسیاف الی اثخانہم

اور کبھی مین اپنے تلواروں کے ساتھ انکی قتل کثیر کیطرف توجہ کرتا ہون

وعصای قد افنت قوی ثعبانہم

اور میرے عصا نے انکے سانپ کی تمام قوتین فنا کردین

جادت علیّ الجود من فیضانہم

اور ان کے فیضان کا ایک بڑا مینہ میرے پر برسا

انّا سقینا من کؤس دنانہم

ہم انہین کے پیالون مین سے پلائے گئے ہین

والعمی لا یدرون مطلع شانہم

اور اندھے ان کی شان کے مطلع کو نہیں دیکھتے

ورأوا مدی نحر وراء کیانہم

اور اپنی بیماری کے بعد ذبح کرنیکی کاردین انہوں نے دیکھ لین

ویری المہیمن ذلّ داء خنانہم

اور انکی ناک کی بیماری کی ذلت دکھاوے گا

والحق لا یخطو الی آذانہم

اور سچائی انکے کانون کی طرف قدم نہین بڑھاتی

وعفت نقوش الصدق من حیطانہم

اور سچائی کے نقش انکی دیوارون سے مٹ گئے ہین

ظهرت کاثر السمّ ثورة وعظهم
زہر کے اثر کی طرح اِنکے وعظ کا جوش ظاہر ہے
هل شاهدت عيناك قوما مثلهم
کیا ایسی قوم تونے کوئی اور بہی دیکہی
بطریقۃ سنت لهم آباءهم
اِس طریق سے جو انکے باپ دادون نے مقرر کیا ہے
فکانّ ابواب المکائد کلها
پس گویا کہ تمام فریبون کے دروازے
قد آثروا طرق الضلال تعمّدا
گمراہی کے تمام راہون کو پسند کر لیا
ان الصلیب سیکسرن وید قفن
صلیب تو عنقریب ٹوٹ جائے گا
الکذب مجبنة لکل مباحث
جہوٹہ بولنا ہر یک بحث کرنیوالیکے لئے بد دلی کا باعث ہوتا ہے
سم مبید مهلك فی لبنهم
انکے دودہ مین زہر ہے جو ہلاک کرنیوالی اور مار دینیوالی ہے
فاربأ بدینك عند رؤیت وجههم
پس جب تو ان کو ملے تو اپنے دین کی نگرانی رکہہ
الموت خیر للفتی من خبزهم
جوانمرد کے لئے مرنا انکی روٹی سے بہتر ہے
ونضارة الدنیا تزول بطرفة
اور دُنیا کی تازگی ایک دم مین دور ہو جاتی ہے
النار تسقط کالصواعق عندهم
اگ ان کے پاس بجلی کیطرح گر رہی ہے

رحلت تقات الخلق من اِدجانهم
ان کے مقام سے لوگون کی پرہیزگاری کوچ کر گئے
ام هل سمعت نظیرهم فی ذانهم
یا انکے عیب مین انکی کوئی دوسری نظیر بہی سُنی
یدعو الی الجهلات صوت کرانهم
ان کا طنبور باطل باتون کیطرف بلا رہا ہے
فتحت لفتنتنا علی رُهبانهم
اُن پر اِسلئے کہولے گئے کہ تا ہمارا امتحان ہو
مازاد خسران علی خُسرانهم
جس ٹوٹے مین وہ پڑے ہین اِس سے بڑہکر کوئی اور ٹوٹا نہین
جاء الجیاد وزهق وقت اُتانهم
گہوڑے آئے اور گدہیان بہاگین
لکنهم ترکوا حیاء جنانهم
مگر اُنہون نے تو اپنے دل کا حیا ترک کر دیا
مکر مضلّ الخلق فی هدجانهم
انکی پیرانہ رفتار مین ایک مکر ہے جو خلقت کو گمراہ کرنیوالا ہے
واقنع بشوك من جنی بستانهم
اور اُنکے باغ کے پہل سے بیزار ہو کر کانٹے پر قناعت کر
فاصبر ولا تجنح الی هتّانهم
پس صبر کر اور ان کی ایک ساعت کے مینہ کیطرف مت جہک
فاقنع ولا تنظر الی افنانهم
سو قناعت کر اور انکی شاخون کیطرف نظر مت کر
فتخاف یا مغرور عن احضانهم
پس انکے کنارون سے ای دہوکا کہانیوالے انکیطرف ہو جا

این المفر من القضاء اذا دنا

تقدیر سے کہان بہاگیں جب آگئی

یسبون جہالا برقت لفظهم

جاہلون کو اپنی نرمی سے غلام بنا لیتے ہین

فلذا غبی مزور دیارهم

اسی لئے ایک مکار انکے گرجاؤن سے پیار کرتا ہے

ولو انتقدت جموعهم فی دیرهم

اور اگر تو انکے گرجاؤن مین انکی جماعتون کو پرکھے

ما الفرق بین المشرکین وبینهم

انہین اور مشرکین مین فرق کیا ہے

هوی الیهم کل نکس فاسق

ہر ایک ضعیف فاسق انکی طرف گرتا ہے

فی قلبنا وجع وشوک دعابة

ہمارے دل میں ایک درد اور انکے ٹھٹھون کیوجہ سے ایک کانٹا ہے

ما ان اری اثر الدلائل عندهم

مین انکے پاس دلائل کا نشان نہیں دیکھتا

قد عاث فی الاقوام ذئب شیوخهم

انکے بڈھوں کے بھیڑیے نے قومون تباہی ڈالی

تعریسهم آثار عزم رحیلهم

رات کو اترنا انکی کوچ کی نشانی ہے

عار علی الفطن الزکی طعامهم

ایک دانا پاک طبع پر عار ہے کہ ان کا کہانا کہاوے

للمرء قرب المؤذیات جمیعها

انسان کے لئے تمام موذی جانورون کا قرب

الا الی رب مزیل فتانهم

صرف خدا تعالی کی پناہ ہے جو انکے فتنون کو دور کریگا

یصبون قلب الخلق من احسانهم

اور اپنے احسانون سے خلقت کے دل اپنی طرف کہینچتے ہین

من شحه میلا الی مرجاهم

اپنے لالچ سے انکے موتی کی خواہش سے

لوجدت سقط اشیخهم کعوانهم

تو انکے بڈھے کو ایسا ہی ردی پائیگا جیسا کہ انکو درمیانی عمر والے

بل هم بنوا قصرا علی بنیانهم

بلکہ انہون نے تو مشرکون کی بنیاد کو ایک محل بنا دیا

لیبیت شبعانا بلحم جفانهم

تا ان کے پیالون کے گوشت سے پیٹ بہر کے رات گذارے

من خبثهم خبثا وطول لسانهم

کیونکہ انہون نے اپنی زبان درازی اور خبث سے ہمارے دل کو خستہ کیا

اصبوا قلوب الخلق من عقیانهم

لوگون کے دل اپنے سونے کی وجہ سے کہینچ لئے ہین

حدثت فنون الفسق من حدثانهم

اور ان کے جوانون سے طرح طرح کے فسق پہیلے

یخفون فی الاردان حبل ظعانهم

اور اپنی استینون مین لمبے رسے اسباب باندہنے کے چہپا رکہتے ہین

ضار لخلق الله ماء شنانهم

اور خلق اللہ کیلئے ان پرانی مشکون کا پانی مضر ہے

خیر لحفظ الدین من قربانهم

ان کے قرب سے اپنا دین بچانیکے لئے بہتر ہے

لك كل يوم ربّ شان معجب ۔ فانصر عبادك ربّ في ميدانهم

اے میرے رب ہر یک دن تیری عجب شان ہے ۔ سو تو اپنے بندون کی انکے میدان مین مدد کر

نفني التضرع والبكاء تصبرا ۔ ناوي الى الرحمان من ركبانهم

ہم صبر کرکے تضرع اور رونے کو لازم پکڑتے ہین ۔ اور ان کے سوارون سے ہم خدا تعالی کی پناہ لیتے ہین

لله سهم لايطيش اذا رمے ۔ للحق سلطان على سلطانهم

خدا کا وہ تیر ہے کہ جب چھوٹا تو خطا نہیں جاتا ۔ اور خدا کا قہر انکے قہر پر غالب ہے

انزل جنودك يا قدير لنصرنا ۔ انا لقينا الموت من لقيانهم

اے قادر ہمارے لئے اپنا لشکر اوتار ۔ کیونکہ ہم انکے ملنے سے موت کو ملے

يا ربّ قد بلغ القلوب حناجرا ۔ يا ربّ نجّ الخلق من ثعبانهم

اے میرے رب دل حلق کو پہنچ گئے ۔ اے میرے رب خلقت کو انکے سانپ سے نجات دے

ان القلوب من الكروب تقطعت ۔ فارحم وخلّص روحنا من جانهم

دل بیقراریون سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ۔ سو رحم کر اور ہماری جان کو انکی دیو سے رہائی بخش

ودع العدا جزر السباع بنتنهم ۔ واشف القلوب بخزيهم وهوانهم

اور دشمنون کو بھیڑیوں کی بکری بنا انکو پکڑیں اور نوچ نوچ کر کھاویں ۔ اور ہمارے دلون کو انکی رسوائی اور ذلت سے شفا بخش

واعجبني طريق المعترض الفتان انه لايمتنع من الهذيان ويهذي
اور اس فتنہ انگیز معترض کے طریق سے مین تعجب کرتا ہون کہ وہ اس سے باز نہیں آتا اور شرابیوں کی طرح
كمثل النشوان ويقول ان عيسى هو الروح الذي يوجد ذكره في جميع مقامات
بکواس کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ عیسی وہی روح ہے جسکا جا بجا قرآن میں ذکر پایا جاتا ہے
القرآن وفي كتب اخرى التي هي من الله الرحمن وما هو الا من الكاذبين۔
اور ایسا ہی دوسری کتابون مین بھی ذکر پایا جاتا ہے جو خدا تعالی کیطرف سے نازل ہوئی تہین حالانکہ وہ اس دعوی مین سراسر جھوٹ
فاعلموا يا معشر الطلاب انه يسعى الى السراب ولا يخطو الى الصواب وان
بول رہا ہے۔ سو ای حق کے طالبو یقیناً سمجھو کہ وہ صرف ریت کی چمک کیطرف دوڑتا ہے جسمین پانی نہیں اور حق کیطرف قدم نہیں رکھتا
في كلامه دجل عجيب وتمويه غريب وكذب مبين الا يعلم ان الروح نزل على
اور اسکی کلام مین ایک عجیب قسم کا دجل ہے اور دھوکا دہی اور کھلا کھلا جھوٹ ہے۔ کیا نہیں جانتا کہ روح جب کہ حضرت

عیسی کما نزل علی موسی ونبیین آخرین لم یلبس الحق بالباطل کالدجال اللغاث

عیسی پر نازل ہوا ایسا ہی حضرت موسی پر نازل ہوا اور ایسا ہی دوسری نبیوں پر کیون حق کو ساتھ جھوٹھ ملاتا ہی جیسکہ دجال بھی کرتا بڑی گو

الا یقرء فی الانجیل متی الاصحاح الثالث - واذا السموات قد انفتحت له فرأی روح الله

کیا وہ انجیل متی کے تیسرے باب کو نہین پڑھتا کہ یکدفعہ آسکے لئے آسمانون کے دروازے کھل گئے سو اسنے خدا کی

نازلة مثل حمامة وآتیا علیه .... ثم اصعد یسوع الی البریة من الروح لیجرب

روح کو کبوتر کیطرح اترتے اور اپنے پر آتے دیکھا۔ پھر یسوع روح سے جنگل کیطرف چلا گیا تا شیطان سے

من الشیطان اللعین - فثبت ان روح القدس نزل علی المسیح کما نزل علی

آزمایا جاوے پس اس سے ثابت ہوا کہ روح القدس مسیح پر ایسا ہی نازل ہوا جیسا کہ

ابراهیم واسماعیل الذبیح وغیره من المرسلین - فاتق رب العباد وفکر لطلب

ابراہیم اور اسماعیل اور دوسری نبیون پر سو خدا سے ڈر اور حق الامر کی ڈھونڈنے کے

السداد مجتهدا لتحصیل الرشاد وتارکا سبل الرقاد وجاهدا هل یکون النازل

فکر کر مگر اس فکر مین کوشش کر اور نیند کے راہون سے الگ ہو کیا نازل اور

والمنزل علیه شیئا واحدا کلا بل لا بد من ان یکونا شیئین متغائرین کما لا یخفی

اور منزل علیہ ایک ہی چیز ہو سکتی ہیں بلکہ یہ بات ضروری ہے کہ وہ دو متغائر چیزین ہین جیسا کہ

علی ذی العینین وعلی سائر العاقلین - فای دلیل اکبر من هذا لقوم منصفین

عقلمندون پر پوشیدہ نہین پس منصفون کے لئے اس سے بڑھکر اور کونسی دلیل ہوگی

الذین ینثالون الی الحق موجفین - ولا یترکون الصراط کعمین - وای فرق فی

وہ منصف جو حق کیطرف متوجہ ہوکر دوڑتے ہین اور راہ کو اندہون کی طرح نہین چھوڑتے اور کونسا فرق ان

الروح النازل علی عیسی والروح الذی اعطی لموسی کلیم رب العالمین الا

دو روحون مین ہے جو حضرت عیسی اور حضرت موسے پر نازل ہوئین اے

تتفکرون یا معشر الظالمین - وتسقطون علی اراجیف الکاذبین - الا تقرؤن

ظالمو کیا تم کچھ بھی فکر نہین کرتے اور جھوٹوں کے خبرون پر گرے جاتے ہو کیا تم

فی التورات الاصحاح الحادی عشر ما قیل انه قول اصدق القائلین -

تورات کے گیارہوین باب مین وہ کلام نہین پڑھتے جسمین کہا گیا ہے کہ اس خدا کا کلام ہے جو اپنی باتون مین سب سے بڑھکر سچا ہے

وهو انّ الربّ قال لموسیٰ فانزل و انا اتکلم معك واٰخذ من الروح الذي
اور وہ یہ ہے کہ رب نے موسیٰ کو کہا کہ مین اُترون گا اور تجھسے کلام کرونگا اور اُس روح مین سے لون گا جو تجھ پر
عليك واضع عليهم اى على اكابر اُمّته وهم كانوا سبعين ـ وكذالك نزل
ہے اور اُن پر ڈالون گا یعنی بنی اسرائیل کے اکابر پر جو ستر آدمی تھے۔ اور اسی طرح
هذا الروح على جد عيسىٰ و مُرشده داؤد ويحيى وغيره من النبيين ـ ولا حاجة
روح حضرت عیسیٰ کے دادی اور اُنکے مرشد یحییٰ پر بھی نازل ہوئی اور ایسا ہی دوسرے نبیون پر اور کچھ ضرورت نہین
الى ان نطول الكلام ونضيع الاوقات ونزيد الخصام فان الخواص من النصارى والعوام
کہ ہم اِس کلام کو طول دین اور وقت کو ضائع کرین اور جھگڑے کو بڑھا دین کیونکہ نصاری ان تمام باتون کو جانتے
يعرفونه وما كانوا منكرين ـ فلم لا تشتف ايها الجهول والغبى المغذول
ہین اور منکر نہیں ہین پس اے نادان کیون اپنی نظر کو پہلی کتابون مین عمیق
فى كتب الاولين ولم لا تقبل النصيحة وتعادى العقيدة الصحيحة ولا تكون
حد تک نہین پہنچاتا اور کیون نصیحت کو قبول نہین کرتا اور صحیح عقیدے کا دشمن ہو رہا ہے اور ہدایت
من المسترشدين ـ نعطيك شهدا ينقع وتعد والى سمّ منقع اتريد ان
کی راہ پر نہین آتا ہم تجھے ایک شہد پیاس بجھانے والا دیتے ہین اور تو ایک تیز زہر کیطرف دوڑتا ہے
تكون من الهالكين ـ
تا اُسکو پی لے کیا تیرا مرنیکا ارادہ ہے

وامّا ما ظننت ان الله يسمّى المسيح فى القرآن روحًا من
اور یہ جو تو نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مین مسیح کا نام روح من اللہ رکھتا
الله الرحمان ولا يسميه بشرا ومن نوع الانسان فاعجبنى انكم لم لا تانفون من
ہے اور اُسکا نام بشر نہیں رکھتا اور منجملہ نوع انسان اُسکو قرار نہین دیتا سو مجھے تعجب ہے کہ تم لوگ
البهتان ولم لا تستحيون من خرافات وتنضنضون نضنضة الثعبان وما كنتم
کیون بہتان سے کراہت نہین کرتے اور خرافات بکنے کے وقت تمہین کیون شرم نہین آتی اور اژدہا کیطرح زبان
منتهين وتميسون كالسكارى وجدانا وحدانا ولا ترون غورا ولا نجدا
ہلاتے ہو اور باز نہین آتے اور تم مارے غصہ اور غم کے ایسے چلتے ہو جیسا کہ ایک مست چلتا ہے اور نشیب و فراز کو

ولا تخافون هوة السّافلين - اجعلتم قرة عيونكم ومسرة قلوبكم فی الاکاذیب

کچھ بھی نہین دیکھتے اور گڑھے مین گرنے سے نہین ڈرتے کیا جھوٹھ بولنے مین ہی تمہاری آنکھون کی

وطبتم نفسا بالغاء طلب الحق والقاء حبل الله القريب وكنتم قوما عادين -

ٹھنڈک اور دل کی خوشی ہے اور تم اسبابت پر خوش ہو گئے کہ حق کو چھوڑ دو اور خدا کے رسّہ کو جو بہت نزدیک ہے پھینکدو

ويل لكم انكم سقطتم على دمنة واعرضتم عن روضة بل تركتم شجراء وآثرتم مرداء

تمپر افسوس کہ تم ایک مزبلہ پر گرے اور باغ سے کنارہ کیا بلکہ تمنے درختون والی زمین کو چھوڑا اور ویران

ونزلتم عن متن الركوبة واخترتم طريق الصعوبة وقفوتم اثر المبطلين -

بے درخت زمین کو اختیار کیا اور سواری سے تم اُتر بیٹھے اور خرابی اور سختی کا راہ اختیار کر لیا اور باطل پرستون کے پیچھے لگ گئے

وانكنتم تظنون ان القرآن صدق قولكم واعان وقال

اور اگر تمہین یہ گمان ہے کہ قرآن تمہارے قول کی تصدیق کرتا اور تمہین مدد دیتا ہے اور

فی شان عیسیٰ روح وقبل انه خرج من لدنه فما هذا الا جهل صريح ووهم قبيح وخطاء

عیسے کے بارہ مین کہا ہے کہ وہ اُس سے رُوح ہے اور اِس بات کو قبول کر لیا ہے کہ وہ اس سے نکلا ہی تو یہ خیال تمہارا صریح جہل

مبين - ثم ان فرضنا ان قوله تعالى روح منه يزيد شان ابن مريم ويجعله ابن الله

خطا ہے - پھر اگر ہم فرض کر لین کہ روح منہ کا لفظ حضرت عیسیٰ کی شان بڑھاتا ہی اور اسکو ابن اللہ اور بلند تر ٹھہراتا ہے

واعلى واكرم فيجب ان يكون مقام آدم ارفع منه واعظم ويكون آدم اول ابناء

سو اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت آدم کا مقام حضرت مسیح سے زیادہ بلند ہو اور پہلا بیٹا خدا تعالی کا حضرت آدم ہی ہو

ربّ العلمين - فان فی شان آدم بيان اكبر من شان عيسیٰ فتفكر في اية فقعوا له ساجدين

کیونکہ حضرت آدم کی شان مین حضرت عیسیٰ کی نسبت زیادہ تعریف بیان کیگئی ہے سو عقلمندونکی طرح لفظ فقعوا له ساجدين

وتدبّر كاولي النهى وفكر فی لفظ خلقت بيدي ولفظ سوّيته ونفخت فيه من روحي

مین غور کر اور پھر اس لفظ مین غور کر جو خلقت بیدی اور سوّیتہ اور نفخت فیہ من روحی ہے

والفاظ أخرى ليظهر عليك جلالت آدم وشانه الاعلى فان منطوق الاية يدل

اور دوسری لفظون کو بھی سوچ تاکہ تیرے پر حضرت آدم کی شان اعلےٰ ظاہر ہو کیونکہ منطوق آیت کا دلالت کرتا ہی کہ

على انّ روح الله نزل فی آدم بنزول اجلى حتّى جعله مسجود الملائكة ومظهر تجليات

روح اللہ آدم مین اُترا تھا اور وہ اُترنا بہت روشن تھا یہانتک کہ آدم ملایک کا سجدہ گاہ ٹھہرا اور تجلیات عظمی کا

واقرب الى الله الاغنى واعلم وافضل من الملائكة اجمعين وخليفة الله على الارضين

مظہر بنا اور خدائے غنی سے بہت قریب ہوا اور افضل ٹہرا اور خدا تعالی کا خلیفہ بنا مگر وہ آیۃ جو حضرت عیسیٰ کی شان مین

واما الاية التى نزلت فى شان عيسىٰ فما تجعله ارفع واعلىٰ ولا اصفى وازكى

نازل ہوئی ہے سو وہ اسکو کچھ بہت اونچا نہین بناتی اور نہ زیادہ پاک اور صاف بناتی ہے

بل يثبت منه ان عيسى روح من الله وعبده العاجز كاشياء اخرى

بلکہ اُس سے تو صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا تعالی کیطرف سے ایک روح ہین جیساکہ دوسری چیزین

من المخلوقين ما سجده ابليس بل امره ان يسجد له ومع ذلك جربه ذلك الخبيث وسجد

خدا تعالی کیطرف سے ہین اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ مخلوق ہے شیطان نے اسکو سجدہ نہ کیا بلکہ چاہا کہ وہ شیطان کو سجدہ کرے اور

لأدم الملائكة كلهم اجمعين - وان ادم انبأ الملائكة باسماء سائر الاشياء فثبت

اسکا امتحان لیا اور آدم کو تمام فرشتون نے سجدہ کیا اور آدم نے فرشتون کو تمام چیزون کے نام تبلائے پس ثابت

انه اعلم وسرّه محيط على الارض والسماء ولكن عيسى اقر بانه لا يعلم الساعة

ہوا کہ وہ ان سے زیادہ عالم تہا اور اسکا سر تمام کائنات پر محیط تہا مگر حضرت عیسیٰ نے تو اقرار کیا کہ اسکو قیامت کا علم نہین کہ کب

واشار الى ان الملائكة قد فاقوه علما واكملوا الخوف والطاعة فتفكروا فى هذا ولا تمشوا كقوم عمين

آئیگی اور یہہ بہی اشارہ کیا کہ ملائک اس سے علم اور طاعت افضل ہین سو اس بات کو سوچو اور اندہون کی طرح مت چلو

ثم اذا دققت النظر وامعنت فيما حضر فيظهر عليك ان قوله تعالى روح منه يشابه قوله

پہر اگر تو غور سے دیکہے اور واقعات موجودہ مین غور کرے تو تیرے پر ظاہر ہوگا کہ اللہ جلشانہ کا یہ قول کہ روح منہ ایسا ہی قول

تعالىٰ جميعا منه فمن الغباوة ان تثبت من لفظ روح منه الوهية عيسى لا تفر من لفظ

ہے جیساکہ اسکا دوسرا قول سو بڑی نادانی کی بات ہے کہ روح منہ کے لفظ سے حضرت عیسی کی خدائی تو ثابت کرے اور

جميعا منه بالوهية ارواح الكلاب والقردة والخنازير واشياء اخرىٰ فان منطوق

جمیعًا منہ کے لفظ سے کتون اور بلیون اور سورون اور دوسری تمام چیزون کی خدائی کا

الاية يشهد على انها جميعا منه فمت من الندامة ان كنت من المستحيين وتفكروا يا معشر

اقرار نہ کرے کیونکہ منطوق آیۃ کا دلالت کر رہا ہے کہ ہر یک چیز جمیعًا منہ مین داخل ہے یعنی تمام ارواح وغیرہ خدا سے

النصارىٰ اليس فيكم رجل من المتفكرين - وليس لك ان ترفع فى جوابنا الصوت

ہی نکلے ہین پس اب ندامت سے مرجا اگر کچھ شرم ہے اور اے نصرانی لوگو اسمین غور کرو کیا تم مین کوئی بہی غور کرنے والا

وان تلاقی من فکرك الموت فان مثل الکاذب کخذروف مدحرج ولا قرار له عند

نہین ہے اور کبہی ممکن نہین جو تو ہمارا جواب دے سکے اگرچہ اسی فکر مین مرجائے کیونکہ جہوٹا آدمی ایک گیند کیطرح گردش مین ہوتا ہے اور سچون

الصادقین۔

کے سامنے اسکو قرار نہین۔

ومن اعتراضات هذا الخائن الضنین انه ذکر فی توزینه الذی

اور اس بخیل خیانت پیشہ کے اعتراضات مین سے ایک یہ ہے جو وہ اپنی کتاب توزین مین

هو عش الشیاطین۔ انّ وحی القرآن کان من الشیطان وما کان من الروح

جو شیاطین کا آشیانہ ہے یہ لکہتا ہے کہ وحی قرآن شیطان کیطرف سے تہی اور روح الامین کیطرف سے نہین تہی

الامین واوّل لفظ شدید القویٰ ولفظ ذو مرّة بالخبث واتباع الهوی

اور شدید القوی اور ذو مرہ کے لفظ کی اس نے ہوا پرستی کیوجہ سے تاویل کی ہے اور

وبتاویلات بعیدة ومکائد عظمیٰ واذیٰ قلوب المومنین۔ وکذلك ترك

تاویلات بعیدہ اور فریبون سے کچہہ کا کچہہ بنایا ہے اور مومنون کے دلونکو دکہہ دیا ہے۔ اسیطرح اس نے

الحیاء وودّع الارعواء وحسب افضل الرسل کالمجنون۔ وتباعد عن الحق تباعد

حیا کو ترک کیا اور شرم کو رخصت کیا اور افضل الرسل کی نسبت یہ گمان کیا کہ نعوذ باللہ انکو جن کا آسیب تہا۔ اور حق سے

الضبّ من النون وعاد المصلحین اللامّین۔ واعترض علی فصاحة صحف الله

ایسا دور جا پڑا جیسا سوسمار خشک زمین مین ہتی ہے مچہلی سے جو پانی مین رہتی ہے دور رہتی ہے اور نیک کامون کے حامی مصلحون کی دشمنی اختیار

القرآن وبلاغة حبل الله الفرقان ظلمًا وزورًا لیرضی قومًا بورا مع انه کان من

کی اور قرآن شریف کی بلاغت فصاحت پر اعتراض کیا تا ان باتون سے ایک ہلاک شدہ قوم کو خوش کرے حالانکہ یہہ شخص

الجاهلین العمین۔ ووالله انه جهول لا یعلم لسان العرب وطرق بیانه ولیس

جاہل اور اندہون کیطرح ہے اور بخدا یہ شخص سراسر نادان اور زبان عرب سے کچہہ بہی واقف نہین اور سوا زبان درازی کے

فیه جوهر سوی حصائد لسانه ولاجل ذالك لا یوجد فی کتبه شیء من غیر

اسمین کچہہ بہی جوہر نہین اسلئے اسکی کتابون مین بغیر گالیان اور بکواس کے اور کچہہ بہی نہین اور یہہ تو اس سے نہ ہو سکا

سبّه وهذیانه وما وسعه کتمان الحق وتخطیة الاولی الاحق فعدا کالعدا الی التوهین

کہ حق کو پوشیدہ اور اسمین کچہہ نقص ثابت کرے پس وہ لاچار ہوکر دشمنون کیطرح توہین کیطرف دوڑا

وما قرءنا كتابا اغيظ من كتبه وما رئينا عيبا اكثر من عيب كذبه وما سمعنا

اور ہمنے کوئی ایسی کتاب نہین پڑہی جو اسکی کتاب سے زیادہ غصہ دلانے والی ہو اور نہ کوئی سیلاب دیکہا جو اسکی جہوٹھ

سبّا اكبر من سبّه ولا خبّا كخبّه فناوى الى الله من جبّه وهو خير الناصرين

سے زیادہ ہو اور اسکی گالیوں جیسی کسی کی گالیان نہین سنین اور اسکے فریبون جیسا کسی مین فریب دیکہا پس اسکی مکاریسے

ونعوذ به من غوائله ونشكو اليه من رذائله وما نرى ان ينزع عن الغي بغير

ہم خدا تعالی کیطرف پناہ لیجاتے ہین اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے اور اس شخص کی بلاؤن سے ہم اسکی پناہ مانگتے ہین اور اسکی بدیون سے

الكيّ وكذلك كانت سير المفسدين

ہم اسکیطرف شکوا لیجاتے ہین اور ہم نہین دیکہتے کہ یہ شخص بغیر کسی داغ کے اپنی گمراہی سے باز آجائے — اور مفسدون کی یہی خصلت ہوا کرتی ہے

وقد صدق فيه اخوه الحفي والودود الولي القسيس رجب علي

اور اس کے بارے مین اسکے بہائی مہربان اور دوست پادری رجب علی نے سچ کہا ہے چنانچہ کہا

قال قد صنف اخونا عماد الدين كتبا في رد الاسلام واشاع دلائل التثليث

قول ہے کہ جب سے ہمارا بہائی عماد الدین اسلام کے رد مین کتابین تالیف کرنے لگا اور تثلیث کے دلایل شایع کئے

في الخواص والعوام فبما كانت دلائله مجموعة الاباطيل بعيدة من تنقيد الدليل

سو اس سبب سے کہ وہ دلایل مجموعہ اباطیل تہے اور ان مین کوئی بہی سچی دلیل نہین تہی ہمین بہت

ندمنا غاية الندامة وصرنا هدف الملامة وما وسعنا بعدها استحياء ان نري

ہی شرمندہ ہونا پڑا اور ہم ملامت کے نشانہ ٹہر گئے اور بعد اسکے ہم مارے شرم کے ایسے ہوگئے کہ اس قابل نہ رہے کہ مسلمانوں کو

وجوهنا المسلمين۔

اپنا منہہ دکہا سکین —

واما استدلاله من لفظ شديد القوى على الشيطان ووهمان

مگر اس شخص کا شدید القوی کے لفظ سے شیطان پر استدلال پکڑنا اور یہ وہم کرنا کہ شدید القوی

القوة كلّه لهذا السرحان لا لله ولا للملك الرحمان فلاجل ذلك خصّ بهذا الاسم في القرآن

اسلئے قرآن مین شیطان کا نام ہے کہ تمام قوتین اسی بہیڑیے کو حاصل ہین نہ خدا تعالی کو اور نہ اسکے کسی فرشتہ کو حاصل ہین سو ہم اسکو اس

فلا نفهم سر هذه الاقاويل ولا نجد فيها رائحة من الدليل فلعله كذلك قرء في الانجيل

قول کا بہید نہین سمجہتے اور ہم اسمین کسی دلیل کی بو نہین پاتے پس اسنے شاید اسیطرح انجیل مین پڑہا ہے

الحاشیة متعلق صفحہ ۱۰۵ نور الحق الحصة الأولیٰ

وانا نری ان نکتب ههنا بعض مقالات اهل الآراء واراء اهل الدهاء

اور ہم مناسب سمجھتے ہین کہ اس جگہ بعض اہل الرائے کے وہ کلمات لکھین جو اونہون نے پادری

فی تصانیف عماد الدین فنکتبها بعباراتهم الاصلیة فی اللسان الهندیة

عماد الدین کے تصانیف کے بارے مین تحریر فرمائے ہین سو ہم اُنہین کی عبارات نقل کر دیتے ہین

اعنی أردو ناقلین من رسالة عقوبة الضالین المطبوعة فی نصرة المطابع

جو رسالہ عقوبت الضالین مطبوعہ نصرة المطابع دہلی مین درج ہین

دهلی فی ردّ هدایة المسلمین وهو هذا یا معشر المنصفین۔

اور عقوبت الضالین وہ رسالہ ہے جو ایک صاحب نے ردّ ہدایة المسلمین مین لکھا ہے اور وہ یہ ہے۔

رائے ہندو پرکاش و مرتسر و آفتاب پنجاب لاہور کہ ان دونون اخبارون کے مالک اہل ہنود ہین

چونکہ پادری عماد الدین صاحب امرتسر مین پادری کا کام کرتے ہین وہین کے اخبار ہندو پرکاش جلد نمبر ۴ مطبوعہ ۱۴ - اکتوبر ۱۸۷۲ء صفحہ ۱۰ مین جو امرتسر کے اہل ہنود کے طرف سے جاری ہے لکھا ہے کہ کیا پادری عماد الدین کی تصنیفات تاریخ محمدی وغیرہ (وغیرہ سے مراد ہدایة المسلمین) کچھ اُس کتاب سے شورش انگیزی مین کمتر نہین کہ جس نے بمبئی کے مسلمانون اور پارسیون کے صدہا سالہ اتفاق اور محبت کو نفاق اور عداوت سے مبدّل کر دیا اور دونو کو یک لخت ہلاکت کا مُنہ دکھایا۔ یہان پادری صاحب کی تصانیف یعنی تاریخ محمدی اور ہدایة المسلمین اور تفسیر مکاشفات امن عامہ کی خلل اندازی مین کسلئے ناکام رہین پنجابی مسلمان مفلس کم ہمت اور اکثر جاہل ہین یا وہ انکو سمجھتے نہین اور صرف مسلمانون کا انگریزی گورنمنٹ سے دل پھاڑنے کی علت غائی پر تصنیف کیگئی ہین اگر بفرض محال وہ ساری الزامات سچے بہی سمجھے جاوین تاہم بیچارے پادری صاحب کے کام تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۴ کے اعتراض سے محفوظ نہین کیون کہ اُنہین ہر ایسے فعل کا رفاہ عام کی نیت سے ہونا مستثنے کیلئے مشروط ہے۔ مندرجہ بالا فقرے ہمنے اخبار آفتاب پنجاب جلد ۲ نمبر ۹۳ سے انتخاب کئے ہین جس بنا پر اخبار مذکور کے اڈیٹر صاحب نے وہ تمام مضمون لکھا ہے ہم اُس سے صرف منقبس فقرون کی نسبت اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہین اور جو شکایت صاحب موصوف پادری عماد الدین کی تصنیفات کے بارہ مین

کرتے ہین ملحاظ ملکی مصلحتون کے ہم اتنا زیادہ کہتے ہین کہ اُسکی تصنیفات سے جنکا حوالہ اوپر درج ہے بلاشبہ ملکی امن
مین خلل پڑ سکتا ہے اور وہ کچھ عجیب ڈہنگ سے مرتب ہوئی ہین کہ جن کو فی الجملہ شرارت انگیز بلکہ شر خیز کہنا ذرا بھی
غیر حق بات نہین - ایسے ایسے ملکی شور و شر کے حقمین جو اس قسم کی کتابون سے پیدا ہوتا ہے بقول وقائع نگار موصوف
کے سرکار کیطرف سے مناسب انتظام لابد ہے - ہم بتلا سکتے ہین کہ دانشمند گورنمنٹ نے اس طرح کے معاملات مین دخل دیا ہے
چنانچہ اسی ہندوستان کے اندر لارڈ ولزلے صاحب سابق گورنر جنرل نے ۱۷۹۸ء مین ہندوؤن کی رسم جل پروا کو
حکماً بند کر دیا اور ۱۸۲۷ء کے اندر لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب گورنر جنرل نے ستی کے قدیم رسم کو قانون مرتب کر کے موقوف
کروا دیا - گورنمنٹ اس بات کو معلوم کرلے کہ کیون ہندوستان کے مسیحی مصنفون مین سے تمام لوگ پادری عمادالدین
ہی کو انگشت نما کرتے ہین اسکی وجہ ہے کہ وہ بھی یہی چاہتا ہے کہ میری تالیفات سے عام لوگ مذہبی ولولہ مین آکر
اور حرارت سے مغلوب ہو کر بیہودگیان کرین اور سرکار مین مفسد شمار ہو جاوین - ہمنے سُنا ہے کہ پنجاب ٹریکٹ
سوسائیٹی کی پبلشنگ کمیٹی نے شورش انگیز کتاب مذکور کے دوسرے حصّہ کو اسیوجہ سے - نامنظور کیا ہے
کہ اُسمین پہلے حصہ سے زیادہ دلشکن باتین درج ہین اگر یہ بات سچ ہے تو بہت خوب کیا - انتہی تمام ہوئی عبارت ہندو پنچ کی

پادری صاحبون کی **شمس الاخبار لکھنؤ** مطبوعہ امریکن مشن پریس ۱۵ - اکتوبر ۱۸۷۵ء نمبر ۱۵ جلد ۷
باہتمام پادری کریون صاحب صفحہ ۹ مین لکھا ہے کہ نیاز نامہ جسکے مصنف صفدر علی صاحب بہادر مسیحی اکسٹرا اسسٹنٹ
کمشنر ضلع ساگر ملک متوسط ہند ہین - عمادالدین کی تصنیفات کے مانند نفرتی نہین کہ جسمین گالیان لکھی ہوئی
ہین اور اگر ۱۸۵۷ء کی مانند پھر غدر ہوا تو اسی شخص کی بدزبانیون اور بیہودگیون سے ہوگا - جب اُن کو باہر پندرہ
روپیہ کو بھی کوئی نہ پوچھے اور مشن مین ستّر روپیہ ماہوار اور کوٹھی ملے جسکے احاطے کے اندر چاہین تو تیل نکالنے کا کولہو
بھی بنا لین - ایسے لالچیون کو کیا کہنا چاہیئے انتہیٰ - بعینہٖ نقل کا لاصل -

---

او استنبط من قصة ابليس اذ اتى المسيح كالفيل وقاده بقوته العظمى الى بعض
یا اس خیال کو مسیح کے اس قصہ سے استنباط کیا ہے جب شیطان ہاتھی کیطرح اسکے پاس آیا اور ایک بڑے قوت کے ساتھ کئی
جبال الجليل وجربه بالاباطيل وما استطاع المسيح ان لا يميل اليه من قوده
کے ایک پہاڑ پر اسکو لیگیا اور اپنے اباطیل کے ساتھ اسکی آزمایش کی اور مسیح سے یہ نہوا کہ اسکیطرف جانیسے اپنے تئین روک لے
ولا يخطو الى طوده ويأخذ بفوده ويزيل لظاه بجوده بل مشى تلوه كالضعفاء
اور اسکے پہاڑ کیطرف قدم نہ اٹھاوے اور اسکے سر کو پکڑلے اور اپنے مہنہ سے اسکی آگ کو نابود کرے بلکہ مسیح تو اسکے پیچھے
المستضعفين فان كان مبدء الوهم هذا الخيال كما اني اخال فلا ننكر واقعة
کمزوروں کیطرح چل پڑا پس اگر اس وہم کا اصل موجب یہی خیال ہے جیسا کہ مین گمان کرتا ہون پس ہم اس واقعہ سے انکار
المسيح ونؤمن به كالامر الصحيح ونقر بان شيطان ذالك المسيح كان شديد القوى فلذالك
نہین کرتے اور امر صحیح کیطرح اسکو مان لیتے ہین اور ہم اقرار کرتے ہین کہ ایسے مسیح کا شیطان درحقیقت شدید القوی ہی تھا
قاده الى جبال علىٰ وقال اسجد لي اعطيك دولة عظمىٰ وملكا لا يبلىٰ وطمع في ايمان
اسی وجہ سے تو وہ اسکو پہاڑوں کیطرف کہینچ کر لیگیا اور کہا کہ مجھے سجدہ کر تجھے دولت اور بڑا ملک دونگا اور ایک ضعیف
ضعيف غريب ووثب عليه كذئب رغيب وما تركه الا الى حين ولفظ الحين
غریب آدمی کے ایمان مین اس نے طمع کی اور حرص کیوجہ سے بھیڑئیے کیطرح اسپر حملہ کیا اور پھر اس سے دوبارہ آنیکا پختہ
موجود في انجيل لوقا باليقين فلينظر من كان من المرتابين - ولا شك ان الشيطان
ارادہ رکھہ کر دور ہوگیا اور حین کا لفظ انجیل لوقا مین بالیقین موجود ہے جسکا جی چاہے دیکھ لے اور کچھ شک نہین کہ جب شیطان
اذا اتى بعد زمان فعلم التثليث عند لقاء ثان واهلك الهالكين لان اللقاء كان
دوسری مرتبہ آیا تو اسنے تثلیث سکھلائی اور مرنے والون کو مارا کیونکہ دوسری مرتبہ
من مواعيد الشيطان اللعين واما قياسه على افضل الرسل وخير الانبياء فقياس
آنا شیطان کا وعدہ تھا مگر مسیح کے شیطان شدید القوی کا قیاس آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرنا قیاس
مع الفارق وبعيد عن الحياء وقد قال نبينا صلى الله عليه وسلم لعمر ما لقيك الشيطان
مع الفارق ہے اور ایسا قیاس حیا سے بعید ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو کہا تھا کہ اگر شیطان
في فج الا سلك فجا غير فجك وثبت من هذا الدليل ان الشيطان يفر
تجھہ کو کسی راہ مین پاوے تو دوسرا راہ اختیار کرے اور تجھہ سے ڈرے - اور اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان

من عمر کالجبان الذلیل واما المسیح فیسمی افضل صحابته شیطانًا فی الانجیل فانظر الفرق بینهما
حضرت عمر سے ایک نامرد ذلیل کیطرح بھاگتا ہے لیکن حضرت مسیح نے اپنے بڑے صحابی کو شیطان فرمایا پس خدا کے خوف سے دیکھ کہ ان دونوں باتوں میں
خائفًا من الرب الجلیل ولا تبادر الی سبل الشیاطین ثم اذا کانت القوۃ کلہ للشیطان فما
کس قدر فرق ہے اور شیطانوں کی راہ کیطرف مت دوڑ پھر جبکہ تمام قوتیں شیطان کیلئے ہی ٹھہریں تو
بال الھکم الضعیف الذی مالہ قبل بھذ السرحان بل تبعہ کالمغلوب او المحتاج
تمہارے اس کمزور خدا کا کیا حال ہے جو اس سے مقابلہ نہ کرسکا بلکہ ایک مغلوب اور حاجتمند کیطرح اسکے پیچھے
ذی الکروب وقادہ الشیطان بمکر عجیب ودعاہ الی اغراض غریب والعجب انہ مع
لگ گیا اور ایک مکر عجیب کے ساتھ شیطان نے اسکو کھینچا اور ایک عجیب دھوکہ کیطرف اسکو بلایا اور تعجب کہ وہ باوجود
دعاوی الالوھیۃ وادلال الابنیۃ تبعہ بحسن الظن وما فھم انہ حول قلب ودعد
خدائی کے دعوے اور ابن اللہ ہونیکے ناز کے پیچھے لگ گیا اور نہ سمجھا کہ وہ بڑا حیلہ ساز اور منقلب ہے اور اسکا وعدہ
برق خلب وھو رئیس الکاذبین۔ وانتم تعلمون ان الیھود کانوا یقولون للمسیح انک
برق بے باران ہے اور وہ جھوٹھوں کا سردار ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ یہود مسیح کو کہا کرتے تھے کہ تو خدا تعالی کیطرف
ماتری الخوارق من الرحمان بل من الشیطان ومعک شیطان من الشیاطین۔
سے نشان نہیں دکھلاتا بلکہ ایک شیطان کی مدد سے دکھاتا ہے
ثم ان کان ھذا ھو الحق اعنی اذا فرضنا ان القوۃ کلہ للشیطان الذلیل فما جاء
پھر اگر ہم فرض کریں کہ سب قوت شیطان ہی کو ہے تو اس صورت میں
فی الانجیل بکمال التفصیل ان یسوع رجع بقوۃ الروح الی الجلیل لا یکون صحیحًا بل
انجیل کا وہ فقرہ صحیح نہ ہوگا جو یسوع گلیل کیطرف روح کی قوت سے گیا تھا بلکہ
کذبًا صریحًا وتحریف المحرفین ویکون المراد من الروح شیطانًا من الشیاطین۔
کہنا پڑے گا کہ روح سے مراد شیطان ہے۔
ثم انک ظننت ان القرآن لیس فی بلاغتہ الی حد الاعجاز
پھر تونے یہ گمان کیا ہے کہ قرآن اپنی بلاغت میں حد اعجاز تک نہیں
بل یوجد فیہ رائحۃ التکلف والاضطرار ولا یمیز رقیق اللفظ من الجزل والجید
بلکہ اسمیں تکلف اور اضطراب کی بو پائی جاتی ہے اور وہ جزل اور رقیق لفظوں سے خالی نہیں

من الهزل وفيه الفاظ وحشية وكلمات اجنبية وليس بعربي مبين -

اور اسمین وحشی الفاظ اور اجنبی کلمات ہین اور فصیح عربی نہین

اما الجواب فاعلم ان هذا القول منك ومن امثالك اعجب العجائب واعظم

سواب مین تیرا جواب لکھتا ہون پس جان کہ یہ قول تجہہ سے اور اورون سے جو تیری انند ہین نہایت عجیب سے ہے

الغرائب ولا يرضى به احد من المنصفين - الا تعلم يا مسكين انك رجل من

اور کوئی منصف اس سے راضی نہین ہوگا - اے مسکین تو تو نادانون مین سے ایک نادان

الجهال وما تدري الا مكائد الضلال ولا تعلم اساليب لسان العرب وطرق بلاغته

آدمی ہے اور بجز گمراہی کے فریبون کے اور کچھہ تجھے معلوم نہین اور تجھے کچھہ بھی خبر نہین کہ لسان عرب کے

المقال بل اظن انك لا تعرف حرفا من العربية فكيف اجترءت على هذه الغرضه

اسلوب کیا ہین اور بلاغت کی راہین کونسی ہین بلکہ مین گمان کرتا ہون کہ تو عربی کا ایک حرف بھی نہین جانتا پس کیونکر

الكريهة انصول ايها الجاهل الكاهل على الذى افحم اكابر بلغاء الزمان واتم الحجة

تو نے اس آواز مکروہ پر جرءت کی اے جاہل کاہل کیا تو اس کلام پر حملہ کرتا ہے جس نے بڑے بڑے بلغاء زمانہ کو ساکت کر دیا

على فصحاء اهل اللسان وخضعت له اعناق الادباء وامن به نوابغ الشعراء

اور زمانہ کے مشہور فصیحون پر اپنی حجت پوری کی اور ادیبون کی گردنین اسکی طرف جہک گئین اور شعراء مین سے بڑی بڑی نابغہ

وجاؤا خاضعين مقرين - اءنت اسبق منهم فى معرفت مواد الاقاويل وتمييز

اسپر ایمان لائے اور اقراری اور فروتن ہنکر اسکیطرف رجوع کر لیا کیا زبان شناسی مین تو ان سے بڑہا ہوا ہے اور صحیح اور غیر صحیح

الصحيح من العليل او انت من المجنونين - الا تعلم انهم كانوا اهل اللسان وقد غذوا

مین فرق کرنے مین تو زیادہ طاقت رکہتا ہے یا تو دیوانہ ہے - کیا تجھے خبر نہین کہ وہ لوگ اہل زبان تہے اور خوش تقریری کے

بلبان البيان وكان يصبون القلوب بافانين العبارات وملح الادب ونوادر

دودہ سے پرورش یافتہ تہے اور رنگارنگ کے عبارات اور عجیب اشارات سے دلون کو اپنی طرف کہینچ لیتے تہے اور ان کو چون مین

الاشارات وكانوا فى هذه السلك وعلم محاسنها من الماهرين الست تعلم ان

کیا تجھے معلوم نہین

اور علم محاسن بیان مین ماہر تہے

القران ما ادعى اعجاز البلاغة الا فى الرباغة فان العرب فى زمانه كانوا فصحاء العصر

کہ قران نے اعجاز بلاغت کا دعوی کشتی گاہ کے میدان مین کیا ہے کیونکہ عرب اسکو زمانہ مین فصحاء عصر اور

وبلغاء البلد وكان مدار تفاخرهم على غرر البيان ودرره وثمار الكلام وزهره
اور بلغاء دہر تھے اور انکے باہم فخر کرنیکا مدار فصیح اور باآب وتاب تقریروں پر تہا اور نیز کلام کے پہلوں اور پہولوں
وكانوا ايضا يصلون بالقصائد المبتكرة والخطب المحبرة ولكن ما كان لهم ان يتكلموا في
پر ناز کرتے تہے اور اُنکی لڑائیاں نوایجاد قصیدوں اور پاکیزہ خطبوں کے ساتھ ہوتی تہیں مگر اُن کو لطائف حکمیہ
اللطائف الحكمية وما مست بيانهم رائحة المعارف الالهية بل كان مسرح افكارهم
مین بات کرنیکا سلیقہ نہ تہا اور ان کے بیان کو معارف الٰہیہ کی بو بہی نہین پہنچتی تہی بلکہ انکے فکروں
الى الابيات العشقية والاضاحيك الملهية وما كانوا على ترصيع مضامين الحكم
کا چراگاہ صرف عشقیہ شعروں اور ہنسانیوالے اور غافل کرنیوالے بیتوں تک تہا اور مضامین حکمیہ کے مرصع نگاری
قادرين وكانوا قد مرنوا من سنين على انواع النظم والنثر ولطائف البيان
پر وہ قادر نہ تہے حالانکہ وہ ایک زمانہ سے نظم اور نثر اور لطائف بیان کے مشتاق تہے
وسلموا وقبلوا في الاقران وكانوا اهل اللسان وسوابق للميادين - فخاطبهم
اور اپنے ہمجنسوں مین مسلم اور مقبول تہے اور اہل زبان اور میدانوں مین سبقت کرنیوالے تہے - پس خدا تعالےٰ نے
الله وقال ان كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا بسورة من مثله وان
انکو مخاطب کرکے فرمایا کہ اگر تمہین اس کلام مین شک ہو جو ہمنے اپنے بندہ پر اُتارا ہے تو تم بہی کوئی صورت اسکی مانند بنا کر لاؤ
لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة اعدت للكفرين
اور اگر بنا نہ سکو اور یاد رکہو کہ ہرگز بنا نہین سکو گے سو اُس آگ سے ڈرو جسکی ہیزم افروختنی آدمی اور پتہر ہین اور وہ آگ کافروں کیلئے طیار کیگئی ہے
وقال قل لئن اجتمعت الجن والانس على ان ياتوا بمثل هذا القرآن لا ياتون بمثله
اور فرمایا کہ اگر تمام جن وانس اسبات کیلئے اکٹہے ہو جائین کہ اس قرآن کی کوئی مثل بنا لاوین تو ہرگز نہین لا سکین گے
ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا - فعجز الكفار عن المقابلة وولوا الدبر كالمغلوبين -
اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بہی کرین پس کفار مقابلہ سے عاجز آگئے اور مغلوب ہو کر پیٹہین پہیر لین
ولما عجزوا عن النضال في البيان مالوا الى السيف والسنان متندمين مغتاظين
اور جب خوش تقریری کی لڑائیوں سے عاجز آگئے تو شرمندہ اور غضبناک ہو کر تلوار اور نیزہ کی طرف جہک گئے
وكثير منهم اسلموا نظرا على هذه المعجزة كلبيد بن ربيعة العامري صاحب المعلقة الرابعة
اور بہت سے اُنمین سے اعجاز بلاغت قرآن کو تسلیم کرکے ایمان لائے جیسا کہ لبید بن ربیعۃ العامری جو معلقہ رابعہ کا مصنف ہے

فانه ادرك الاسلام وتشرف به وادى الاخلاص التام ومات سنة احدى

اُس نے اسلام کا زمانہ پایا اور مشرف باسلام ہوا اور پورا اخلاص بجا لایا اور سن اکتالیس مین فوت

واربعين - وكذلك كثير منهم اقروا بان القران مملو من العبارات المهذبة

ہوا اور اسیطرح بہتون نے اُنمین سے قرآن شریف کی بلاغت فصاحت کو قبول کرلیا اور اقرار کرلیا کہ درحقیقت

والاستعارات المستعذبة والافانين المستملحة والمضامين الحكمية الموشحة بل من

قرآن عبارات پاکیزہ سے پر اور شیرین استعارات سے مالامال اور ملیح تقریرون اور آراستہ اور حکمیہ مضمونون سے بھرا ہوا ہے بلکہ

امعن منهم النظر فسعى الى الاسلام وحضر ودخل فى المؤمنين - فلو كان

جس نے اُنمین نظر غور کی سو وہ اسلام کیطرف دوڑا اور ایمان والون مین داخل ہوا - پس اگر قرآن فصاحت اور

القران متنزلا من اعلى مدارج الكمال فى فصاحة المقال وبلاغة الاقوال لكان

بلاغت کے اعلی مدارج سے متنزل ہوتا تو مخالفون پر بات بہت آسان ہوجاتی -

الامر اسهل على المخالفين - ولقالوا ايها الرجل ان الكلام الذى عرضت علينا

اور وہ کہہ سکتے تھے کہ اے مرد جو کلام تونے پیش کی ہے اور

والحديث الذى اتيتنه لدينا ليس بفصيح بل ليس بصحيح ولا نجد فيه غير المعانى المطروقة

جو بات تو لایا ہے وہ فصیح نہین ہے بلکہ صحیح بھی نہین ہے اور اسمین معانی مطروقہ

الموارد والكلام الرثيث الركيك وما جئت بالطيب والحلى وفيه الفاظ لكذا وكذا وانك استغلطت فى كلامك وباعدت

الموارد پائے جاتے ہین اور اسمین الفاظ رثیث موجود ہین اور تونے اپنی کلام مین غلطی کی ہے اور مطلب سے

عن مرامك ولست من المجيدين - فلا حاجة الى ان ناتى بمثله من الاقوال ونتوازن

دور جا پڑا ہے اور کوئی پختہ تیری کلام مین نہین بلکہ اُسمین تو ایسے ایسے لفظ ہین پس کچھ حاجت نہین کہ ہم اسکی کوئی نظیر

فى المقال ونتحاذى حذو النعال فاليك عنا وتجاف واترك الاوصاف فان كلامك

بنادین یا اُس سے نعل بنعل مقابلہ کرین ہم سے الگ ہو اور اپنی کلام کی تعریفین چھوڑ دو کیونکہ تیرا کلام ہے

سقط عند الادباء المشهورين والفصحاء الماهرين ولكنهم ما سروا اذلك المسرى وما قدحوا فى هذا الدعوى

مشہور ادیبون کے نزدیک ردی ہے مگر کفار عرب اس راہ نہین چلے اور اس دعوے مین انہون نے کچھ جرح قدح

بل قبلوا اعلى مراتب بلاغته وعجبوا لعلو شان فصاحته وقالوا ان هذا الا سحر مبين

نہین کیا بلکہ اونہون نے قرآن کے اعلے مراتب بلاغت کو قبول کرلیا اور اسکی عظیم الشان فصاحت سے تعجب مین رہ گئے اور کہا

واکثرهم امنوا باعجازه واقروا بتناوش بازه وعجزوا عن درك هذا ذه وقالوا کلام

اور اکثر انکے اس قرآنی معجزہ پر ایمان لائے اور اقرار کر لیا کہ اسکے بازکی سخت پکڑ مین ہین اور اسکی حقیقت کے دریافت کے عاجز

فاق کلمات البشر وکله لبّ ولیس معه شیٔ من القشر وعلیه طلاوة وفیه حلاوة

رہ گئے اور کہا کہ یہ ایک کلام ہے کہ کلمات بشر پر غالب پڑ گیا اور وہ سارے کا سارا مغز ہے اور اسکے ساتھ چھلکا نہین اور

وهو غدق لا ینفد من شرب الشاربین - وما نبسوا بکلمة فی قدح شانه وما فاهوا

اسپر ایک آب و تاب ہے اور اسمین ایک حلاوت ہے اور وہ ایک بے اندازہ اور بکثرت مصفا پانی ہے جو پینے والوں کے پینے سے ختم نہین ہوتا

بکلام فی جرح بیانه ونسوا اجال الفکر فی میدانه ثم رجعوا مرعوبین نادمین - واکثرهم

اور قرآن کے قدح شان مین وہ کوئی کلمہ مُنہہ پر نہ لائے اور اسکی جرح مین اُنہون نے کوئی بات مُنہہ سے نہ نکالی اور اسکے میدان مین اُنہون نے فکر کی

کانوا یبکون عند سماعه ویسجدون باکین -

اونٹ دوڑانے تو بہی مگر خوفناک اور شرمندہ ہوکر رجوع کیا اور اکثر اُنکے قرآن کو سنکر روتے اور سجدہ کرتے تھے -

هذا ما نجد فی القرآن الکریم واحادیث النبی الرؤف الرحیم

یہ وہ بیان ہے جو ہم قرآن کریم مین پاتے اور نبی رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث

ایمانا ودیانة وصدقا وامانة وما نجد کلمة خلاف ذلك من اسلاف النصاری او المشرکین

مین پڑھتے ہین اور ہمنے اسکو ایمانًا اور دیانتًا اور امانتًا لکہا ہے اور ہم اسکے برخلاف کوئی ایسا قول بہی نہین پاتے جو اسوقت کے نصاریٰ

وکانوا خیرا منکم فی تنقید الکلمات یا معشر الجاهلین - واما ما ظننت ان فی القرآن

اور مشرکون کے منہہ سے قرآن کے شان کے برخلاف نکلا ہو اور اے نادانو وہ نصاریٰ قرآن کی پرکھ مین تم سے بہتر تہے اور یہ جو تو نے خیال کیا

بعض الفاظ غیر لسان قریش فقد قلت هذا اللفظ من جهل وطیش وما کنت من

کہ قرآن مین بعض ایسے الفاظ ہین کہ وہ زبان قریش کے مخالف ہین سو یہ بات تیری سراسر جہل اور نفسانی جوش سے ہے اور بصیرت

المتبصرین - اعلم ایها الغبی والجهول الدنی ان مدار الفصاحة علی الفاظ مقبولة

کی راہ سے نہین - اے غبی اور سفلہ نادان تجہے معلوم ہو کہ فصاحت کا مدار الفاظ مقبولہ پر ہوا کرتا ہے خواہ

سواء کانت من لسان القوم او من کلم منقولة مستعملة فی بلغاء القوم غیر مجهولة وسواء

وہ کلمات قوم کی اصل زبان مین سے ہون یا ایسے کلمات منقولہ ہون جو بلغاء قوم کے استعمال مین آگئے ہون اور خواہ وہ ایک

کانت من لغة قوم واحد ومن محاوراتهم علی الدوام او خالطها الفاظ استحلاها بلغاء

ہی قوم کے لغت مین سے ہون اور اُن کے دائمی محاورات مین سے ہون یا ایسے الفاظ اُن مین ملگئے ہون جو قوم کے بلغاء کو

القوم استعملوها في النظم والنثر من غير مخافة اللوم مختارين غير مضطرين۔ فلما كان

شیرین معلوم ہوئے اور اُنہوں نے اُنکے استعمال اپنے نظم اور نثر مین جایز رکھے ہو اور کسی ملامت سے نہ ڈرے ہون اور نہ کسی اضطرار سے

مدار البلاغة على هذه القاعدة فهذا هو معيار الكلمات الصاعدة في سماء البلاغة

و الفاظ استعمال کیئے ہون پس جبکہ بلاغت کا مدار اسی قاعدہ پر ہوا پس یہی قاعدہ اُن عبارات بلیغہ کیلئے معیار ہے جو فصاحت کے آسمان پر

الراعدة فلا حرج ان يكون لفظ من غير اللسان مقبولا في اهل البيان بل ربما

چڑھے ہوئے اور بلندی مین گرج رہے ہین پس اسباب مین کچھ بھی حرج نہین کہ ایک غیر زبان کا لفظ ہو مگر بلغا نے اسکو

يزيد البلاغة من هذا النهج في بعض الاوقات بل يستملحونه في بعض المقامات ويتلذذون

قبول کر لیا ہو بلکہ اس طریق سے تو بسا اوقات بلاغت بڑھ جاتی ہے اور کلام مین زور پیدا ہو جاتا ہے بلکہ بعض مقامات مین

به اهل الافانين۔ ولكنك رجل غمر جهول ومع ذلك معاند وعجول فلاجل ذلك

اس طرز کو فصیح اور بلیغ لوگ ملیح اور نمکین سمجھتے ہین اور تفنن عبارات کے عشاق اُس سے لذت اُٹھاتے ہین مگر تو تو ای معترض

ما تعلم شيئا غير حقدك وجهلك وما تضع قدما الا في دحلك ولا تدري ما لسان العرب

ایک غبی اور جاہل ہے اور باوجود اسکے تو جلد باز اور دشمن حق ہے اسی لئے تو بغیر کینہ اور جہل کے اور کچھ نہین جانتا اور بغیر گڑھے کے

وما الفصاحة ولا نصدر منك الا الوقاحة وما لقنت الا سب المطهرين۔

اور کسی جگہ قدم نہین رکھتا اور تو نہین جانتا کہ زبان عرب کیا شے ہے اور فصاحت کسے کہتے ہین اور صرف بیحیائی تجھ مین ہے اور کوئی لیا اور کچھ

[illegible]

فاترك ايها الغافل سيرة الاشرار واستح وانظر وجهك في

سوائے غافل شریرون کی خصلت چھوڑ دے اور کچھ شرم کر اور ذرہ اپنے منہہ کو فکر کے شیشہ مین دیکھ

مرآة الافكار هل قرأت شيئا في مدة عمرك من فن الادب او عرفت في طرق افانين

کہ کیا تو نے مدت عمر مین کبھی فن ادب سے کچھ پڑھا ہے یہ رنگینی عبارات کے نشیب فراز تجھ معلوم ہین

الوهد والحدب او الفت قط بين كلمتين ونظمت بيتا او بيتين فان ادعيت فات

کبھی تو نے دو عربی کلمون کو جوڑا یا ایک دو بیت بنائے پس اگر تو دعوے کرے تو اس بات کا

ببرهان مبين۔ وانت تعلم اني خاطبتك في البراهين اذ صلت على القران والدين

ثبوت پیش کر اور تجھے معلوم ہے کہ مینے براہین مین ہی تجھے مخاطب کیا تہا جبکہ تو نے قرآن شریف پر

المتين۔ وما كان خطابي الا لابدي على الناس جهلك الشديد وذهنك البليد

اور دین اسلام پر حملہ کیا تہا اور میرا مخاطب کرنا صرف اسیوجہ سے تہا کہ تا تیرا کند ذہن ہونا اور سخت جہل ہونا لوگون پر ظاہر کرون

فقلت ان كنت تزعم انك تعلم العربية فأرنا مهارتك الادبية ونحن نقص عليك
پس مینے کہا کہ اگر تو یہ گمان کرتا ہے کہ تو عربی جانتا ہے تو ہمین اپنی مہارت ادبیہ دکھلاؤ اور ہم ایک قصہ کسی زبان مین تجھکو
قصة فی لسان فترجمه فی العربية باحسن بيان ان كنت فيها من الماهرين ـ وان
سنائینگے اور تجھپر واجب ہوگا کہ تو اسکی عبارت کو عربی بناکر دکھلا دے پہر ہم تمہاری بزرگی کے اقراری ہوجائینگے
ترجمت فلك خمسون روبية انعاماً ثم نقر بفضلك ونكرمك اكراماً ونحسبك من
اور تیری تعظیم کرینگے اور تجھکو متبحر فاضلون مین ہی تسلیم کرینگے ـ
الفضلاء المسلمين المرتدين ـ ولكنك سكت كالانعام وما ملت الى الانعام وما نبست
مگر تو چارپائون کی طرح چپ ہوگیا اور انعام لینے کیطرف رخ نہ کیا اور تو
بكلمة الخير والشر خوفاً من هتك الستر وفضوح الحصر فثبت انك غبی قصير
جواب مین چپ ہی کر گیا نہ کچہہ نیک کہا نہ بد کیونکہ تجہین تیری پردہ دری اور رسوائی تہی پس ثابت ہوا کہ تو ایک غبی
الرسن وما اصابك حظ من اللسن وما حرصت فی الانعام لانك كنت جاهلاً
کم استعداد آدمی ہے اور تجہہ کو زبان عربی سے کچہہ بہی حصہ نہین اور تونے انعام لینے کیطرف رغبت نہ کی کیونکہ تو
كالانعام وما كان لك حظ من العربية بل ما كنت من الماسين فعلمت بعلم قطعی انك لا تعلم العربية ولا
ایک جاہل چارپائون کیطرح تہا اور عالمون مین سے نہین تہا ـ پس مینے قطعی علم کے ساتہہ جان لیا کہ تو زبان عربی بالکل نہین جانتا
تستطيع ان تخترق فی مسالكها وتنصلت فی سبلها وسككها وما فيك لاحة لاسع لاحميم فهم واسع
اور تجھے طاقت نہین کہ اسکے کوچون مین چل سکے اور اسکی تنگ راہون مین گذر کر سکے اور تجہہ مین تو صرف فہم وسیع سے نشئہ
فلا تفجس ولا تعل يا اسفل السافلين ـ ءانت مع جهلك هذا تقدح فی القرآن
اور ایک قطرہ بہی علم وسیع کے سینہ مین سے تیری پاس نہین ہے پس تو ای اسفل السافلین بزرگ منشی مت دکھلا کیا تو باوجود اپنی اس نادانی کے قرآن مین
وتزرے على كتاب فاق فصاحته نوع الانسان ولا ترى صورتك ولا تنظر الى مبلغ
جرح قدح کرتا ہے اور اس کتاب کا عیب ڈہونڈہتا ہے جسکی فصاحت نوع انسان کی فصاحتون پر غالب آگئی اور اپنی شکل کو نہین دیکہتا اور اپنے
علمك يا مضيع العقل والدين ـ وان كنت تحسب نفسك شيئاً من الاشياء
اندازہ علم کیطرف نگہہ نہین کرتا ای دین اور عقل کے دشمن یہ تو کیا کرتا ہے ـ اور اگر تو اپنے نفس کو کچہہ چیز سمجہتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ تو بہی
وتظن انك من الادباء فها انا قمت لاستبراء زندك واستشفاف فرندك
ایک ادیبون مین سے ہے پس خبردار ہو جا کہ تیری پتہری کی آگ نکالنے کے لئے مین کھڑا ہو گیا ہون اور تیری تلوار کا

مضیع ... بمعنی ضائع کرنیوالا

وابتدعت هذه الرسالة العجالة فی العربية لهذه الاغراض الضرورية وهی تحتوی علی
اور اس رسالہ عجالہ کو مینے عربی مین اسی غرض سے تالیف کیا ہے اور یہ رسالہ نادر اور چمکیلی بیانون سے پُر
غرر البيان ودرره وملح الادب ونوادره ووشحتها بمحاسن الکنايات وترصيع
ہین جو موتیون کی طرح ہین اور نیز ادب کے نمکین عبارتون پر مشتمل ہے اور مینے اسکو بہت عمدہ کنایات اور نکات لطیفہ
لآلی النکات فی العبارات وفيها کثير من الامثال العربية واللطائف الادبية
موتیون سے موشح اور مرصع کیا ہے اور اسمیں امثال عربیہ بہت ہین اور لطایف ادبیہ بکثرت ہین
والاشعار المبتکرة والقصائد المحبّرة ولم اودعها من الاشعار الاجنبية بل کلها
اور اسی طرح اشعار نوطرز اور خوبصورت قصیدے بھی اسمین ہین اور مین اس کتاب مین اشعار اجنبیہ
نتائج خاطری وثمار شجراء فکری وما فعلت هذا الا لاسبر به غور عقلك ومقدار
نہین لایا بلکہ وہ سب میری طبیعت کے نتیجے اور میری زمین کے پھل ہین اور مینے یہ اسلئے کیا کہ تا تیری عقل کا عمق
فضلك واری مبلغ علمك وعذوبة منطقك واری الخلق ائنك صادق فی
اور تیری فضیلت کا مقدار آزماؤن اور تیرا اندازہ علم اور شیرینی کلام کو دیکھون کیا تو اپنے دعوے مین سچا اور اپنے
دعواك واهل لبلواك وهل لك حق ان تصول علی کتاب الله القرآن وبلاغته وسفر
شور و شر کا اہل ہے اور کیا تجھے حق ہے کہ تو کتاب اللہ قرآن پر حملہ کرے اور خدا تعالی کے صحیفون کی
الله الرحمان وبراعته کما انت زعمت او من الکاذبين الدجالين وانی الهمت من ربی
بلاغت اور اسکے میدان کشتی گاہ کی نسبت نکتہ چینی کرے سو مینے چاہا کہ دیکھون کہ تو اپنے دعوون مین سچا ہے یا تو جھوٹون مین سے
انك لا تقدر علی هذا النضال ويبدی الله عجزك ويخزيك ويثبت انك اسير فی
ہے اور مجھ پر خدا تعالی کیطرف سے الہام ہوا ہے کہ تو اس مقابلہ پر قادر نہین ہوگا اور خدا تعالی تیرا عجز ظاہر کر دیگا اور تجھے رسوا کر دیگا اور
مهوى الضلال ولو اجتمعت قومك معك علی هذا الخيال فترجعون مغلوبين هذا
ثابت کریگا کہ تو گمراہی مین اسیر ہے اور اگرچہ تیری قوم اس خیال مقابلہ مین تجھ سے متفق ہو جاوے مگر آخر تم مغلوب ہو جاؤگے یہ دعوی
مع اعترافی بان هذه الرسالة ليست سباق الغايات فی توشيح المقال بل قصتها
میرے اس اقرار کے ہمراہ ہے کہ یہ رسالہ اپنی بلاغت مین کوئی اعلے درجہ کے کمال پر نہین بلکہ مینے جلد جلد اسکو گھسیٹ دیا ہے
علی جناح الاستعجال واعلم ان الاتيان بمثلها امر هيّن علی الادباء بل يکفی فی هذا
اور مین جانتا ہون کہ اسکی نظیر بنانا ادیبون پر بہت ہی آسان ہے بلکہ انکی ادنی التفات

ادنی التفات البلغاء فان اتسعت فی الادب فلیس من التعجب ان تقول احلی وافصح مما قلنا

ادنی التفات اسکی نظیر بنانے کیلئے کافی ہے پس اگر تو فن ادب میں وسیع مہارت رکھتا ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ

الی اسبوع مع انک تؤلف بتائید جموع لانک لست من اعانتھم بممنوع وانی

اس سے زیادہ تر شیرین اور زیادہ تر فصیح بنالیوے اور تجھکو یہ اجازت بھی حاصل ہے کہ تو اپنے تمام گروہ کے ساتھ ملکر لکھے

ما اتخذت معینا فی رسالتی ھذہ وقلت ما قلت من عند نفسی من فضل ربی

کیونکہ ہماری طرف سے ان سے مدد لینے کی تجھکو ممانعت نہیں اور میں نے اس رسالہ میں کسی دوسرے سے مدد نہیں لی اور جو کچھ میں نے

فی ایام معدودۃ کالمقتضبین ومع ذلک انی امھلک واخوانک وجمیع خلانک

کہا وہ خدا تعالی کے فضل سے چند دنوں میں حاضر نویس کی طرح اپنی طرف سے کہا ہے اور باوجود اسکے میں تجھے اور تیرے بھائیوں اور

وقومک واعوانک الذین یقولون انا نحن المولویون الی شھرین کاملین من یوم

تیرے دوستوں اور تیری قوم اور تیرے مددگاروں کو جو کہتے ہیں جو ہم مولوی ہیں دو کامل مہینوں کی مہلت دیتا ہوں اور

الاشاعۃ لتری کمال البراعۃ فان اتیتم بمثلھا فی ھذہ المدۃ التی ھی اقل الآجال

یہ مہلت اشاعت کی تاریخ سے ہے تا کہ تم اپنا کمال بلاغت دکھلاؤ پس اگر تم اس رسالہ کی مثل بنا لائے اور اس مدت میں جو بڑی

وتوازنتم فی کل انواع المقال ونری ان قولکم تحاذی حذو النعال فلکم خمسۃ

وسیع مدت ہے تم نے ہر ایک مماثلت اور موازنت کے لحاظ سے رسالہ بنا کر پیش کر دیا اور ہم نے دیکھ لیا کہ نعل بنعل تم نے مقابلہ کر دکھلایا تو تمکو

الاف روبیۃ انعاما منا وعدا موکدا بقسم اللہ ذی الجلال وان لم تطمئن بالایمان

صورت ہم تمہیں پانچہزار روپیہ انعام دینگے یہ وعدہ اللہ جلشانہ کی قسم کے ساتھ موکد ہے اور اگر تجھے ایمانی قسموں پر

الایمانیۃ فنجمع ذھب الشرط فی خزینۃ الحکومۃ البریطانیۃ لتکون من المطمئنین

اعتبار نہ آوے پس ہم خزانہ انگریزی میں روپیہ جمع کرا دینگے تا کہ تجھے اطمینان ہو

ونعاھد اللہ بحلفۃ ان نعطی العد وحقہ عند ظھور غلبۃ ولو تخلفنا فکنا کاذبین

اور ہم خدا تعالی کی قسم کھاتے ہیں کہ فریق ثانی کو اسکا حق اسکے غلبہ کے وقت فی الفور دیدینگے اور اگر ہمنے تخلف کیا تو ہم جھوٹے

ونجعل الحکومۃ البرطانیۃ حکما لھذہ القضیۃ ومخیرا فی ھذہ الخطۃ ولھا ان

ٹھہرینگے اور ہم حکومت انگریزی کو اس مقدمہ کے فیصلہ کرنیکے حکم مقرر کرتے ہیں اور حکومت انگریزی کو اختیار ہوگا

تعطی انعامنا کل من بار اکلامنا وارا بوفق شرطنا نثرا کنثر ونظما کنظم فی القدر

کہ ہمارا انعام اسکو دیدے جو مقابلہ کے وقت پورا اترآوے اور اسکے شرط کے موافق نظم اور نثر بنالیوے ۔ نظم اپنے قدر اور

والعدة والبلاغة والفصاحة والتزام الجدّ والحكمة هذا عهد منّا ولعنة الله على
بلاغت اور التزام حق اور حکمت مین نظم کے مانند ہو اور نثر کے مانند ہو اور خدا کی لعنت اُنپر جو عہد کو پورا نہ کرین
الناكثين - وللنصارى ان يتعاونوا لهٰذه المقابلة ويقوموا متفقين لتلك المعركة
اور نصارا کا اختیار ہوگا کہ اس مقابلہ مین ایک دوسرے کو مدد دیوین اور سب متفق ہوکر اس معرکہ کیلئے اُٹھین اور بعض
ويكون بعضهم لبعض ظهيرًا ويستفسر الجاهل خبيرًا وليطلبوا لانفسهم كل نصير
بعض کی پشت پناہ بنجائین اور ایک جاہل باخبر آدمی سے پوچھ لے اور دور و نزدیک سے ہر یک مددگار اور ہین
ومعين وبعيد وقريب ومسيحهم الّذى هو ربٌّ فى اعينهم ولا ربّ الّا الله قيّوم
اپنے لئے بُلالین اور مسیح سے بھی مدد لین جو اُنکی نظر مین خدا ہے اور کوئی خدا نہین بجز اسکے جو قیوم
العالمين - وليستمدوا من روحهم الذى كان يعلم الالسنة ان كانوا صادقين
العالمین ہے اور چاہیئے کہ اپنے اس روح القدس سے بھی مدد لین جو بولیان سکھاتا تہا اگر سچے ہین -
هذا ما رضينا عليه من طيب نفسنا وانشراح صدرنا ورضينا
یہ وہ بات ہے جسپر ہم اپنے دل کی خوشی اور انشراح صدر سے رضی ہوگئے اور ہم اس بات پر
بالحكومة البريطانية ان تكون حكمًا بيننا وبينهم فان تجد هؤلاء الذين
بھی رضی ہوگئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مین اور ہمارے مخالفون مین حکم بنجائے پس اگر گورنمنٹ ان لوگون کو اپنے
يصولون على بلاغة القرآن وفصاحته ويقولون انا نحن المولويون كعلماء المسلمين
قولون مین صادق پاوے جو قرآن شریف کے فصاحت اور بلاغت پر حملہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم بھی مسلمانون کے
ولسنا من السفهاء الجاهلين ولنا يد طولىٰ فى تنقيد جدّ القول وهزله وتنقيح
علماء کی طرح مولوی ہین اور نادان نہین ہین اور فصاحت اور عدم فصاحت مین فرق کرنیکے لئے ہم مین مادہ ہے
رفيق اللفظ وجزله صادقين فى هذا الامتحان وسابقين فى هذا الميدان فلتعطهم
اور گورنمنٹ دیکھے کہ وہ اس میدان مین درحقیقت پیش دستی لیجانے والے ہین پس لازم ہوگا کہ گورنمنٹ ہمارا
انعامنا وليكذب كلامنا وليشع كمال علمهم فى الديار والبلدان وليشتهر فضائلهم
انعام اُنکو دے اور ہمین کاذب خیال کرے اور اُنکے کمال علم کو ملکون اور ولایتون مین مشہور کرے اور دنیا
الى اقاصى البلدان ولتكتب اسماءهم فى الفاضلين - وان لم تجدهم من العلماء الادباء
کنارون تک اُنکے فضائل مشتہر کردے اور اُنکے نام فاضلین مین لکھ لے اور اگر گورنمنٹ اُنکو ایسا نہ پاوے بلکہ

بل وجدتہم معشر الجہلاء والسفہاء بعیدین من ہذا الزلال مبعدین عن مثل ہذا الکمال فنرجو من جلیل

ان کو ایک جاہلوں کا گروہ پاوے جو اس قسم کے کمالات سے دور و مہجور ہیں پس ہم حکومت برطانیہ

الحکومۃ البریطانیۃ ان تمنع بعد ہؤلاء الکذابین من ان یسمّوا انفسہم مولویّین

کے عدل اور انصاف سے امید رکھتے ہیں کہ بعد اسکے ان کذابوں کو اسبات سے منع کرے کہ اپنے تئیں

ویصولوا علٰی بلاغۃ کلام اللہ مع کونہم جاہلین

مولوی کے نام سے موصوف کریں اور باوجود جاہل ہونیکے قرآن کریم کی بلاغت پر حملہ کریں

واول مخاطبنا فی ہذہ الدّعوۃ ومدعونا لہذہ المعرکۃ

اور اس دعوت میں ہمارا اول مخاطب اور اس معرکہ میں ہمارا اول مدعو پادری

صاحب التوزین عماد الدین فانہ ینکر بلاغۃ القراٰن وفصاحتہ ویری فی کلّ

عماد الدین ہے کیونکہ وہ قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت سے انکاری ہے اور اپنی ہر ایک کتاب

کتاب وقاحتہ ویقول انّی عالم جلیل ذہین وان القراٰن لیس بفصیح بل لیس بصحیح

میں بیحیائی دکھلاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ایک عالم بزرگ ہوں اور قرآن فصیح نہیں ہے بلکہ صحیح ہی نہیں ہے

وما اریٰ فیہ بلاغۃ ولا اجد براعۃ کما زعم ہو الزاعمین۔ ویقول انی ساکتب تفسیرہ

اور میں اسمیں کوئی بلاغت نہیں دیکھتا اور نہ فصاحت جیسا کہ خیال کیا گیا ہے اور کہتا ہے کہ میں عنقریب تفسیر شائع

وکذالک نسمع تقاریرہ فہو یدعی کمالہ فی العربیۃ ویسبّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کرونگا اور ایسی ہی اور باتیں ہم اسکی سنتے ہیں اور وہ کمال عربی دانی کا دعوی کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بباعث

بکمال الوقاحۃ والفریۃ ویزرّی علی کتاب اللہ وعلی فصاحتہ کانہ عم امرء القیس

بیشرمی اور دروغگوئی کے گالیاں نکالتا ہے اور قرآن شریف کی فصاحت کے ایسے دعوی سے اور غرور سے عیب جوئی کرتا ہے کہ

او ابن خالتہ ویسمی نفسہ مولویًّا ویمشی کالمستکبرین

گویا وہ امرء القیس کا چچا یا خالہ زاد بھائی ہے اور اپنا نام مولوی رکھتا ہے اور متکبروں کیطرح چلتا ہے۔

ثم بعد ذالک نخاطب کل متنصر ملقب بالمولوی الذی

پھر اسکے بعد ہم ہر ایک کرشٹان کو جو اپنے تئیں مولوی کے نام سے موسوم کرتا ہے مخاطب

کتبنا اسمہ فی الھامش وندعوا کلہم للمقابلۃ ولہم خمسۃ الاف انعامًا منّا

کرتے ہیں اور اُن سب کے نام ہمنے حاشیہ میں لکھدئے ہیں اور ہم ان سب کو مقابلہ کیلئے بلاتے ہیں اگر وہ ایسی کتاب بنا دیں

ح

مولوی اکرام الدین
مولوی نظام الدین
مولوی الٰہی بخش
مولوی حبیب اللہ خان
مولوی نور الدین
مولوی حسین علی
مولوی محمد اسمٰعیل
مولوی محمد عالم الدین
مولوی حسام الدین
مولوی نظام الدین
مولوی قاضی صفدر علی
مولوی عبد الرحمان
مولوی حسن علی
وغیرہ وغیرہ

اذا اتوا بکتاب کمثل ھذا الکتاب کما کتبنا من قبل فی ھذا الباب والمھلۃ

تو ہماری طرف سے انکو پانچہزار روپیہ انعام ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اور بالمقابل کتاب تالیف کرنیوالون کے لئے ہماری

منّا ثلثۃ اشھر للمعارضین فان لم یبارزوا ولن یبارزوا فاعلموا انھم کانوا من

طرف سے تین مہینہ مہلت ہے اور اگر مقابل پر نہ آوین اور ہرگز نہ آوینگے پس یقیناً جانو کہ وہ جہوٹے

الکاذبین۔

ہین۔

واعلموا ان ھذا الانعام فی صورۃ اذا اتوا برسالۃ کمثل رسالتنا

اور یاد رکہنا چاہئیے کہ یہ انعام اس صورت مین ہے کہ جب بالمقابل رسالہ بعینہٖ ہماری اس رسالہ

وعجالۃ کمثل عجالتنا واثبتوا انفسھم کمماثلین ومشابھین۔ واما اذا ابوا وولوا الدبر

کے مشابہ ہو اور مماثلت اور مشابہت کو ثابت کرین لیکن اگر بنانے سے انکار کرین اور

کالثعالب وما استطاعوا علی ھذہ المطالب وما ترکوا عادۃ توھین القرآن

لومڑیون کیطرح پیٹھین دکہلادین اور ان مطالب پر قدرت نہ پاسکین اور نہ توہین قرآن شریف کی

وما امتنعوا من قدح کتاب اللہ الفرقان وما تابوا من ان یسموا انفسھم مولوین وما

عادت کو چہوڑین اور کتاب اللہ کی جرح و قدح سے باز نہ آوین اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ازدجروا من سبّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّن وما ازدجروا من قولھم

دشنام دہی سے رکین اور نہ اس بیہودہ گوئی سے اپنے تئین روکین کہ قرآن فصیح نہین

ان القرآن لیس بفصیح وما ترکوا سبیل التحقیر والتوھین فعلیھم من اللہ الف

ہے اور نہ توہین اور تحقیر کے طریق کو چہوڑین پس انپر خدا تعالیٰ کیطرف

لعنۃٍ فلیقل القوم کلّھم اٰمین۔

سے ہزار لعنت ہے پس چاہیئے کہ تمام قوم کہے کہ آمین۔

۱ لعنت ۲ لعنت ۳ لعنت ۴ لعنت ۵ لعنت ۶ لعنت

۷ لعنت ۸ لعنت ۹ لعنت ۱۰ لعنت ۱۱ لعنت ۱۲ لعنت

۱۳ لعنت ۱۴ لعنت ۱۵ لعنت ۱۶ لعنت ۱۷ لعنت ۱۸ لعنت

۱۹ لعنت ۲۰ لعنت ۲۱ لعنت ۲۲ لعنت ۲۳ لعنت ۲۴ لعنت

۲۵ لعنت ۲۶ لعنت ۲۷ لعنت ۲۸ لعنت ۲۹ لعنت ۳۰ لعنت ۳۱ لعنت
۳۲ لعنت ۳۳ لعنت ۳۴ لعنت ۳۵ لعنت ۳۶ لعنت ۳۷ لعنت ۳۸ لعنت
۳۹ لعنت ۴۰ لعنت ۴۱ لعنت ۴۲ لعنت ۴۳ لعنت ۴۴ لعنت ۴۵ لعنت
۴۶ لعنت ۴۷ لعنت ۴۸ لعنت ۴۹ لعنت ۵۰ لعنت ۵۱ لعنت ۵۲ لعنت
۵۳ لعنت ۵۴ لعنت ۵۵ لعنت ۵۶ لعنت ۵۷ لعنت ۵۸ لعنت ۵۹ لعنت
۶۰ لعنت ۶۱ لعنت ۶۲ لعنت ۶۳ لعنت ۶۴ لعنت ۶۵ لعنت ۶۷ لعنت
۶۸ لعنت ۶۹ لعنت ۷۰ لعنت ۷۱ لعنت ۷۲ لعنت ۷۳ لعنت ۷۴ لعنت
۷۵ لعنت ۷۶ لعنت ۷۷ لعنت ۷۸ لعنت ۷۹ لعنت ۸۰ لعنت ۸۱ لعنت
۸۲ لعنت ۸۳ لعنت ۸۴ لعنت ۸۵ لعنت ۸۶ لعنت ۸۷ لعنت ۸۸ لعنت
۸۹ لعنت ۹۰ لعنت ۹۱ لعنت ۹۲ لعنت ۹۳ لعنت ۹۴ لعنت ۹۵ لعنت
۹۶ لعنت ۹۷ لعنت ۹۸ لعنت ۹۹ لعنت ۱۰۰ لعنت ۱۰۱ لعنت ۱۰۲ لعنت
۱۰۳ لعنت ۱۰۴ لعنت ۱۰۵ لعنت ۱۰۶ لعنت ۱۰۷ لعنت ۱۰۸ لعنت ۱۰۹ لعنت
۱۱۰ لعنت ۱۱۱ لعنت ۱۱۲ لعنت ۱۱۳ لعنت ۱۱۴ لعنت ۱۱۵ لعنت ۱۱۶ لعنت
۱۱۷ لعنت ۱۱۸ لعنت ۱۱۹ لعنت ۱۲۰ لعنت ۱۲۱ لعنت ۱۲۲ لعنت ۱۲۳ لعنت
۱۲۴ لعنت ۱۲۵ لعنت ۱۲۶ لعنت ۱۲۷ لعنت ۱۲۸ لعنت ۱۲۹ لعنت ۱۳۰ لعنت
۱۳۱ لعنت ۱۳۲ لعنت ۱۳۳ لعنت ۱۳۴ لعنت ۱۳۵ لعنت ۱۳۶ لعنت ۱۳۷ لعنت
۱۳۸ لعنت ۱۳۹ لعنت ۱۴۰ لعنت ۱۴۱ لعنت ۱۴۲ لعنت ۱۴۳ لعنت ۱۴۴ لعنت
۱۴۵ لعنت ۱۴۶ لعنت ۱۴۷ لعنت ۱۴۸ لعنت ۱۴۹ لعنت ۱۵۰ لعنت ۱۵۱ لعنت
۱۵۲ لعنت ۱۵۳ لعنت ۱۵۴ لعنت ۱۵۵ لعنت ۱۵۶ لعنت ۱۵۷ لعنت ۱۵۸ لعنت
۱۵۹ لعنت ۱۶۰ لعنت ۱۶۱ لعنت ۱۶۲ لعنت ۱۶۳ لعنت ۱۶۴ لعنت ۱۶۵ لعنت
۱۶۶ لعنت ۱۶۷ لعنت ۱۶۸ لعنت ۱۶۹ لعنت ۱۷۰ لعنت ۱۷۱ لعنت ۱۷۲ لعنت
۱۷۳ لعنت ۱۷۴ لعنت ۱۷۵ لعنت ۱۷۶ لعنت ۱۷۷ لعنت ۱۷۸ لعنت ۱۷۹ لعنت
۱۸۰ لعنت ۱۸۱ لعنت ۱۸۲ لعنت ۱۸۳ لعنت ۱۸۴ لعنت ۱۸۵ لعنت ۱۸۶ لعنت
۱۸۷ لعنت ۱۸۸ لعنت ۱۸۹ لعنت ۱۹۰ لعنت ۱۹۱ لعنت ۱۹۲ لعنت ۱۹۳ لعنت
۱۹۴ لعنت ۱۹۵ لعنت ۱۹۶ لعنت ۱۹۷ لعنت ۱۹۸ لعنت ۱۹۹ لعنت ۲۰۰ لعنت
۲۰۱ لعنت ۲۰۲ لعنت ۲۰۳ لعنت ۲۰۴ لعنت ۲۰۵ لعنت ۲۰۶ لعنت ۲۰۷ لعنت
۲۰۸ لعنت ۲۰۹ لعنت ۲۱۰ لعنت ۲۱۱ لعنت ۲۱۲ لعنت ۲۱۳ لعنت ۲۱۴ لعنت
۲۱۵ لعنت ۲۱۶ لعنت ۲۱۷ لعنت ۲۱۸ لعنت ۲۱۹ لعنت ۲۲۰ لعنت ۲۲۱ لعنت
۲۲۲ لعنت ۲۲۳ لعنت ۲۲۴ لعنت ۲۲۵ لعنت ۲۲۶ لعنت ۲۲۷ لعنت ۲۲۸ لعنت
۲۲۹ لعنت ۲۳۰ لعنت ۲۳۱ لعنت ۲۳۲ لعنت ۲۳۳ لعنت ۲۳۴ لعنت ۲۳۵ لعنت
۲۳۶ لعنت ۲۳۷ لعنت ۲۳۸ لعنت ۲۳۹ لعنت ۲۴۰ لعنت ۲۴۱ لعنت ۲۴۲ لعنت
۲۴۳ لعنت ۲۴۴ لعنت ۲۴۵ لعنت ۲۴۶ لعنت ۲۴۷ لعنت ۲۴۸ لعنت ۲۴۹ لعنت
۲۵۰ لعنت ۲۵۱ لعنت ۲۵۲ لعنت ۲۵۳ لعنت ۲۵۴ لعنت ۲۵۵ لعنت
۲۵۶ لعنت ۲۵۷ لعنت ۲۵۸ لعنت ۲۵۹ لعنت ۲۶۰ لعنت ۲۶۱ لعنت ۲۶۲ لعنت

٢٦٣ لعنت ٢٦٤ لعنت ٢٦٥ لعنت ٢٦٦ لعنت ٢٦٧ لعنت ٢٦٨ لعنت ٢٦٩ لعنت
٢٧٠ لعنت ٢٧١ لعنت ٢٧٢ لعنت ٢٧٣ لعنت ٢٧٤ لعنت ٢٧٥ لعنت ٢٧٦ لعنت
٢٧٧ لعنت ٢٧٨ لعنت ٢٧٩ لعنت ٢٨٠ لعنت ٢٨١ لعنت ٢٨٢ لعنت ٢٨٣ لعنت
٢٨٤ لعنت ٢٨٥ لعنت ٢٨٦ لعنت ٢٨٧ لعنت ٢٨٨ لعنت ٢٨٩ لعنت ٢٩٠ لعنت
٢٩١ لعنت ٢٩٢ لعنت ٢٩٣ لعنت ٢٩٤ لعنت ٢٩٥ لعنت ٢٩٦ لعنت ٢٩٧ لعنت
٢٩٨ لعنت ٢٩٩ لعنت ٣٠٠ لعنت ٣٠١ لعنت ٣٠٢ لعنت ٣٠٣ لعنت ٣٠٤ لعنت
٣٠٥ اللعنت ٣٠٦ اللعنة ٣٠٧ اللعنة ٣٠٨ اللعنة ٣٠٩ اللعنة ٣١٠ اللعنة ٣١١ اللعنة
٣١٢ اللعنة ٣١٣ اللعنة ٣١٤ اللعنة ٣١٥ اللعنة ٣١٦ اللعنة ٣١٧ اللعنة ٣١٨ اللعنة
٣١٩ اللعنة ٣٢٠ اللعنة ٣٢١ اللعنة ٣٢٢ اللعنة ٣٢٣ اللعنة ٣٢٤ اللعنة ٣٢٥ اللعنة
٣٢٦ اللعنة ٣٢٧ اللعنة ٣٢٨ اللعنة ٣٢٩ اللعنة ٣٣٠ اللعنة ٣٣١ اللعنة ٣٣٢ اللعنة
٣٣٣ اللعنة ٣٣٤ اللعنة ٣٣٥ اللعنة ٣٣٦ اللعنة ٣٣٧ اللعنة ٣٣٨ اللعنة ٣٣٩ اللعنة
٣٤٠ اللعنة ٣٤١ اللعنة ٣٤٢ اللعنة ٣٤٣ اللعنة ٣٤٤ اللعنة ٣٤٥ اللعنة ٣٤٦ اللعنة
٣٤٧ اللعنة ٣٤٨ اللعنة ٣٤٩ اللعنة ٣٥٠ اللعنة ٣٥١ اللعنة ٣٥٢ اللعنة ٣٥٣ اللعنة
٣٥٤ اللعنة ٣٥٥ اللعنة ٣٥٦ اللعنة ٣٥٧ اللعنة ٣٥٨ اللعنة ٣٥٩ اللعنة ٣٦٠ اللعنة
٣٦١ اللعنة ٣٦٢ اللعنة ٣٦٣ اللعنة ٣٦٤ اللعنة ٣٦٥ اللعنة ٣٦٦ اللعنة ٣٦٧ اللعنة
٣٦٨ اللعنة ٣٦٩ اللعنة ٣٧٠ اللعنة ٣٧١ اللعنة ٣٧٢ اللعنة ٣٧٣ اللعنة ٣٧٤ اللعنة
٣٧٥ اللعنة ٣٧٦ اللعنة ٣٧٧ اللعنة ٣٧٨ اللعنة ٣٧٩ اللعنة ٣٨٠ اللعنة ٣٨١ اللعنة
٣٨٢ اللعنة ٣٨٣ اللعنة ٣٨٤ اللعنة ٣٨٥ اللعنة ٣٨٦ اللعنة ٣٨٧ اللعنة ٣٨٨ اللعنة
٣٨٩ اللعنه ٣٩٠ اللعنة ٣٩١ اللعنة ٣٩٢ اللعنة ٣٩٣ اللعنة ٣٩٤ اللعنة ٣٩٥ اللعنة
٣٩٦ اللعنة ٣٩٧ اللعنة ٣٩٨ اللعنه ٣٩٩ اللعنة ٤٠٠ اللعنة ٤٠١ اللعنه ٤٠٢ اللعنة
٤٠٣ اللعنة ٤٠٤ اللعنة ٤٠٥ اللعنه ٤٠٦ اللعنة ٤٠٧ اللعنة ٤٠٨ اللعنة ٤٠٩ اللعنة
٤١٠ اللعنة ٤١١ اللعنة ٤١٢ اللعنة ٤١٣ اللعنه ٤١٤ اللعنه ٤١٥ اللعنة ٤١٦ اللعنه
٤١٧ اللعنه ٤١٨ اللعنة ٤١٩ اللعنه ٤٢٠ اللعنة ٤٢١ اللعنة ٤٢٢ اللعنة ٤٢٣ اللعنة
٤٢٤ اللعنة ٤٢٥ اللعنه ٤٢٦ اللعنة ٤٢٧ اللعنه ٤٢٨ اللعنه ٤٢٩ اللعنه ٤٣٠ اللعنه
٤٣١ اللعنه ٤٣٢ اللعنه ٤٣٣ اللعنه ٤٣٤ اللعنه ٤٣٥ اللعنه ٤٣٦ اللعنه ٤٣٧ اللعنه
٤٣٨ اللعنه ٤٣٩ اللعنه ٤٤٠ اللعنه ٤٤١ اللعنه ٤٤٢ اللعنه ٤٤٣ اللعنه ٤٤٤ اللعنه
٤٤٥ اللعنة ٤٤٦ اللعنة ٤٤٧ اللعنة ٤٤٨ اللعنة ٤٤٩ اللعنة ٤٥٠ اللعنة ٤٥١ اللعنة
٤٥٢ اللعنه ٤٥٣ اللعنة ٤٥٤ اللعنة ٤٥٥ اللعنه ٤٥٦ اللعنة ٤٥٧ اللعنه ٤٥٨ اللعنة
٤٥٩ اللعنه ٤٦٠ اللعنه ٤٦١ اللعنة ٤٦٢ اللعنه ٤٦٣ اللعنة ٤٦٤ اللعنه ٤٦٥ اللعنه
٤٦٦ اللعنه ٤٦٧ اللعنة ٤٦٨ اللعنة ٤٦٩ اللعنة ٤٧٠ اللعنه ٤٧١ اللعنة ٤٧٢ اللعنة
٤٧٣ اللعنه ٤٧٤ اللعنه ٤٧٥ اللعنه ٤٧٦ اللعنه ٤٧٧ اللعنه ٤٧٨ اللعنه ٤٧٩ اللعنه
٤٨٠ اللعنه ٤٨١ اللعنه ٤٨٢ اللعنه ٤٨٣ اللعنه ٤٨٤ اللعنه ٤٨٥ اللعنة ٤٨٦ اللعنه
٤٨٧ اللعنه ٤٨٨ اللعنة ٤٨٩ اللعنه ٤٩٠ اللعنه ٤٩١ اللعنة ٤٩٢ اللعنة ٤٩٣ اللعنه
٤٩٤ اللعنه ٤٩٥ اللعنه ٤٩٦ اللعنه ٤٩٧ اللعنه ٤٩٨ اللعنه ٤٩٩ اللعنه ٥٠٠ اللعنه

اللعنة ٥٠١ اللعنة ٥٠٢ اللعنة ٥٠٣ اللعنة ٥٠٤ اللعنة ٥٠٥ اللعنة ٥٠٦ اللعنة ٥٠٧
اللعنة ٥٠٨ اللعنة ٥٠٩ اللعنة ٥١٠ اللعنة ٥١١ اللعنة ٥١٢ اللعنة ٥١٣ اللعنة ٥١٤
اللعنة ٥١٥ اللعنة ٥١٦ اللعنة ٥١٧ اللعنة ٥١٨ اللعنة ٥١٩ اللعنة ٥٢٠ اللعنة ٥٢١
اللعنة ٥٢٢ اللعنة ٥٢٣ اللعنة ٥٢٤ اللعنة ٥٢٥ اللعنة ٥٢٦ اللعنة ٥٢٧ اللعنة ٥٢٨
اللعنة ٥٢٩ اللعنة ٥٣٠ اللعنة ٥٣١ اللعنة ٥٣٢ اللعنة ٥٣٣ اللعنة ٥٣٤ اللعنة ٥٣٥
اللعنة ٥٣٦ اللعنة ٥٣٧ اللعنة ٥٣٨ اللعنة ٥٣٩ اللعنة ٥٤٠ اللعنة ٥٤١ اللعنة ٥٤٢
اللعنة ٥٤٣ اللعنة ٥٤٤ اللعنة ٥٤٥ اللعنة ٥٤٦ اللعنة ٥٤٧ اللعنة ٥٤٨ اللعنة ٥٤٩
اللعنة ٥٥٠ اللعنة ٥٥١ اللعنة ٥٥٢ اللعنة ٥٥٣ اللعنة ٥٥٤ اللعنة ٥٥٥ اللعنة ٥٥٦
اللعنة ٥٥٧ اللعنة ٥٥٨ اللعنة ٥٥٩ اللعنة ٥٦٠ اللعنة ٥٦١ اللعنة ٥٦٢ اللعنة ٥٦٣
اللعنة ٥٦٤ اللعنة ٥٦٥ اللعنة ٥٦٦ اللعنة ٥٦٧ اللعنة ٥٦٨ اللعنة ٥٦٩ اللعنة ٥٧٠
اللعنة ٥٧١ اللعنة ٥٧٢ اللعنة ٥٧٣ اللعنة ٥٧٤ اللعنة ٥٧٥ اللعنة ٥٧٦ اللعنة ٥٧٧
اللعنة ٥٧٨ اللعنة ٥٧٩ اللعنة ٥٨٠ اللعنة ٥٨١ اللعنة ٥٨٢ اللعنة ٥٨٣ اللعنة ٥٨٤
اللعنة ٥٨٥ اللعنة ٥٨٦ اللعنة ٥٨٧ اللعنة ٥٨٨ اللعنة ٥٨٩ اللعنة ٥٩٠ اللعنة ٥٩١
اللعنة ٥٩٢ اللعنة ٥٩٣ اللعنة ٥٩٤ اللعنة ٥٩٥ اللعنة ٥٩٦ اللعنة ٥٩٧ اللعنة ٥٩٨
اللعنة ٥٩٩ اللعنة ٦٠٠ اللعنة ٦٠١ اللعنة ٦٠٢ اللعنة ٦٠٣ اللعنة ٦٠٤ اللعنة ٦٠٥
اللعنة ٦٠٦ اللعنة ٦٠٧ اللعنة ٦٠٨ اللعنة ٦٠٩ اللعنة ٦١٠ اللعنة ٦١١ اللعنة ٦١٢
اللعنة ٦١٣ اللعنة ٦١٤ اللعنة ٦١٥ اللعنة ٦١٦ اللعنة ٦١٧ اللعنة ٦١٨ اللعنة ٦١٩
اللعنة ٦٢٠ اللعنة ٦٢١ اللعنة ٦٢٢ اللعنة ٦٢٣ اللعنة ٦٢٤ اللعنة ٦٢٥ اللعنة ٦٢٦
اللعنة ٦٢٧ اللعنة ٦٢٨ اللعنة ٦٢٩ اللعنة ٦٣٠ اللعنة ٦٣١ اللعنة ٦٣٢ اللعنة ٦٣٣
اللعنة ٦٣٤ اللعنة ٦٣٥ اللعنة ٦٣٦ اللعنة ٦٣٧ اللعنة ٦٣٨ اللعنة ٦٣٩ اللعنة ٦٤٠
اللعنة ٦٤١ اللعنة ٦٤٢ اللعنة ٦٤٣ اللعنة ٦٤٤ اللعنة ٦٤٥ اللعنة ٦٤٦ اللعنة ٦٤٧
اللعنة ٦٤٨ اللعنة ٦٤٩ اللعنة ٦٥٠ اللعنة ٦٥١ اللعنة ٦٥٢ اللعنة ٦٥٣ اللعنة ٦٥٤
اللعنة ٦٥٥ اللعنة ٦٥٦ اللعنة ٦٥٧ اللعنة ٦٥٨ اللعنة ٦٥٩ اللعنة ٦٦٠ اللعنة ٦٦١
اللعنة ٦٦٢ اللعنة ٦٦٣ اللعنة ٦٦٤ اللعنة ٦٦٥ اللعنة ٦٦٦ اللعنة ٦٦٧ اللعنة ٦٦٨
اللعنة ٦٦٩ اللعنة ٦٧٠ اللعنة ٦٧١ اللعنة ٦٧٢ اللعنة ٦٧٣ اللعنة ٦٧٤ اللعنة ٦٧٥
اللعنة ٦٧٦ اللعنة ٦٧٧ اللعنة ٦٧٨ اللعنة ٦٧٩ اللعنة ٦٨٠ اللعنة ٦٨١ اللعنة ٦٨٢
اللعنة ٦٨٣ اللعنة ٦٨٤ اللعنة ٦٨٥ اللعنة ٦٨٦ اللعنة ٦٨٧ اللعنة ٦٨٨ اللعنة ٦٨٩
اللعنة ٦٩٠ اللعنة ٦٩١ اللعنة ٦٩٢ اللعنة ٦٩٣ اللعنة ٦٩٤ اللعنة ٦٩٥ اللعنة ٦٩٦
اللعنة ٦٩٧ اللعنة ٦٩٨ اللعنة ٦٩٩ اللعنة ٧٠٠ اللعنة ٧٠١ اللعنة ٧٠٢ اللعنة ٧٠٣
اللعنة ٧٠٤ اللعنة ٧٠٥ اللعنة ٧٠٦ اللعنة ٧٠٧ اللعنة ٧٠٨ اللعنة ٧٠٩ اللعنة ٧١٠
اللعنة ٧١١ اللعنة ٧١٢ اللعنة ٧١٣ اللعنة ٧١٤ اللعنة ٧١٥ اللعنة ٧١٦ اللعنة ٧١٧
اللعنة ٧١٨ اللعنة ٧١٩ اللعنة ٧٢٠ اللعنة ٧٢١ اللعنة ٧٢٢ اللعنة ٧٢٣ اللعنة ٧٢٤

اللعنة ٤٢٥ اللعنة ٤٢٦ اللعنة ٤٢٧ اللعنة ٤٢٨ اللعنة ٤٢٩ اللعنة ٤٣٠ اللعنة ٤٣١
اللعنة ٤٣٢ اللعنة ٤٣٣ اللعنة ٤٣٤ اللعنة ٤٣٥ اللعنة ٤٣٦ اللعنة ٤٣٧ اللعنة ٤٣٨
اللعنة ٤٣٩ اللعنة ٤٤٠ اللعنة ٤٤١ اللعنة ٤٤٢ اللعنة ٤٤٣ اللعنة ٤٤٤ اللعنة ٤٤٥
اللعنة ٤٤٦ اللعنة ٤٤٧ اللعنة ٤٤٨ اللعنة ٤٤٩ اللعنة ٤٥٠ اللعنة ٤٥١ اللعنة ٤٥٢
اللعنة ٤٥٣ اللعنة ٤٥٤ اللعنة ٤٥٥ اللعنة ٤٥٦ اللعنة ٤٥٧ اللعنة ٤٥٨ اللعنة ٤٥٩
اللعنة ٤٦٠ اللعنة ٤٦١ اللعنة ٤٦٢ اللعنة ٤٦٣ اللعنة ٤٦٤ اللعنة ٤٦٥ اللعنة ٤٦٦
اللعنة ٤٦٧ اللعنة ٤٦٨ اللعنة ٤٦٩ اللعنة ٤٧٠ اللعنة ٤٧١ اللعنة ٤٧٢ اللعنة ٤٧٣
اللعنة ٤٧٤ اللعنة ٤٧٥ اللعنة ٤٧٦ اللعنة ٤٧٧ اللعنة ٤٧٨ اللعنة ٤٧٩ اللعنة ٤٨٠
اللعنة ٤٨١ اللعنة ٤٨٢ اللعنة ٤٨٣ اللعنة ٤٨٤ اللعنة ٤٨٥ اللعنة ٤٨٦ اللعنة ٤٨٧ اللعنة ٤٨٨
اللعنة ٤٨٩ اللعنة ٤٩٠ اللعنة ٤٩١ اللعنة ٤٩٢ اللعنة ٤٩٣ اللعنة ٤٩٤ اللعنة ٤٩٥ اللعنة ٤٩٦
اللعنة ٤٩٧ اللعنة ٤٩٨ اللعنة ٤٩٩ اللعنة ٨٠٠ اللعنة ٨٠١ اللعنة ٨٠٢ اللعنة ٨٠٣ اللعنة ٨٠٤
اللعنة ٨٠٥ اللعنة ٨٠٦ اللعنة ٨٠٧ اللعنة ٨٠٨ اللعنة ٨٠٩ اللعنة ٨١٠ اللعنة ٨١١ اللعنة ٨١٢
اللعنة ٨١٣ اللعنة ٨١٤ اللعنة ٨١٥ اللعنة ٨١٦ اللعنة ٨١٧ اللعنة ٨١٨ اللعنة ٨١٩ اللعنة ٨٢٠
اللعنة ٨٢١ اللعنة ٨٢٢ اللعنة ٨٢٣ اللعنة ٨٢٤ اللعنة ٨٢٥ اللعنة ٨٢٦ اللعنة ٨٢٧ اللعنة ٨٢٨
اللعنة ٨٢٩ اللعنة ٨٣٠ اللعنة ٨٣١ اللعنة ٨٣٢ اللعنة ٨٣٣ اللعنة ٨٣٤ اللعنة ٨٣٥ اللعنة ٨٣٦
اللعنة ٨٣٧ اللعنة ٨٣٨ اللعنة ٨٣٩ اللعنة ٨٤٠ اللعنة ٨٤١ اللعنة ٨٤٢ اللعنة ٨٤٣ اللعنة ٨٤٤
اللعنة ٨٤٥ اللعنة ٨٤٦ اللعنة ٨٤٧ اللعنة ٨٤٨ اللعنة ٨٤٩ اللعنة ٨٥٠ اللعنة ٨٥١ اللعنة ٨٥٢
اللعنة ٨٥٣ اللعنة ٨٥٤ اللعنة ٨٥٥ اللعنة ٨٥٦ اللعنة ٨٥٧ اللعنة ٨٥٨ اللعنة ٨٥٩ اللعنة ٨٦٠
اللعنة ٨٦١ اللعنة ٨٦٢ اللعنة ٨٦٣ اللعنة ٨٦٤ اللعنة ٨٦٥ اللعنة ٨٦٦ اللعنة ٨٦٧ اللعنة ٨٦٨
اللعنة ٨٦٩ اللعنة ٨٧٠ اللعنة ٨٧١ اللعنة ٨٧٢ اللعنة ٨٧٣ اللعنة ٨٧٤ اللعنة ٨٧٥ اللعنة ٨٧٦
اللعنة ٨٧٧ اللعنة ٨٧٨ اللعنة ٨٧٩ اللعنة ٨٨٠ اللعنة ٨٨١ اللعنة ٨٨٢ اللعنة ٨٨٣ اللعنة ٨٨٤
اللعنة ٨٨٥ اللعنة ٨٨٦ اللعنة ٨٨٧ اللعنة ٨٨٨ اللعنة ٨٨٩ اللعنة ٨٩٠ اللعنة ٨٩١ اللعنة ٨٩٢
اللعنة ٨٩٣ اللعنة ٨٩٤ اللعنة ٨٩٥ اللعنة ٨٩٦ اللعنة ٨٩٧ اللعنة ٨٩٨ اللعنة ٨٩٩ اللعنة ٩٠٠
اللعنة ٩٠١ اللعنة ٩٠٢ اللعنة ٩٠٣ اللعنة ٩٠٤ اللعنة ٩٠٥ اللعنة ٩٠٦ اللعنة ٩٠٧ اللعنة ٩٠٨
اللعنة ٩٠٩ اللعنة ٩١٠ اللعنة ٩١١ اللعنة ٩١٢ اللعنة ٩١٣ اللعنة ٩١٤ اللعنة ٩١٥ اللعنة ٩١٦
اللعنة ٩١٧ اللعنة ٩١٨ اللعنة ٩١٩ اللعنة ٩٢٠ اللعنة ٩٢١ اللعنة ٩٢٢ اللعنة ٩٢٣ اللعنة ٩٢٤
اللعنة ٩٢٥ اللعنة ٩٢٦ اللعنة ٩٢٧ اللعنة ٩٢٨ اللعنة ٩٢٩ اللعنة ٩٣٠ اللعنة ٩٣١ اللعنة ٩٣٢
اللعنة ٩٣٣ اللعنة ٩٣٤ اللعنة ٩٣٥ اللعنة ٩٣٦ اللعنة ٩٣٧ اللعنة ٩٣٨ اللعنة ٩٣٩ اللعنة ٩٤٠
اللعنة ٩٤١ اللعنة ٩٤٢ اللعنة ٩٤٣ اللعنة ٩٤٤ اللعنة ٩٤٥ اللعنة ٩٤٦ اللعنة ٩٤٧ اللعنة ٩٤٨
اللعنة ٩٤٩ اللعنة ٩٥٠ اللعنة ٩٥١ اللعنة ٩٥٢ اللعنة ٩٥٣ اللعنة ٩٥٤ اللعنة ٩٥٥ اللعنة ٩٥٦
اللعنة ٩٥٧ اللعنة ٩٥٨ اللعنة ٩٥٩ اللعنة ٩٦٠ اللعنة ٩٦١ اللعنة ٩٦٢ اللعنة ٩٦٣ اللعنة ٩٦٤
اللعنة ٩٦٥ اللعنة ٩٦٦ اللعنة ٩٦٧ اللعنة ٩٦٨ اللعنة ٩٦٩ اللعنة ٩٧٠ اللعنة ٩٧١ اللعنة ٩٧٢
اللعنة ٩٧٣ اللعنة ٩٧٤ اللعنة ٩٧٥ اللعنة ٩٧٦ اللعنة ٩٧٧ اللعنة ٩٧٨ اللعنة ٩٧٩ اللعنة ٩٨٠
اللعنة ٩٨١ اللعنة ٩٨٢ اللعنة ٩٨٣ اللعنة ٩٨٤ اللعنة ٩٨٥ اللعنة ٩٨٦ اللعنة ٩٨٧ اللعنة ٩٨٨
اللعنة ٩٨٩ اللعنة ٩٩٠ اللعنة ٩٩١ اللعنة ٩٩٢ اللعنة ٩٩٣ اللعنة ٩٩٤ اللعنة ٩٩٥ اللعنة ٩٩٦
اللعنة ٩٩٧ اللعنة ٩٩٨ اللعنة ٩٩٩ اللعنة ١٠٠٠

واشهد الاحرار والاسارى انى اضع البركة واللعنة امام النصارى اما البركة

اور مین آزادون اور قیدیون کو گواه کرتا ہون کہ مین آج برکت اور لعنت نصاری کے آگے رکھتا ہون برکت

فينالهم بركة الدنيا عند مقابلة الكتاب وينالون انعاما كثيرا مع الفتح والغلاب

سے مراد دنیا کی برکت ہے کہ مقابلہ کیوقت انکو حاصل ہوگی اور وہ بہت سا انعام مع فتح اور غلبہ کے پائین گے

او ينالهم بركة الاخرة عند التوبة وترك توهين القرآن وترك صفت اللسان واما

یا برکت سے مراد آخرت کی برکت ہے کہ توبہ اور ترک توہین قرآن سے انکو ملیگی مگر لعنت انپر صرف اس حالت مین

اللعنة فلا يرد عليهم الا عند اعراضهم عن الجواب ومع ذالك عدم امتناعهم عن

وارد ہوگی کہ جب بالمقابل رسالہ نہ بناسکین اور باوجود اسکے قرآن شریف کی توہین اور تکفیر سے بھی

الشتم والسبّ والقدح فى كتاب الارباب رب العالمين -

باز نہ آوین

واعلم انّ كل من هو من ولد الحلال وليس من ذرّية البغايا

اور جاننا چاہیئے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتون اور

ونسل الدجال فيفعل امرا من امرين اما كف اللسان بعد وترك الافتراء والمين

دجال کے نسل مین سے نہین ہے وہ دو باتون مین سے ایک بات ضرور اختیار کریگا یا تو بعد اسکے دروغگوئی

واما تاليف الرسالة كرسالتنا وتصيع المقالة كمقالتنا ولكن الذى ما ازدجر من القدح فى بلاغة

اور افترا سے باز آجائیگا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کریگا مگر وہ شخص کہ جس نے نہ تو ہمارے رسالہ جیسا

القرآن وما امتنع من الانكار من فصاحة الفرقان فعليه كلما قلنا وكتبنا فى

رسالہ بنایا اور نہ قرآن کریم کی جرح قدح سے باز آیا اور نہ فصاحت قرآنی پر حملہ بیجا کرنے سے اپنے تئین روکا پس اس پر

هذا القرطاس وعليه لعنة الله والملايكة والناس اجمعين

وہ سب باتین وارد ہونگی جو ہم اس رسالہ مین کہہ چکے ہین اور اسپر خدا تعالی کی لعنت اور نیز اسکے تمام فرشتون اور سب نیکی ہم

فليقل القوم كلهم امين آمين آمين

پس چاہیئے کہ ساری قوم کہے آمین آمین آمین

القصيدة في فضائل القرآن وفي شان كتاب الله الرحمن

قصیدہ قران کے فضایل اور کتاب اللہ کی شان مین

لما ارى الفرقان ميسمه * تردّى من طغى

جب قران نے اپنی شکل دکھلائی تو ہریک طاغی نیچے گر گیا

واذا ارى وجهًا * بانوار الجمال مُصبّغا

اور جب قران نے اپنا ایسا چہرہ دکہایا جو انوار جمال سے رنگین تہا

من كان ذا عين النهى * فالى محاسنه صغى

جو شخص عقلمند تہا وہ قران کے محاسن کیطرف مایل ہو گیا

عين للمعارف كلها * آتاه حِبّ مبتغى

تمام معارف کا چشمہ خدا تعالی نے قران کو دیا

اقبل عيون علومه * او اعرض مستولغا

اسکے علمون کے چشمے قبول کر۔ یا بچیا بیباک کی طرح کنارہ کر

ما غادر القرآن في * الميدان شابا بزغا

قران نے میدان مین کسی ایسے جوان کو نہ چہوڑا جو جوانی مین بہرا ہوا تہا

قد انكروا جهلا وما * بلغوه علما مبلغا

مخالفون نے جہل سے انکار کیا اور اسکے مقام بلند تک انکا علم نہ پہنچ سکا

نور على نور هدى * يوما فيوما في الشغا

اسکی ہدایتین نور علی نور ہین اور دن بدن وہ نور زیادتی مین ہے

فيها العلوم جميعها * وحليبها للمرء تغا

اسمین تمام علم ہین اور اسمین علوم کا دودہ ہے اسکے لئے جو اوس کا حصہ کہا رہا ہے

اعطى الورى بدلائه * ماءً معينا سيغا

اوس نے اپنے بوکون کے ساتہہ خلقت کو پانی خوشگوار پلایا

من كان نابغ وقته * جاء المواطن النغا

جو شخص اپنے وقت کا فصیح اور جلد گو تہا وہ کند زبان ہو کر میدان مین آیا

فدرى المعارض انه * الغا الفصاحة او لغا

تو معارض سمجہہ گیا کہ وہ قران کے معارضہ مین فصاحت بلاسے دور ہے اور لغو ہے

الا الذي من جهله * ابغى الضلالة او بغى

ہان وہ باقی رہا جو گمراہی کا مددگار بنا اور ظلم اختیار کیا

لا يسبتن بحره * الذخار كلبا مولغا

اور اسکے بحر ذخار سے اس کتے کو خبر نہین دی جاتی جسکو برتن چٹایا گیا

واتبع هداه او * اعصه انكنت ملغا متغا

اور اسکی ہدایت کا فرمانبردار ہو جا۔ یا اگر تو احمق فحش گو اور بیہودہ ہے تو اسکی نافرمانی کر

قتل العدا رعبا وان * بار العدو مسبغا

دشمنون کو اپنے رعب سے قتل کیا اگرچہ دشمن زرہ پہنکر آیا

حتى انثنوا كالخاسئين * واضرموا نار الوغا

یہانتک کہ مقابلہ سے نومید ہو گئے اور جنگ کی آگ کو بہڑکایا

من كان منكر نوره * قد جئته متفرغا

اور جو شخص اسکے نور کا منکر ہے مین اسکی لئے فارغ ہو کر آیا ہون

فيها المعارف كلها * وقليبها بل ابلغا

اور اسمین تمام معارف اور ان کا کنوان بلکہ اس سے زیادہ ہے

اروى الخلائق كلهم * الا لئيما ابدغا

اور تمام خلقت کو سیراب کیا بجز اسکے جو لئیم اور بدی سے آلودہ تہا

من جاءه متبخترا واری مدی او مبزغا

جو شخص اسکے آگے تکبر سے خراماں آیا اور اپنی کاردین اور نشتر دکھلائے

فتراه مغلوبا علی ترب الهوان ممرغا

پس تو اسکو دیکھیگا کہ وہ مغلوب ہوگیا اور ذلت کے خاک پر لیٹا

سیف یکسر ضرس من بار او جاء متشغبا

وہ ایک تلوار ہی جو اسکے دانت توڑتی ہی جو اسکے مقابل پر آیا

اسد یمزق صولة له ان راغ جمل اور غا

وہ ایک شیر ہی جو اسکا حملہ اس اونٹ کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہی جسنے اسکیطرف ...

ویل لکفار لدیغ لا یفارق ملدغا

اس کافر مار گزیدہ پر واویلا ہے جو اس جگہ سے علیحدہ نہیں ہوتا جہاں سے کاٹا گیا

ویل لمن بزغت له شمس فعاد امبزغا

اس شخص پر واویلا ہے جسکے لئے سورج چمکا اور پہر وہ مطلع الشمس سے دشمنی کرنیوالا ہو گیا

من فر من فیضانه الاعلی وما افرغا

جو شخص اسکے فیضان سے اور فیضان شدہ باتون سے بہاگا

ماکان قلبا تائبا بل کان لحما اسلغا

وہ رجوع کرنیوالا دل نہیں تہا بلکہ وہ ایک ایسا گوشت تہا جو گداز نہ ہوا

واما قول المعترض الفتان ان ذی مرة اسم الشیطان و قال

مگر معترض فتنہ انگیز کا یہ قول کہ ذی مرہ شیطان کا نام ہے اور جو اسنے کہا

ان المرة هی مادة الصفراء وباطل کل ما یخالفه من الآراء فهذا کله کذب ودجل وتلبیس

کہ مرہ مادہ صفرا کو کہتے ہین اور اسکے برخلاف ہر ایک رائے باطل ہی پس یہ اسکا تمام کذب اور دجل اور تلبیس

ونعوذ بالله من الدجالین المفتنین۔ بل الامر الصحیح الذی یوجد نظائره فی کلمات

ہے اور دجالون اور فتنہ انگیزون سی خدا کی پناہ بلکہ وہ امر صحیح جسکی نظیرین اہل زبان کے بلیغون اور

بلغاء لسان العرب ونوابغ ذوی الادب ان اصل المرة احکام الفتل وادارة الخیوط

فصیحون کے کلمات مین پائی جاتی ہین یہ ہے کہ تاگہ کو جب بٹ دیکر پختہ کرتے ہین تو اس پختہ کرنیکا

عند الوصل کما قال صاحب تاج العروس شارح القاموس ثم نقلوا هذا اللفظ من الاحکام

نام مرہ ہے اور مرہ کے معنون کا اصل یہ ہے کہ اس قدر تاگہ کو بٹ چڑہایا جائے اور مروڑا جائے کہ وہ پختہ ہو جاے جیسا کہ یہی معنے صاحب

والادارة الی نتیجته اعنی الی القوة والطاقة فان الحبل اذا احکم فتله فلا بد من ان

تاج العروس شارح القاموس نے کئے ہین پہر اس لفظ کو مروڑنے اور بٹ چڑہانے سے منتقل کرکے اسکی نتیجہ کیطرف لے آئے یعنی قوت اور طاقت کیطرف

یتقوی بعد ان یشتد ویستوی ویکون کشیء قوی متین۔ ثم نقل منه الی العقل کنقل

جو بٹ چڑہانے کے بعد پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب تاگہ کو بٹ چڑہایا جاوے پس یہ ضروری امر ہے کہ بٹ چڑہانے کے بعد اسمین قوت اور طاقت پیدا ہو جائے

الحقل الی الحقل لان العقل طاقة تحصل بعد امرار مقدمات واحکام مشاهدات

پہر یہ لفظ عقل کے معنون کیطرف منتقل کیا گیا جیسا کہ حقل کا لفظ جو بمعنے زمین خوش پاکیزہ ہے حقل یعنی کہیت کو سبزہ کیطرف منتقل ہو گیا

تجليها الحس المشترك من الحواس باذن رب الناس واحسن الخالقين ـ ثم نقل هذا
کیونکہ عقل بہی ایک طاقت ہی جو بعد محکم کرنے مقدمات اور پختہ کرنے مشاہدات کے پیدا ہوتی ہے اور حس مشترک اُن شاہدات کو
اللفظ فی المرتبة الرابعة الی مزاج من الامزجة اعنی الصفراء التی هی احدی الطبائع
حواس سے باذن رب الناس لیتی ہے ـ پہر یہ لفظ مرتبہ رابعہ ایک بدنی مزاج کیطرف منتقل کیا گیا یعنے صفرا کی طرف جو طبائع اربعہ
الاربعة لشدة قوتها ولطافة مادتها ولکونها مصدرا فعال قوية وموجبا الجرءة
میں سے ایک ہے کیونکہ صفرا اپنی شدت اور قوت اور لطافت میں باقی اخلاط سے بڑہکر ہے اسیواسطے صاحب اسکا مصدر
وشجاعة وكل امر يخالف عادات الجبان ويوافق سير الشجعان فتفكر انكنت من الطالبين
افعال قویہ اور جری اور شجاع ہوتا ہے اور اُس سے ایسے امر صادر ہوتے ہیں جو بزدلی کے مخالف ہیں پس تو فکر کر اگر طالب حق ہے
واما نظيره فی اشعار بلغاء الجاهلية ونبغاء الازمنة الماضية
لیکن اگر تو جاہلیت کے نامی شعرا و فصحا کے اشعار میں سے اسکی نظیر طلب کرے پس
فكفاك ما قال امرء القيس فی قصيدته اللامية
تیرے لئے ایک شعر امرؤ القیس کے قصیدہ لامیہ کا کافی ہے کیونکہ اُسنے کہا ہے

دريرٍ كخذروف الوليد امرّه تتابع كفيه بخيط موصّل

امرّہ یعنے بٹ دیا اور مروڑ دیا

وكذالك بيت لعمرو بن كلثوم التغلبی الذی هو نابغ فی اللسان العربی وقال فی
اسی طرح عمرو بن کلثوم تغلبی کا ایک شعر ہے اور وہ بہی اپنے وقت کا بدیہہ گو شاعر تہا۔ اور اُس نے
القصيدة الخامسة من السبع المعلقة ونحن نكتبه نظير المعنی الادارة وهو هذا ـ
یہ شعر قصیدہ خامسہ سبع معلقہ میں کہا ہے کہ امرت یعنی چکر دیا جائے اور پہرایا جائے

ترى اللحز الشحيح اذا اُمرّت عليه لماله فيها مهينا

ومن عجائب لفظ المرّة اشتراكه فی العربية والهندية فی معنی الادارة واحكام الفتل
اور لفظ مرہ کے عجائبات میں سے یہ ہے کہ وہ اپنے معنی بٹ دینے اور مروڑ دینے میں عربی اور ہندی میں مشترک ہے
بالمبالغة فان الهنديين يقولون للامراو ـ مروڑنا كما لا يخفی علی الهنديين ـ وهذا ثبوت
کیونکہ ہندی لوگ امرار کو مروڑنا کہتے ہیں جیسا کہ ہندیوں پر پوشیدہ نہیں اور یہ صریح

صریح من غیر شائبة المبین لاستخراج اصل حقیقة الذی هو د اثر بین اللسان

ثبوت بغیر شائبہ کسی تاریکی کے ہے اور اس اصل حقیقت کا استخراج اس سے ہوتا ہے جو دو زبانوں مین اثر ہی اور بین ایک

وفیه نکتة تسر المحققین۔

نکتہ ہے جو محققین کو خوش کرتا ہے

واما لفظ ذی مرّة بمعنی العقل فان کنت تطلب منا نظیره مع تصحیح

لیکن لفظ ذی مرّہ جو بمعنے عقل کے آتا ہے اگر تصحیح نقل کے لئے اسکی نظیر معلوم کرنا

النقل فاعلم انّ صاحب تاج العروس شارح القاموس فسّر لفظ ذی مرّة بمعنے

پس جاننا چاہئے کہ صاحب تاج العروس نے جو شارح قاموس ہے لفظ ذی مرہ کو بمعنے ذی عقل تفسیر کیا ہے

ذی الدهاء وقال یقال انه لذو مرة ای عقل فی مثل العرب العرباء وان لم یکفك

اور تمثیل کے طور پر کہا ہے کہ عرب کے لوگ کہتے ہین کہ انہ لذو مرۃ اور مراد اس سے انہ لذو عقل رکہتے ہین اور اگر تیرے لئے

هذا المثل مع انه هو الاصل وتطلب منا نظیرًا اخر من الایام الجاهلیة والازمنة الماضیة

یہ مثال کافی نہ ہو حالانکہ وہ کافی ہے اور تو ایام جاہلیت کا کوئی شعر اسکی تائید مین طلب کرے تو یہہ

فاقرء هذا البیت من صاحب القصیدة الرابعة من السبع المعلقة وکان من نبغاء

بیت غور سے پڑھ جو سبعہ معلقہ مین سے چوتھے قصیدہ کا شعر ہے جس کا مؤلف ادباء زمان اور فصحاء

الزمان وفی البلاغة امام الاقران وزاد عمره علی مایة وخمسین۔ وهو هذا

اقران مین سے تہا اور ڈیڑھ سو برس کی عمر تک پہنچا تہا

رجعا بامرهما الی ذی مرّةٍ حصد ونجح صریمة ابرامها

وہ دونوں ذی مرہ کیطرف یعنی ذی عقل کیطرف متوجہ ہوئے اور قصد کو پختہ کرنیسے مقاصد حاصل ہو جایا کرتے ہین

واعلم ان هذه القصائد معروفة بغایة الاشتهار کالشمس فی نصف النهار وقد اجمع

اور جاننا چاہئے کہ یہ قصائد غایت درجہ پر مشہور ہین جیسے سورج دوپہر کیوقت اور تمام جماعت

کافة الادباء وجهابذ الشعراء علی فضلها وکمال براعتها واتفق عامة البلغاء علی

فصیح شعراء نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ یہ اشعار فصاحت اور بلاغت کے اعلےٰ درجہ پر ہین

حسنها ونباهتها واختارها الحکومة الانکلیزیة لطلباء مدارسها وسیقاء کوالجها

اور اسکی حسن اور خوبی پر شعراء کا اتفاق ہے اور گورنمنٹ انگریزی نے اس کتاب کو اپنے مدارس تعلیمیہ مین کالجون کے پڑہنے والون

وشرباء كيا لجها لتكميل القارئين ـ ولا ينكرها الا الذي مثلك غبي وشقي كعمين

اور علوم ادبیہ کے پیاسے پینے والوں کیلئے انکی تکمیل تعلیم کی غرض سے داخل کیا ہے اور اس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا بجز اس شخص کے جو تیری جیسا غبی اور شقی اور ملعون کی طرح ہو ـ

هذا ما اوردنا لالزامك وافحامك من نظائر المتقدمين و كلام

یہ وہ نظایر شعراء متقدمین ہین جن سے تیرا الزام اور افحام مقصود ہے مگر وہ امر

المشهورين المقبولين واما ما يظهر من سياق كلام الله وسباقه ومن عقد درر حقائقه

جو کلام الہی کی سیاق سباق اور اُسکے موتیون کے لڑیون کے حقہ سے معلوم ہوتا ہے

فهو طريق اقرب من ذلك للمسترشدين ـ فانه تعالى كما وصف روح القدس

تو وہ طریق ہدایت طلبون کے لئے بہت قریب ہے ـ کیونکہ اللہ جلشانہ نے جیساکہ روح القدس کو

بقوله ذو مرة كذلك وصفه في مقام آخر بذي قوة فقال ذو قوة عند ذي العرش

ذی مرہ کے ساتھ موصوف کیا ہے اسی طرح دوسرے مقام مین ذی قوۃ کے ساتھ منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ ذو قوۃ عند

مكين ـ فقوله في مقام ذو مرة وفي مقام ذو قوة شرح لطيف بتباين البيان ـ

ذی العرش مکین ـ پس خداتعالی کا ایک مقام مین جبرائیل کو ذو مرۃ کہنا اور دوسرے مقام مین ذو مرہ کی جگہ ذو قوۃ کہدینا یہ ذو مرۃ

وكذلك جرت سنة الله في القرآن فانه يفسر بعض مقاماته ببعض اخر ليزيد الاطمينان

کے معنی کی ایک شرح لطیف ہی جو تبدیل بیان سے کیگئی ہے اور اسیطرح قرآن کریم مین اللہ جلشانہ کی یہی سنت جاری ہے کہ بعض مقامات قرآن

وليعصم كتابه من تحريف الخائنين ـ

آنکے بعض آخر کیلئے بطور تفسیر ہین تا کہ خداتعالی اپنی کتاب کو خیانت کرنیوالون کی تحریف سے بچاوے

ولقد ذكر الله تعالى في كتابه المحكم وسفره المكرم صفات اخرى

اور خداتعالی نے اپنی محکم کتاب اور بزرگ صحیفون مین روح القدس کے اور صفات

للروح الامين وبين عبارته وصدقه وامانته وقربه من رب العالمين فلا يحسبه

بہی بیان کئے ہین اور اسکی پاکیزگی اور اسکی سچائی اور اسکی امانت اور اسکے قرب کا ذکر کیا ہے پس اسکو شیطان

شيطانا الا الذي هو شيطان لعين ـ

وہی سمجھیگا جو خود شیطان ہے ـ

ومن اعتراضات هذا العاصي الغافل عن يوم يؤخذ المجرمون

اور منجملہ اعتراضات اس سرکش کے جو قیامت کے دن سے غافل ہے

بالنواصی انه یظن ان القرآن اخطاء فی بیان مذهب النصاری وعقائدهم وما فهم
ایک یہ ہے کہ وہ گمان کرتا ہے کہ گویا قران کریم نے مذہب نصاری کے بیان کرنے اور اُنکے عقیدون کی تفسیر
مقصد عمائدهم وعزا الیهم ما یخالف عقیدة المسیحیین - فاعلم ان بیانه هذا بهتان
مین غلطی کی ہے اور گویا قران شریف نے نصاری کے عمایدکے مطلب کو نہین سمجہا اور اُنکی طرف وہ امر منسوب کیا جو انکے عقاید کے
عظیم وکذب مبین - والحق ان القرآن لما جاء کانت النصاری فرقا متفرقین
مخالف ہے پس جاننا چاہئے کہ یہ بیان اسکا سراسر بہتان اور صریح جہوٹھ ہے اور حق یہ ہے کہ جب قران کریم نازل ہوا تو نصاری کئی فرقے
فبعضهم کانوا یعبدون المسیح وبعضهم معامة وبعضهم کانوا یسجدون لتصاویرها
تھے اور بعض حضرت مسیح اور انکی والدہ کی پرستش کرتے تھے اور بعض انکی تصویرون کے بھی پوجاری تھے اور انکی ایسی پرستش
ویعبدونهما کعبادة رب العالمین - وکان اللجاج بینهم قد احتد والجاج قد اشتد
کرتے تھے جیسی خدا تعالی کی کرنی چاہئے اور ان مین باہم لڑائیان اور جھگڑے بہت تیز ہو رہی تہی اور وہ
وکان کلهم قوما ضالین - الا قلیلا منهم کانوا موحدین مع بدعات اُخری وکانوا
سب کے سب گمراہ تھے - مگر تھوڑے آدمیون سے موحد بھی تھے مگر اونہون نے اور اور بدعات
کالعمین - فبین القرآن ما رای ویکتهم وسکتهم بیان اجلی وقال انتم تعبدون انسانا
ساتھ ملا رکہی تہین اور اندہون کیطرح تھے سو قران نے جو دیکھا بیان کر دیا اور ظاہر ظاہر بیان سے انکو ملزم اور لاجواب
من دون الله الاغنی وما تعبدون ربکم الاعلی فما برءوا انفسهم بل سکتوا کالمفحمین المقرین
کیا اور اپنے لفظون فرمایا کہ تم لوگ خدا تعالی کے سوا انسان کی پرستش کرتے ہو اور اپنے رب اعلی کی تم پرستش نہین کرتے پس وہ لوگ
فوقعت علیهم الحجة وقام البرهان وثبت انهم کانوا یعتقدون کما بین القران وکانوا
اپنے نفس کو اس الزام سے بری نہ کر سکے بلکہ وہ ایسے ساکت ہوئے جیسا کہ وہ شخص ساکت ہوتا ہے جسپر الزام وارد ہوتا ہے یا اقراری ہو جاتا ہے پس انپر
مشرکین - ثم جاء بعدهم قوم آخرون من النصاری وقرءوا کتب الفلسفة فبهتوا وصاروا
حجت واقع ہوئی اور دلیل قایم ہو گئی اور اُنکی خاموشی سے ثابت ہو گیا کہ وہ ایسا ہی اعتقاد رکہتے تھے جیسا کہ قران نے فرمایا اور در حقیقت مشرک تہے
کالسکاری وردوا انفسهم فی الشرک کالاساری فتاسفوا علی مذهبهم متندمین
پہر بعد ان لوگون کے گذر جانیکے بعد دوسرے نصاری دنیا مین ظاہر ہوئے اور وہ اپنے باپ دادون کے آثار پر قایم تہے پس اونہون نے فلسفہ کی
تفکروا لاصلاح ما فسد وترویج ما کسد فقتلوا کیف فکروا وذکروا وما بدلوا الا الاحلل
کتابین پڑہین اور اُنکے مسایل سے عادت پکڑی اور اسکی کوچون سے خوب پیر ہو گئے اور اپنی آنکہون سے دیکہا کہ اپنے مذہب مین غلطی کی بلکہ نافرمانی کی

المقال مع اتحاد المآل فتعسًا لقوم ظالمين۔ وغشيهم ما غشيهم من آفات الضلال

مگر خدا نے اُنپر تباہی ڈالی انہوں نے اصلاح کیلئے صرف مکارانہ تدبیرین سوچین اور ناپاک عقاید مین سے کچھ بھی نہ بدلا یا صرف تقریر کا پیرایہ بدل دیا

وتلاقوا فی مآل الاقوال وما کانوا مستشفین۔ اسخطوا المولٰی لیرضوا عبیدہ ونسوا

باوجودیکہ آل ایک ہی تھا سو ظالمونکو ہلاکی ہو کیسی گمراہیونکی آفتوں نے انکو گھیر لیا اور مآل قول مین اپنے پہلے بھائیون مین متحد ہو گئے

وعیدہ ومواعیدہ ونبذوا وراء ظهورهم تعليم النبيّين۔ ولا شك انهم اتخذوا عيسٰى

اور تعمیق نظر سے نہ دیکھا۔ مولی کو ناراض کر دیا تا کہ اُسکے بندوں کو راضی کرین اور خدا تعالی کے وعدے اور وعید بھلا دئے اور نبیوں کی تعلیم کو اپنی

الٰهًا من دون رب العالمين۔ وهو عندهم مالك يوم الدّين ويقولون لا اثر يومئذ

پیٹھ کے پیچھے پھینکدیا اور کچھ شک نہین کہ اُنہوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کو من دون اللہ خدا بنایا ہے اور وہی اُنکے نزدیک جزا کا مالک ہے

معه من البشريّة مع كونه مجسمًا ومركبًا من العظم واللحم كالآدميين هذه عقيدتهم وعقيدة

اور کہتے ہین قیامت کے دن اسکے ساتھ بشریت مین سے کوئی صفت نہ ہوگی یعنی سراسر وہ خدا ہی ہوگا باوجود اسکے جو اسکے مجسم بھی تھا ہو اور

الذين غلسوا قبلهم فی مبادی الایّام امام اعین الاسلام ثم فی هذا الزمن انفتحت

ہڈیاں اور گوشت بھی جیسا کہ انسانون مین ہوتا ہے یہ انکا عقیدہ ہے اور اُن لوگونکا عقیدہ جو ان سے پہلے شب تاریک مین چلے اور اسلام کی

اعینهم وقلت ظلمتهم بما شاعت فيهم العلوم العقلية والحكم الفلسفية فرءوا سوءة

آنکھوں کے آگے اپنا فساد ظاہر کیا پھر جیسا کہ ہم لکھ چکے ہین اس زمانہ مین اُنکی آنکھین کھلین اور تاریکی کچھ کم ہوئی کیونکہ اس زمانہ مین علوم

مذهبهم واستحالة مطلبهم فبادروا الى التاويلات مخافةً من الملامات والتشنيعات

عقلیہ اور حکم فلسفیہ شایع ہو گئے سو اُنہون نے اپنے مذہب کے اور اپنے مطالب کے محالات کو مشاہدہ کیا پس وہ تاویلات کیطرف دوڑے

وتخوفا من كلمات المستهزئين۔ لانّ الفطرة الانسانية تابى من قبول هذه العقيدة

تا ملامتوں اور تشنیعوں اور ٹھٹھا کرنیوالوں سے اپنا بچاؤ کرین کیونکہ انسانی فطرت اس کمینہ عقیدہ اور خرافات ردیہ

الدنية والخرافات الردية التی هی بديهة البطلان عند الرجال والنسوان خصوصًا

کے قبول کرنیسے انکار کرتی ہے کیونکہ وہ مردوں اور عورتوں کے نزدیک بدیہی البطلان ہے خصوصًا

فی هذه الايام التی مالت العقول السليمة الى التوحيد وهبت من كل طرف رياح

اس زمانہ مین جبکہ عقول سلیمہ توحید کیطرف مایل ہو گئی ہین اور ہر ایک طرف سے تنزیہہ الٰہی کی ہوا

التنزيه لله الوحيد وكسدت سوق المشركين۔ فانّى لهم ان يخفوها بعد اظهارها

چل رہی ہے اور مشرکون کے بازار کس مپرسون کا مصداق ہو گئے ہین مگر اب یہ کہاں ممکن ہے کہ وہ لوگ ان عقاید کو انکے شایع ہونیکے

ونشرها واذا حتقشرها ایخفون امراً اُشیع فی البلاد والارضین - ومثل الذین

بعد پوشیدہ کر سکین کیا وہ ایسے امر کو پوشیدہ کر سکتے ہین جو ملکون اور زمینون مین مشہور ہو گیا - اور وہ لوگ

بدّلوا الطیبات بالخبیثات وترکوا الحسنات وبادروا الی السیئات ولا یتقون

جنہون نے طیبات کو خبیثات کے ساتھ بدل ڈالا اور بدیون کی طرف دوڑے اور اپنی لغزشون

اللہ فی اخفاء العثرات وتاویل الخرافات کمثل رجل کان یاکل البراز من مدۃ مدیدۃ

کو پوشیدہ کرنے اور خرافات کی تاویل مین خدا تعالی سے نہین ڈرتے انکی مثال ایسی ہے جیسے اس شخص کی جو نجاست

ویحسبہ من اغذیۃ لطیفۃ جدیدۃ ولا یتنبہ علیٰ انہ رجس وقذر لا من اطعمۃ

کھایا کرتا تہا اور ایک مدت سے اسکا یہی کام تہا اور اس نجاست کو اغذیہ لطیفہ جدیدہ مین سے سمجھتا تہا اور اس بات سے خبردار نہین تہا کہ یہ

الآدمیین - فلاقاہ رجل لطیف نظیف ومعذلک زکی وظریف فراٰہ یاکل

تو پلیدی اور گوہ ہے نہ کہ انسانونکی غذا - پس ایک شخص ایسا اسکو ملا جو باریک بین اور پاک طبع تہا اور نیز زیرک اور ظریف بہی تہا پس

الغائط فانبہ کما یؤنّب الحکم المایط وقال ما تفعل ذٰلک اتاکل البراز یا براز الخبیثین

اس پاک طبع نے اس شخص کو دیکہا جو گوہ کہا رہا ہے تب اسنے اسکو ایسی سرزنش کی جیسیکہ ایک حاکم ظالم کو سرزنش کرتا ہی اور کہا کہ ایسا مت کر

فتندم وفکر فی نفسہ کیف یزیح برص ھٰذہ الملامۃ وکیف ینجو من شناعۃ الندامۃ

کیا تو گوہ کھاتا ہی اے خبیثون کے گوہ - پس وہ شرمندہ ہوا اور اپنے دل مین سوچنے لگا کہ اس ملامت کے داغ کو کیونکر دور کرون

فنحت جواباً کالذین یرون اجاجہم کماء معین - وقال انی ما اکل البراز وما کنت

اور اس ندامت کے عیب سے کیونکر نجات پاؤن پس اسنے ان لوگون کیطرح جو تکلف سے اپنے شور آب کو عمدہ اور میٹھا پانی ظاہر کرنا چاہتے ہین

ان اختار فما ابالی الافراز وما اوعزت الیٰ ھذا الامر الذی ھو اکبر المکروھات

ایک جواب گھڑا اور کہا کہ مین گوہ نہین کھاتا اور نہ اسکو اکٹھا کرتا ہون سو مین کسی کے ڈرانیکی پرواہ نہین رکہتا اور مینے اس امر کیطرف

وان ھو الا تہمت متاع ذی البہتانات وانی من المبرئین - وان العدو ما

جو اکبر المکروہات ہی ہرگز پیش قدمی نہین کی اور یہ صرف ایک دروغگو بہتان تراش کی تہمت ہی اور مین اس سے بری ہون - اور دشمن

عرف الحقیقۃ ونسی الطریقۃ فانی اکل اجزاءً اغذائیۃ التی تنفصل من الھضم

معترض نے حقیقت کو نہین سمجہا اور جلدی کی اور طریقہ کو بہول گیا کیونکہ مین اُس اجزاء غذائیہ کو کھاتا ہون جو ہضم معدے

المعدی باذن خالق الاشیاء وتدفعہا الطبیعۃ الی بعض الامعاء فتخرج من المبرز

سے باذن خالق الاشیاء الگ ہوتی ہین اور پھر طبیعت انکو بعض امعا کیطرف رد کرتی ہی پس وہ فضلات مبرز

المعلوم مع قليل من الصفراء فهذا شئ اٰخر وليس ببراز كما هو زعم الاعداء بل هو
معلوم سے نکلتے ہین اور تہوڑا سا صفرا انکے ساتہہ ہوتا ہے پس یہ تو اور چیز ہی گوہ نہین ہے جیسا کہ دشمنون نے خیال کیا ہے
غذاء اعدّ لمثلنا الطيّبين۔
بلکہ یہ تو ایک غذا ہی جو ہماری جیسے پاکون کیلئے تیار کیگئی ہے۔

فاتقوا هذا المثال وفكروا فی سوانح المسيح وفيما قال وكلما قال
پس اس مثال سے ڈرو اور مسیح کے سوانح مین غور کرو اور ان باتون مین جو اس نے فرمائین
عيسٰے نبی الله فهو طيب ولكن تعسا للذی لايفهم الاقوال وانا نبكی على حال
اور جو کچہہ عیسٰی نبی اللہ نے فرمایا تہا وہ تو پاک تعلیم تہی مگر اُن پر واویلا جنہون نے ان باتون کو نہ سمجہا اور تعلیم کو بدل دیا
الظالمين والموذين الكالمين بل ندعو الله ان يهديهم ويرحمهم وهو خير الراحمين
اور ہم ظالمون کے حال پر اور دکہہ دینے والون اور دل خستہ کرنیوالون پر روتے ہین بلکہ دعا کرتے ہین کہ خدا انکو ہدایت دے اور انکو معاف کرے اور وہ ارحم الراحمین ہے
ووالله انا لانضحك بل نبكی على حالكم انكم تسترون الامر وتتكلفون ايها الجائرون
اے ظالمو تمہین کیا ہوا کہ تم سمجہتے نہین اور ہم تمہین دکہلاتے ہین اور تم دیکہتے نہین اور ہم تمہین دیتے ہین اور تم لیتے نہین
ما لكم لاتفهمون وانا نريكم فلا تنظرون ونعطيكم فلا تاخذون وتفترون الكذب
اور تم جہوٹ باندہتے ہو اور شرم نہین کرتے اور تمہین جگایا جاتا ہے اور تم جاگتے نہین کیا تم اُس سے
ولاتستحيون وايقظكم الموقظون فلا تستيقظون الاتتقون الذی اليه ترجعون
ڈرتے نہین جسکی طرف تم پہیرے جاؤگے یا تم یہ سمجہتے ہو کہ تمہین چہوڑا جائیگا
او ظننتم انكم من المتروكين۔

وقد قلت آنفا ان القراٰن ما بيّن حال النصارٰی علی نهج واحد بل
اور مین ابہی کہہ چکا ہون کہ قرآن نے نصارا کا حال ایک طور سے بیان نہین کیا بلکہ
جعل بعضهم على بعض كشاهد وقال ان بعضهم يعبدون المسيح ويتخذونه الٰهًا عمدًا
بعض کو بعض کا گواہ ٹہرا دیا ہے اور کہا کہ بعض مسیح کی عبادت کرتے ہین اور اُسکو عمدا خدا بنا رکہا ہے
وبعضهم يعبدون معه امه ويحمدونها حمدًا وفيهم فرقة قليلة يعبدون الله ويحسبونه
اور بعض اسکے ساتہہ اسکی ماں کی بہی پرستش کرتے ہین اور اسکے حمد مین مشغول ہین اور تہوڑا سا فرقہ ایسا بہی ہے جو موحد ہے اور

رحيما ورحمانا ويحسبون المسيح بشرا وانسانا وهذه الفرق الثلثة كانوا في عهد

خداتعالی کو رحیم و رحمان سمجھتے ہیں اور مسیح کو صرف بشر اور انسان سمجھتے ہیں اور یہ تینوں فرقے نبی صلی اللہ علیہ

نبينا صلى الله عليه وسلم موجودين - والقرآن قرء عليهم الى قرون ومئين

وسلم کے زمانہ میں موجود تھے اور صدہا سال انپر قران پڑھا گیا مگر کوئی انہیں سے

ثما قال احد منهم ان القران يعزو الينا ما يخالف عقائدنا وتعاليم عمائدنا

معترض نہ ہوا کہ قران ہماری طرف ایسے عقاید منسوب کرتا ہے جو ہماری عقاید کے مخالف ہے اور کسی نے

ولا يفهم سر اقانيمنا ويخطى في بيان تعاليمنا وان كنت تظن انه قال احد مثل هذه

نہ کہا کہ قران ہمارے اقنوموں کے بھیدوں کو نہیں سمجھتا اور ہماری تعلیموں کے بیان میں خطا کرتا ہے اور اگر

الاقوال او وجدت كتابا شاهدا على هذا المقال فاخرج لنا كتابك ان كنت من

تیرا گمان ہے کہ کسی نے ایسا کہا ہے یا تو نے کوئی ایسی کتاب دیکھی ہے کہ جو ان باتوں پر شاہد ہو تو تیری پر واجب ہے

الصادقين - وان لم تستطع فاتق الله ولا تتبع آراء قوم فاسقين -

کہ وہ کتاب پیش کرے اگر تو سچا ہے اور اگر تو پیش نہ کر سکے تو خدا تعالی سے ڈر اور فاسقوں کی رائوں کی پیروی مت کر

واعلموا انكم قد فهمتم في انفسكم في هذا الزمان الذي هو

اور تم خوب یاد رکھو کہ تمنے اس زمانہ میں جو تدبر اور امعان کا زمانہ ہے اپنے دلوں میں

زمان التدبر والامعان ان عقايدكم خرافات وفيها آفات وتضحك عليكم الصبيان

سمجھ لیا ہے کہ تمہارے عقاید محض خرافات ہیں اور اُن میں ایسے آفات ہیں جن پر لڑکے

والنسوان فتريدون ان تلقوا عليها رداء التاويلات لعلكم تخلصون من الملامات

اور عورتیں بھی ہنستی ہیں پس تم چاہتے ہو کہ اُنپر تاویلوں کی چادر ڈالدو تا کہ تم ملامتوں اور لعنتوں سے

ومن لعن اللاعنين - فزينتم الباطل لتدحضوا به الحق وكنتم قوما مسرفين -

بچ جاؤ پس تمنے باطل کو آراستہ کیا تا کہ تم حق کو اُسکے ساتھ باطل ٹھہراؤ اور تم ایک حد سے

واما خبث عقائدكم فليس شئ يخفى على الناس او يخفى من عين كيس ذي الفهم

نکلنے والی قوم ہو اور تمہارے عقیدوں کا ناپاک ہونا ایسی شے نہیں ہے جو لوگوں پر پوشیدہ رہ سکے یا ایک دانا کی آنکھ

والقياس انكم تعبدون عيسى في هذا الزمان كما كنتم تعبدون في ايام نزول

اور قیاس سے چھپ سکے گیا تم حضرت عیسی کی اس زمانہ میں پرستش نہیں کرتے جیسا کہ نزول قران کیوقت پرستش

القران الستم تمجدونه وتقدسونه وتعظمونه كمثل اله العالمين - الستم تقولون

کرتے تھے کیا تم خداتعالی کیطرح اسکی تمجید اور تقدیس اور تعظیم نہین کرتے - کیا تم یہ نہین کہتے کہ ہر ایک

انّ کل امر فوض الی عیسیٰ وهو الله فی الاولیٰ والاخریٰ وهو الذي ترجعون الیه

امر عیسے کو سپرد کیا گیا ہے اور وہی خدا اس جہان اور اُس جہان مین ہے اور وہی ہے جسکی طرف رجوع دئے جاؤگے

وتحضرون لديه ويحكم بينكم كملك اكرم واعظم وتعرفونه بصورته انه ابن مريم

اور جس کے پاس حاضر کئے جاؤگے اور جو تم مین بادشاہ کیطرح فیصلہ کریگا اور تم اسکو اس کی صورت کے ساتھ پہچان لوگے

فموتوا ندامةً يا معشر المشركين - وكيف تخفون شرككم وقد ظهرت الاسرار وبدت

کہ ابن مریم ہے سو اے مشرکو شرمندگی سے مر جاؤ - اور تم اپنے شرک کو کیونکر چھپا سکتے ہو حالانکہ بھید ظاہر ہوگئے اور

الاخبار واشعتم عقائدكم بالاستعجال وزففتم زفيف الرال وانا عرفناكم وعرفنا

خبرین آشکارا ہوگئین اور تمنے جلدی سے اپنے عقاید شایع کردیئے اور ایسے دوڑے جیسا شتر مرغ کا بچہ دوڑتا ہے اور ہمنے

الكيد والفن فكيف نحسن بكم الظن بعد ما كنا عارفين - انكم قوم تضلون الناس تلبيسا

تمکو پہچان لیا اور تمہارا فریب بھی پہچان لیا پس ہم کیونکر تم پر نیک ظن کرین بعد اسکے جو ہم شناسا ہوگئے تم وہ قوم ہو جنہونے خلق اللہ

ليميلوا الى جهلاتكم ويقبلوا خزعبلاتكم ويجيئوكم مسحورين - وانا سمعنا منكم

کو مکرون کے ساتھ گمراہ کردیا تاکہ تمہاری باطل باتون کیطرف وہ میل کرین اور تمہاری خرافات کو قبول کرین اور جادو زدہ لوگون کیطرح

سب نبينا مع الافتراء والمين - واحرقنا بالنارين وما نشكو الا الى الله وهو

تمہارے پاس آجائین اور ہمنے تمسے نبی صلعم کی نسبت گالیان سنی اور افترا اور جھوٹ سنا اور ہم دو قسم کی آگ سے جلائے گئے یعنی ایک دشنام اور دوسرے افترا

خير الناصرين -

سو ہم کسیکے پاس شکایت نہین کرتے اور محض اللہ تعالی کیطرف شکایت لیجاتے ہین اور وہ خیر الناصرین ہے -

القصيدة الفريدة التي يهد خفاء الالف ويزيل غين العين ويأخذ الصاد ولو علا القاف

قصیدہ نادرہ جو بدعت کے تودون کو ویران کرتا ہے اور آنکھ کی تاریکی کو دور کرتا ہے اور منہ پھیرنے والے کو پکڑ لیتا ہے اگرچہ کوہ قاف پر چڑھ جاوے

ترکتم ایها النوکی طریق الرشد تزدیرا
علی عیسی افتریتم من ضلالتکم دقاریرا

اے نادانو تمنے رشد کا طریق محض بدعت آرائی کی جہت سے چھوڑ دیا
اور عیسی علیہ السلام پر تمنے اپنی گمراہی سے کئی جھوٹ باندھے

فقلتم انه المختار احياءً و تدميرا
پس تمنے کہا کہ وہی مارنے اور زندہ کرنیکا مختار ہے

قد اغتاظ الاب الحاضي فقام الابن تذكيرا
باپنے اپنے غصہ کو افروختہ کیا پس بیٹا نصیحت دینے کیلئے اُٹھا

احب الوالد المغتال اهلاكا و تخسيرا
باپ خونی نے لوگوں کو مارنا اور ہلاک کرنا پسند کیا

وقلتم انه رد الامور اليه توقيرا
اور تمنے کہا کہ سب اختیارات اسکو دئے گئے

وقلتم انه الحامي و نبغي منه تخفيرا
اور تمکو کہا وہی مددگار ہے اور ہم اس سے مدد مانگتے ہیں

وما في نورنا ريب و لن تخفوه تغييرا
اور ہماری نور میں کوئی دھبا نہیں ہے پس تم انکو ایسا پوشیدہ نہیں کر سکتے

وهذا قولنا حق و طهرناه تطهيرا
اور یہ ہماری بات حق ہے اور پاک کی گئی ہے

ومن تلبيسهم قد حرفوا الالفاظ تفسيرا
اور انکی ایک تلبیس یہ ہے کہ تفسیر میں تحریف کرتے ہیں

هو الله الذي قد قدر الاشياء تقديرا
وہی خدا ہے جس نے تمام چیزوں کی تقدیریں مقرر کین

فما نفعت نصائحه فقبل الابن تعزيرا
مگر بیٹے کی نصیحت نے اسکو کچھ فائدہ نہ پہنچایا اور بیٹے نے تکالیف کو منظور کیا

فجاء الابن كالمنجي و ناد الخلق تبشيرا
پس بیٹا نجات دہندہ آیا اور اسنے لوگوں کو خوشخبری سنائے

كان اباه قد شاخ و ناب الابن تخميرا
گویا اُسکا باپ بوڑھا ہو گیا اور بیٹے نے کم اُٹھا قائم مقام ہو گیا

وهذا كله شرك فدع كذبا و تسحيرا
اور یہ سب شرک ہی ہیں جھوٹھ اور دھوکہ دینے کو چھوڑ دو

فهل حر يخاف الله لما جئت تحذيرا
اور کیا تم میں کوئی آزاد ہے کہ اللہ سے ڈرے جبکہ میں ڈرانے کو آیا

ولكن النصارى آثروا خبثا و خنزيرا
مگر نصاری نے خبث اور خنزیر اختیار کیا ہے

وقد بانت ضلالتهم و لو القوا المعاذيرا
اور انکی گمراہی ظاہر ہو چکی اگرچہ اب عذر پیش کریں

الاعلان تنبيهًا لكل من صال على القرآن من النصارى وغيرهم من اهل العدوان

قد كتبنا من غير مرة ان القرآن الكريم قد جمع التعاليم واكمل التفهيم وانه مشتمل على علوم الاولين والآخرين وهو بعلومه كالبحر لا كحياض و فاق كل لجة بذيل فضفاض وفيه نور اصفى من نور العين ونقى من

من الدرن والشين صحف مطهرة فيها كتب قيمة وحكم معجبة مع حسن بيان وبلاغة ذى شان
تسر الناظرين وهو اعجاز عظيم بفصاحة كلماته وبلاغة عباراته وزوعته معارفه وباكورة نكاته ولكن
النصارى واتباعهم انكروا هذا الكمال - ونحتوا الشكوك وزينوا الاقوال - وجاؤا بمكر مبين - فقال
بعضهم ان القران فصيح ولاننكر الفصاحة - ولانختار الوقاحة - ولكن تعليمه ليس بطيب ونظيف
ولا يوجد فيه من وعظ لطيف - بل هو يامر بالمنكر وينهى عن المعروف - وكلما علم فهو سقط
كالمريض الماؤف ولا يصلح للصالحين - اقول كلما هو قلتم فهو كذب صريح - ولا يقول لمثله الا الذى
هو وقيح او من المفترين - انكم لاتستطلعون بعيون الصدق والسداد - ولاتسلكون الا مسالك
العناد وما تعلمون الا طرق الاعتساف - وما غذيتم بلبان الانصاف - وما اراكم الا ظالمين -
اعرفتم حقيقة القران - مع كونكم محرومين من علم اللسان - ومبعدين من سكك العرفان -
اتظننتم الجرس ابا مستورا - مع كونكم عميا وعورا - لا تعلمون حرفا من العلوم العربية - ولا تملكون فتيلا
من البساتين الادبية - بل اراكم كاخى عيلة الماشين فى ظلام ليلة ثم تلك الدعاوى مع مفاقر
الجهل والضلال والانكار من شمس العلوم بانواع المكائد والاحتيال كبر عظيم وفسق قديم فسبحان
ربنا كيف يمهل الفاسقين -

ايها الجهلاء انتم تصولون على كلام قد اودعت سر المعارف اسرته ومأثورة سمعته
وشهرته ومشهورة عصمته وطهارته وسلّم نضارته ونضرته واشتهر تاثيره وفوقه فلا ينكره الا من نسيت
فطرته - الاترون الى قصر شاده القرآن والى علوم اكملها الفرقان - والى انوار انزع فيه الرحمان
والله لا نظير له فى احياء الاموات ونفخ الروح فى العظام الرفات جاء فى وقت انقراض حيل
العلماء وظهر بعد اكفهرار الليلة الليلاء ووجد الخلق كمعروق العظم واخ العيلة او كنائم فى الليلة فنوّر
وجه الناس ولا كانارة النهار ونادلهم مالا كثيرا من درر العلم وانواع الانوار فانظر هل ترى مثله
فى تاثير ثم ارجع البصر هل ترى من نظير انسيت ظلمت ايام الانجيل اما جاءك خبر من ذالك الجيل
كيف كانت احاطة الضلالات على كل زمان ومكان اما لاحظت او ما سمعت من ذى عرفان
كانهم كانوا انخطوا الى اللحد ونكثوا كل ما عاهدوا من العهد واكلتهم ضلالاتهم كميت اكلته الدود
ودم ايمانهم كمثل ما نخر العود اما قرئت احوال تلك الازمان الست تذكرها وعيناك تهملان

فای شئ نور الزمن بعد الظلام وذکر الله بعد ذکر الاصنام وجاء بشرب من تسنیم بعد حمیم داع الی الحمام فاعلم انه هو القران المبارک الذی نجا الخلق من نحوة الاجترام وانشر الاموات من الرجام وانزل الجود بعد ایام الجهام فمن ھھنا نفهم وجوه ضرورة القران ومنافعه لنوع الانسان ولکنک لا تترک الادلال بانجیلک والاغترار بصحت علیلک ولا تتوب من اقاویلک فها انا ادعوک للنضال وللتفریق بین الهدی والضلال مستعیذا بالله من شر الدجال فهل لک ان تتصدی لهذا المضمار لیستبین حقیقة الاسرار انک تریدان تفوّض مجد القران وبنیانه ونرید ان نمزق الانجیل ونریک ادرانه ووالله انا من الصادقین ولسنا من الکاذبین المزورین ووالله ان انجیلکم الموجودة غبار وتباب ودمار ولیس بمعلم الحکمة بل سامروم ھذا رفتنة بهید ومدحه عار وجرحه جبار وانا لا نجد فیه خیرا بل شرا او ضیرا ونعوذ بالله من شره وکمال ضرره وغولق علی غفل المادحین ـ کتاب مضل یدعوا الناس الی المخطورات بل المهلکات ویفتح علیهم ابواب الهنات والسیئات والاباحات وعبادة الاموات ویجعلهم من المشرکین ـ واشتام فی بعض المقامات وایمن فی الاخری وما تمالک ان یقصد فی مشیه ویختار وسطا کذوی النهی ولاجل ذلک طعنوا فیه فلاسفة القوم ووخزوه باسنة اللوم وقالوا لا حاجة الی رده فانه کاف لرد نفسه ونراهم قائمین علی قوهتهم وهم من النصاری ومن اکابر عصبتهم بل من حکمائهم لا کمثل هولاء من جهلتهم ونجد کثیرا منهم ملبین داعی الاسلام افضل الرسل وخیر الانام وخاتم النبیین ـ

فیا ایها الاعداء من النصاری وفی الشرک کالاساری لم تتکلمون کالسکاری وتلبسون الحق بالباطل وتهربون من الذی بارز للنضال ان کنتم من اهل الکمال ومن الصادقین واعلموا ان تحقیق الحق من کرم الطبع والصول من غیر حق من سیر السبع فذروا عن اللذع والقذع وهلموا الی التناضل والتلع ونحن نحکم بعض حکمائکم فی هذا الامر ونعاهد الله انا نقبل کلما حکموا من غیر العذر فهل لکم ان تبرزوا لنا تعالیم الانجیل وکلما هو فیه من لطائف الاقاویل وکذلک نکتب لکم معارف القرآن ودقائق صحف الله الرحمان فیزنهما الحکم بمیزان العقل والدهاء ویحکم بین الخصماء فان کنا نحن المغلوبین فنقبل لانفسنا ان نعذب کالمجرمین ونقتل کالفاسقین الکاذبین ـ وان کنا من الغالبین فلا نطلب من المتنصرین الا ان یکونوا من المسلمین ـ

فيا عدو الحق انك مدحت الانجيل فهرفت ونحت الفرية فاعزبت واطرفت فهل بعد
الدعاوي فرار وبعد الاقرار انكار فاين تفر وقد جاء وقت افتضاحك فلا تستر وجهك بوشاحك
والك من الورق الغين ان كنت تثبت فضل الانجيل بغير المبين وانى لك هذا يا رئيس المزورين - ايها
النصارى ما تنصرتم لتنوير العين بل لجمع العين وحذبات الاجوفين وتركتم تكاليف الصلاح لمطايب
الجفان ولذات الراح وتمدحون في قلوبكم مربع اللذات لا تعليم عيسى وطريق النجات وتستولفون الاكف
مذم الطيبين لير شح على يد كم اناء قسيسين - ويلكم انكم تركتم من عظم وجل واعرضتم عن الوبل
واستسقيتم الطل وما فكرتم فى عيسى وصرفتم العمر بعيسى ولعل - اروني كتابا تعلقتم باهدابه او اسمعوا
معنى محاسن الفرقان ونخب عجابه ولو بوا من ذكر محاسن الانجيل ولطائف ادابه اهو يثنيا به الفرقان
فى بيان النكات او يحاذى فى الدرجات او يتوازن فى دقايق الكلمات كلا ان القران قد انفرد
فى كمال الصفات ومعارف الالهيات واراءة الوسط الذى هو من اعظم الحسنات فما للبدر التام
وجنح الظلام انعظمون الكتاب الذى مملو من المنكرات وجاز عن القصد ودعا الى السيئات أم اغتررتم
بزخرفة محاله ومدحتموه قبل اختبار حاله مع انكم رئيتم انه لا يعلم طرق الكمالات ولا سبل المجاهدات
الموصلة الى رب الكائنات ولا يفصل احكام الرب ولا يرغب فى العبادات بل يدعوا الناس الى التنعم
والراح والراحة ويذهب حرارة الايمان ويغادر بيتهم انقى من الراحة - فاذكروا الموت ايها الغافلون
وشمروا ايها المقصرون - وحققوا ولا تتبعوا الظنون وتدبروا وامعنوا كاهل الانظار ولا تجالسوا
كتجالس الطرار وقوموا واسمعوا قول من جاء من حضرة الغفار ولا تنصلتوا انصلات الفرار ولا توثروا
حر الظهيرة على برد الصبح وسير الحديقة واكل الثمار وقوموا لاستثمار السعادة واتونى بصدق الارادة
واعلموا ان الله يعلم ما تاتمرون وما تظهرون وما تخافتون وقد غمرتكم مواهبه فى الدنيا فلم تنسون
الاخرة كالمتمردين - اغتررتم الدنيا وما هى الا دار فانية وعجوزة زانية وسترجعون الى الله رب
العالمين - فتتفارقون شهواتكم كمفارقة القشر للب وتحرقون بنار الحسرت والحب وتدخلون
فى غيابة الجب مخذولين - وما كتبت الا لاستبراء زندكم واستشفاف فرندكم ولاكشف ما
التبس على الناس وانجى الخلق من الوسواس الخناس فانزعوا من الغي وارجعوا منتشركم الى الطي
فان العاقل يقبل الحق ولا يتاخر من عصا ولا يحتاج الى العصا اتريدون ان تمسكوا رمق الانجيل

وقد مزّقه سيف الله الجليل فلا تعرضوا كالضنين البخيل ولا تعثوا في الارض مفسدين - اتريدون ان تزرعوا ما هوى وترقعوا ما مزّق الله واوهى فلا تحاربوا الله كالمجانين - وغلسوا في صباح الله وبادروا الى الحق كاهل الصلاح وكالعباد السابقين - وادخلوا البستان واتركوا النيران وانظروا الروح والريحان واقتطفوا واتقوا الشوك والشيطان انكم لا تمهلون كما لم تمهلوا آباءكم فلم قست قلوبكم وطاغت اهواءكم وسينصر الله عبده ودينه ولن تضروه شيئًا ولن تستطيعوا ان تطفؤا نور الله ولو متم جهدًا وسعيًا وهذا آخر كلامنا وخاتمة جولان اقلامنا

وكفاك انك من اهل التقاة ومن الطالبين

والحمد لله اوّلًا وآخرًا وظاهرًا وباطنًا

وهو نعم المولى ونعم النصير

فكّر في قولي يا من اكفرني وحرّك قدمك لله الواحد ودع التذكّر للمعاهد

ايها العزيز اقص عليك قصتي ان استمعت - وحبذا انت لو اتبعت - قد سمعت كلام الذين بادروا الى تكفيري - فاوضح لك الآن معاذيري - وان شئت فكن عذيري - او من اللائمين اني امرء من المسلمين اومن بالله وكتبه ورسله وخير خلقه خاتم النبيين - لست من الذين يجترؤن على خلاف المأثور من خير الكائنات - بل من الذين يخافون ربهم ويطهّرون الخطرات - بيد اني اعطيت مقامات الرجال - وعلّمني ربي فهداني الى احسن المقال - وجعلني مهدي الوقت ومن المجددين - فما فهم المكفرون كلامي وكفروني قبل التدبّر في مرامي - فقلت والله لست بكافر ويعلم ربي اسلامي - فما تركوا قول التكفير - بل اصرّوا على ما فعلوا وظلموا في التقرير والتحرير - وقالوا كافر كذّاب - ونتربص عليه العذاب - والله يعلم انهم من الكاذبين المفترين او الجاهلين المستعجلين

الا فتريت على الله بعد ما افنيت عمري في مساعي الدين حتى جاوزت الخمسين - وحماني مقلة ربي من سبل الشياطين - وما كانت منيتي في مدت عمري الا حماية دين خير الانام واعلاء كلمة الاسلام وكفى بالله شهيدا وهو خير الشاهدين -

يا رب يا رب الضعفاء والمضطرين - الست منك نقل وانك خير القائلين - كثر اللعن والتكفير - ونسبت الى التزوير - وسمعت كله ورئيت يا قدير فافتح بيننا بالحق وانت خير الفاتحين - ونجني من علماء السوء واقوالهم وكبرهم وولائهم ونجني من قوم ظالمين وانزل نصرا من السماء - وادرك عبدك عند البلاء - ونزل رجسك على الكافرين - وصرت كالذي تمطرد القوم - وسورد اللوم فانصرنا كما نصرت رسولك ببدر في ذلك اليوم - واحفظنا يا خير الحافظين انك الرب الرحيم كتبت على نفسك الرحمة فاجعل لنا حظا منها وارالنصرة وارحمنا وتب علينا وانت ارحم الراحمين - رب نجني مما يقصدون - واحفظني مما يريدون وادخلني في المنصورين - رب فرج كربي واحسن منقلبي واظفرني بقصوى طلبي وارني ايام طربي وكن لي يا ربي يا عالم همي واربي وصافني وعافني يا الله المستضعفين - كذبني كل اخ الترهات - وكفرني كل اسير الجهلات وما بقي لي الا ان انتجع حضرتك واطلب عونك ونصرتك يا قاضي الحاجات لعلك ترد نهاري بعد ان صغت شمسي للغروب - وضجر القلب من الكروب - والله ما تاوهي لفوت ايام السرور ولا للتنعم والحبور - بل للاسلام الذي صال عليه الاعداء - وافلت شموسه وطالت الليلة الليلاء وظهرت المداجاة في فرق الاسلام - والتفرقة في امة خير الانام - واما الكفار واحزاب اللئام فقد انتظموا في سلك الالتيام - والحسرة الثانية ان فينا العلماء والفقهاء والادباء ولكنهم فسدوا كلهم واحاطت عليهم البلاء الا ما شاء الله ربنا فارحم وتقبل منا دعاءنا واليك الشكوى والتعب يقولون انا نحن اعلام الدين - وعمائد الشرع المتين - ولكني ما ارئيهم احدا الذي يقول جري خادم دين نبينا المحب ولي بل سقطوا في الشهوات والاهواء والدعاوى والرياء وما احد اكثرهم الا فاسقين - وكنت اخال في ريق زماني انهم او اكثرهم من اعواني - ولكنهم ولوا دبرهم عند الابتلاء وكان هذا قدرا مقدرا من حضرة الكبرياء فالان افردت كافراد الذي يبيت في البيداء او كالذي يقعد في اهل الوبر وسكان الصحراء فالان قلت حيلتي وضعفت قوتي وظهر هواني على قومي

وعشيرتي ولا حول ولا قوة الا بك يا رب العالمين اليك انبت وعليك توكلت وبك
رضيت رب فاستر عوراني وآمن روعاتي ولا تذرني فردا وانت خير الوارثين - بيدك البذل
والعطاء والعز والعلاء واذا اتيت فلا ياتي البلاء واذا نزلت فلا يزل الضرّاء واشهد ان
لا اله الا انت ولا رافع الا انت ولا دافع الا انت عليك توكلت وبحضرتك سقطت وانت
كهف المتوكلين - احسن الي باحسني ولا اعلم غيرك من المحسنين وصل وسلم على رسولك
ونبيك محمد وعظم شانه وارا الخلق برهانه انا جئناك لدينه باكين تعلم ما في قلوبنا وتنظر
ما في صدورنا وانا معك طمعا وما ندخر عنك صدقا وروعا وما كنا ان نهتدي
لولا ان هديتنا وما وجدنا الا ما اعطيتنا فلا احمد الا لك ويرجع اليك
كل حمد الحامدين - انك رب رحيم وملك كريم فمن جاءك
ووالاك واحبك وصافاك فلا تجعله من الخائبين -
فبشرى لعباد ذات ربهم وقوم انت مولاهم سبقت رحمتك
غضبك ولا تضيع عبادك المخلصين
فالحمد لك اولا واخرا وفي
كل حين -